إن الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر

باسمه سبحانه — باسمه سبحانه

تحفة المؤمنين

في معرفة

[illegible] الدين

یہ رسالہ سدیدہ اور مقالہ مفیدہ موسوم بہ تحفۃ المؤمنین [illegible] جو مسائل کہ اس رسالہ [illegible]
متضمن اکثر مہمات مسائل طہارت و صلوۃ [illegible] تحفۃ الاحباب فضائل [illegible] سیادت و
[illegible] سید مرتضی شاہ صاحب [illegible]
[illegible] تالیف میں آیا [illegible] ورقہ یا [illegible]
[illegible] تفصیل [illegible] جمع کئی ہیں [illegible]
[illegible] اکثر مسائل [illegible] چونکہ اکثر مسائل اسکی [illegible]
اجماعیہ ہیں اور منجملہ [illegible] مشہور بین العلما یا [illegible]
وہ مسائل ہیں کہ جو مختار [illegible] احتیاط [illegible] عمل اس
[illegible] اعلام اور مشہور میں [illegible] رسالہ [illegible] سکتا ہو [illegible]
علمائے کرام علیہم رضوان اللہ الملک العلام [illegible] مؤلف کو [illegible] اور ثواب
یا موافق احتیاط [illegible] جمیل [illegible]
عمل اس رسالہ پر ہو سکتا [illegible] واللہ
والموفق ہو اللہ الجلیل و ہو [illegible] سبحانہ ہو الموفق [illegible]
[illegible] الی سواء السبیل [illegible]
[illegible] هذا الاحقر العبد الاثم [illegible]
[illegible] المصطفی المدعو [illegible] العاد [illegible]
میرزا آغا [illegible] ابن [illegible] الله في العالمين [illegible]
[illegible] المهدي [illegible] الله [illegible]
[illegible] علي [illegible] الله [illegible] أجمعين [illegible] الخامس من
[illegible] ربيع الاول سنة تسعين [illegible]
وكان ذلك في اوائل الاربعين [illegible] ومائتين من الهجرة النبوية على الصادع بها ألف
التسعين بعد الالف ومائتين من هجرة [illegible] الف تسليم وتحية
عليه وآله المصطفين

سيد ابراهيم

مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی صاحب طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی محمد افضل المرسلین
وخاتم النبیین وعلی اہل بیتہ الہداۃ الطیبین الطاہرین
امابعد یوں کہتا ہے بندۂ گنہگار محتاج شفاعت ائمہ اطہار راجی عفو رب غفور
مرتضی بن غنی النقوی عفی اللہ عن جرائمہما کہ یہ رسالہ مختصر جو محتوی
مسائل مہمہ اور اکثر احکام متعلقہ طہارت و صلوٰۃ و صوم کے کہ جو اجماعی ہیں
یا مشہور بین فقہائے اعلام علیہم رضوان اللہ الملک العلام ہیں
یا موافق احتیاط کے بیان ہیں واسطے انتفاع عامہ مومنین و طالبان
احکام شریعت مبین کے بنا بر فرمائش اشرف ارباب جلالت انتساب کے بسعی تمام
مسمی بہ مہمات الاحکام بعنوان شائستہ و اسلوب بایستہ بہ پیرایہ جمع و تالیف ہوا
از کرم و افضال خداوند تعالیٰ یہ ہے کہ اس جمع و تالیف کو وسیلہ نجات اخروی فرماوے
اور باعث مغفرت سیئات مولف ناقابل کثیر المعاصی گردانے اور خدمت برادران
ایمانی میں عرض رسا ہے کہ اس رسالہ سے جب منتفع ہوں مولف کو بدعائے خیر یاد
فرمائیں اور جس مقام پر اس جاہل ہیچمدان سے تقصیر و خطا واقع ہوئی ہو اسکی

اصلاح مین دریغ نہ کرین اور اس رسالہ کا نام رکھا تحفۃ المومنین اور مرتب
اوسپر ایک مقدمہ اور تین باب اور خاتمہ کے وَاللّٰہُ المُوَفِّقُ وَالمُعِینُ مقدمہ
اجتہاد اور تقلید کے بیان مین ہی پس مخفی نرہے کہ بعد اصول خمسہ کے احکام
شرع مبین حضرت سید المرسلین کا جاننا ضرور اور لازم ہی اس لیے کہ پیدا ہونا
انسان کا اس جہان مین محض بنا بر ... اور عبادت خالق حقیقی کی ہی
تا ذخیرہ اخروی حاصل کرے اور حیات ابدی مین اوسکو کام آے ہر چند کہ جناب
باری ... کی عبادت اور بندگی کا محتاج نہین کسواسطے کہ کامل بالذات اور مستغنی
الصفات ... ثمرہ اسکا بندون کی آزمائش مین ساتھ تکالیف شرعیہ کے
... مین ... کہ از روی عمل کے اشیا ہر ایک کا مطیع اور
عاصی ... خلائق مین حاصل ہو اور حجت خدا تمام ہو پس اب لازم یہ ہے
واسطے ... باری خالق کے اطاعت اور عبادت مین مصروف ہو تا کہ سزاوار
اور لائق ثواب غیر متناہی کا ہو لیکن چونکہ اکثر احکام سبحانی بے واسطہ انبیاء
... الاحتمام کو خالق تک نہ پہونچ سکتے تھے لہذا از راہ لطف و عنایت کی
واسطے اونکی ہدایت کے ... پیغمبر ونکو ... نا بر مشہور ... بعض احادیث کی ایک
لکھ چوبیس ہزار بھیجے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے کہ سب پیغمبرونسے بہتر اور
افضل ہین اون پر پیغمبری ختم کی یعنی بعد اونکے اور کوئی پیغمبر نہو گا پس وہ جناب
... مدت ... مہد مین تبلیغ احکام شریعت فرماتے تھے اور مومنین خالص الاعتقاد
... رضا اونکو بجا لاتے تھے لیکن اوس جناب کو از بس کہ فکر ہدایت خلق کی
... بہت تھی اسلئے اپنے اہل بیت کو باب مین کہ حافظان شریعت و مطیعان
امت بعد اوس جناب کے تھے اکثر اہتمام منظور نظر رہتا تھا چنانچہ قریب اپنی
وفات کو ارشاد فرمایا اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِترَتِی مَا اِن

تضلوا بعدی حتی یردا علی الحوض یعنی اے گروہ خلق
چھوڑے جاتا ہون دو چیزین بزرگ ایک کلام اللہ دوسرے
وہ دونو جدا نہ ہونگی جبتک کہ حوض کوثر پر مجھسے ملاقات کرین
دونو کیطرف رجوع کریگا بعد میرے وہ گمراہ نہوگا اور یہ حدیث
متفق علیہ ہے اون اہل بیت سے اوصیا اوس جناب کی بارہ ہین کہ بکرار
آپ کرار ارشاد فرماتے تھے چنانچہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے
یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر
عرض کی مینے یا رسول اللہ اطاعت خدا اور رسول کی تو
لیکن اولی الامر کون ہین کہ جنکی اطاعت خدا نے ساتھ اطاعت
اپنی کے ہمپر واجب کی ہے پس جناب نے فرمایا کہ اے جابر اولی الامر
ہین اور بعد اونکے حسن ع اور بعد اونکے حسین ع اور بعد اونکے
زین العابدین ع اور بعد اونکے محمد بن علی ع کہ توریت مین ملقب
اے جابر عنقریب تو اونسے ملاقات کریگا پس اوسوقت سلام میرا
اونکے جعفر صادق ع اور بعد اونکے موسی کاظم ہین اور بعد اون کے
الرضا ع اور بعد اونکے محمد تقی ع اور بعد اونکے علی نقی ع اور بعد اونکے
اور بعد اونکے قائم آل محمد ہمنام میرا اور ہم کنیت میرا کہ یہ سب
امام اور پیشوا ہین ہر مسلمان کو اور حجت الہی ہین اوپر تمام خلق کی
یہ کوئی سمجھے کہ اوس جناب نے اظہار وصایت اور امامت سے
اور امت کو حال پر چھوڑ کے اس جہان فانی سے ملک بقا کو
ہوئی بلکہ اپنے حضور مین بحکم خداوند قدیر غدیر خم مین علی بن
وصی اور جانشین مقرر کیا بنا بر روایات فریقین کے

پھر فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَہٗ

یعنی جسکا مین مولا ہون اوسکا علی بھی مولا ہے خداوندا دوست رکھہ اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے اور مدد کر اوسکی جو علی کی مدد کرے اور مخذول کر اوسے جو علی کی اعانت نکرے لعنت کر اوسپر جو علی پر ظلم کرے پس بموجب حکم اوس جناب کے تمامی عورت اور مرد صحابہ اور انصار و مہاجرنے جناب علی ابن ابی طالب سے بیعت کی آنجان بابا عمر بن خطاب نے بھی بیعت کی اور کہا بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ یعنی مبارک ہو تمکو اے علی امامت اور امارت تو ہوگیا سرتم مولا میرے اور مولا جمیع مومنین اور مومنہ کے ہو پس اوسوقت جبرئیل رب جلیل سے یہ آیہ لائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی جناب اقدس الٰہی فرماتا ہے کہ آجکے دن کامل کیا مینے تمہارے دین کو اور تمام کیا تم پر اور تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمہارے دین اسلام کو پس حضرت نے تکبیر کہی اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَرِضَا الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَوِلَایَۃِ عَلِیٍّ مِنْ بَعْدِیْ یعنی شکر کرتا ہون مین اپنے پروردگار کا کہ کامل کیا اوسنے دین کو اور اتمام کی اوسنے نعمت اپنی اور راضی ہوا رب میرا ساتھہ رسالت میری کی اور ولایت علی کی بعد میرے لیکن بید کائنات کی ازبسکہ سابق ہی اکثرون کے دلو نمین اہل بیت نبی کی کینہ نہان تھا اوسکو ظاہر کیا اور بطرف آل رسول کا حسد اونکی رجوع السلام کے طرف ... ہنکے حقوق کو اونکو چھین۔

اور اگر کئی مجتہد جامع الشرائط مجتمع ہون اور علم و کمال مین
برابر مساوی رکھتے ہون تو مخیر ہے کہ جسکی چاہے تقلید کرے مگر اوس صورت مین
ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کی تقلید کرکے عمل کرچکا ہو تو دوسرے مجتہد کے
قول پر عمل کرکے اوسکو برہم نکرے احوط ہے اگرچہ مثل اوسکے جب کوئی صورت
پیش ہو تو دوسرے کی رائے پر عمل کرسکتا ہے اور اگر اوس سے بہتر ہو تو رجوع
اوسکی طرف کرے کسواسطے کہ رجوع طرف افضل کی ترجیح رکھتی ہے پس علماء
شریعت خاتم المرسلین کی امانت دار ہین اور رتبہ مین مثل پیغمبران بنی اسرائیل
کے ہین چنانچہ جناب رسالت مآب فرماتے ہین عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي
اسرائیل یعنی علما میری امت کے مثل پیغمبران بنی اسرائیل کے ہین اور مراد
علما سے مجتہدین ہین نہ ائمہ معصومین اسواسطے کہ بعض احادیث سے مستفاد
ہوتا ہے کہ ائمہ علیہم السلام پیغمبران سلف سے سوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے افضل ہین اور بے اجتہاد یا تقلید کے عبادات بلکہ معاملات بھی
باطل اور فاسد ہین جب مخالف حکم مجتہد حی کے ہون اور ان مضامین پر
بہت سی دلالتین کرتے ہین باب اول بیان مسائل طہارت مین
ہے اور اسمین کئی مطلب ہین مطلب پہلا اون چیزون کے احکام مین جو
کہ چیزون کو نجاست سے پاک کرنیوالی ہین اور وہ کئی ہین پہلی آب مطلق یعنی
پانی ہے کہ وہ ہر چیز کو پاک کرتا ہے جو قابل پاک ہونیکے ہے بخلاف آب مضاف
مثل آب انار اور گلاب کے اور آب مطلق کی کئی قسمین ہین قسم پہلی آب
جاری ہے اور آب جاری وہ پانی ہے کہ مادہ اور چشمہ سے آتا ہو پس مجرد ملاقات نجاست کے
نجس نہین ہوتا تاوقتیکہ بسبب ملنے نجاست کے رنگ یا بو یا مزہ اوسکا
متغیر نہو خواہ کر سے کم ہو خواہ زیادہ بنا بر قول مشہور کے اگرچہ کر کا ہونا احتیاط

قسم دوسری آب ایستادہ ہی اور آب ایستادہ وہ پانی ہے کہ چشمہ نہین کہ
پس اگر کر سے کم ہو تو بمجرد ملاقات نجاست کی نجس ہو جاتا ہے اور اگر کر بھر ہو
تو نجس نہین ہوتا جبتک کہ بسبب عین نجاست کی رنگ یا بو یا مزہ اوسکا
متغیر نہو اور کر بنا بر مذہب قمیین کی ستائیس بالشت ہی اور بنا بر مذہب
مشہور کی بیالیس بالشت اور ثلث بالشت ہی اور مراعات قول
مشہور احوط ہے قسم تیسری آب حمام ہی حمام کی چھوٹی حوضون کا بھی
پانی بمجرد ملاقات نجاست کی نجس نہین ہوتا جسوقت کہ وہ کر سی ملی ہون او
احوط یہ ہے کہ مادہ کر سے زیادہ ہو اسطور پر کہ آب زائد از کر چھوٹی حوضونمین آئے
اور کبھی مادہ کر سے ناقص نہو قسم چوتھی آب باران ہی آب باران بھی بمجرد
ملاقات نجاست کی نجس نہین ہوتا جبتک کہ متغیر نہو اگر اسقدر بارش ہو
کہ پانی زمین پر جاری ہو تو وہ پاک اور پاک کرنیوالا ہی مگر تقاطر ایسا وسکو
اگر صیغہ برسانا نہین تو وہ پاک کرنیوالا نہوگا والا بنا بر مشہور کے پاک کرنیوالا
لیکن اعتبار جریان باران کا احوط بلکہ اظہر ہے قسم پانچوین آب چاہ بمجرد
ملاقات نجاست کی نجس نہین ہوتا بلکہ حکم جاری کا رکھتا ہی بنا بر فتوی اور مشہور
درمیان متاخرین کی اگر مادہ رکھتا ہو یعنی چشمہ اور اگر پانی بطریق ترشح کے
جسطرح عرق اور نمی کی بہ تنزو نکلتا ہی نکلی تو بمجرد ملاقات نجاست کی علی الاظہر
نجس ہو جائیگا اگر کم از کر ہو والا بدون تغیر نجس نہوگا خلاصہ یہ کہ اوسپر حکم آب
غیر جاری جاری ہوگا واللہ یعلم اور مقدرات شرعی کا نکالنا صوتا اولی و
احوط ہی اور بعض علما واجب جانتی ہین پس معلوم ہو کہ واسطی مرنے شتر
خواہ نر ہو خواہ مادہ خواہ بڑا ہو خواہ چھوٹا اور شراب کی گرنے مین تمام پانی
نکالو اور اسی طرح تمام پانی نکالنا احوط ہی بسبب وقوع منی انسان و حیوان

ماحب خون جنب کی اور بسبب گرنے خون حیض یا مستحاضہ یا نفاس کے اور
سبب وقوع میتہ گاؤ کے نر ہو یا مادہ بلکہ احوط یہ ہے کہ مالا نفس فیہ میں یعنی جسمین نجاست کا
علم وارد نہیں ہوا جب وہ اندرون چاہ واقع ہو تو سب پانی کھینچ ڈالیں اور اگر
پانی اوسمین بہت ہو کہ تمام نکالنا متعذر ہو تو ایک روز چار مرد پیشتر صبح صادق
سے اور بعد غروب آفتاب کی تھوڑی سی رات تک اسواسطے کہ تمام دن پانی کے
کھینچنے کا یقین حاصل ہو پانی نکالیں جسقدر ہو سکے اور ایام سرما اور گرما میں کچھ فرق
نہیں لیکن مع اسواسطے نماز جماعت کے سبکا باہم توقف کرنا بنا بر مشہور کے جائز ہے اور احوط
ہر دو دو شخص باری باری کھینچیں اور چاروں بجماعت واحدہ نماز نہ پڑھیں بلکہ
باری وہ دو شخص کہ جو کھینچ چکے ہیں اور اونکی باری نہیں ہے وہ دونو نماز پڑھیں اگر
کوئی اون دو میں قابل پیش نمازی ہو تو وہ مقتدا ہو اور دوسرا اسکا مقتدی ہو
یا کسی اور پیش نماز کو وہ دونو اقتدا کر کے جماعت سے پڑھیں و الا منفردا نماز پڑھیں اور
یہی حکم ہے اون دو کا جو باقی ہیں اور واسطے مرنے شتر کے ایک کر پانی نکالو
اور بعضی علما نے واشتر کے بھی مرنے میں ایک کر فرمایا ہے اور گھوڑے اور بیل
کے بھی مرنے میں ایک کر ہے بنا بر قول ایک جماعت کی اور سند اوسکی واضح
نہیں اور انسان کے مرنے میں ستر ڈول نکالے اگرچہ وہ کافر کا بھی ہو
بنا بر قول بعض کے لیکن [illegible] قریب [illegible] ہو چاہ میں تو زندہ باہر آوے
یا مر جاوے سب پانی نکال ڈالیں اور واسطے فضلہ انسان کے خواہ مسلمان کا ہو
خواہ کافر کا جبکہ تر ہو یا خشک ہو اور بعد کنوین میں گرنے کے اجزا اوس کے
پراگندہ ہو جاوین تو بعد اخراج عین نجاست کے پچاس ڈول نکالو احتیاطا
اگر پانی متغیر نہوا ہو اور کتے اور بلی کے مرنے میں چالیس ڈول نکالے اور
اسیقدر یعنی چالیس ڈول واسطے بول مردوں کے وارد ہیں بعض روایات

مین اور بعض اخبار مین واسطے کرنے بول کے نزح جمیع آب ہی اور یہ احوط ہے
اور بعض روایات مین وارد ہی کہ واسطے کتے اور بلی اور چوہے اور کبوتر اور مرغ خانگی
کے چند ڈول کافی ہین اور پرندون کے مرنے مین کہ اونمین سے نہایت چھوٹا کنجشک
اور فاختہ وغیرہ ہی اور بڑا اشتر مرغ ہی سات ڈول بظاہر کافی ہین اور اسیطرح
چوہے کی بھی مرنے مین جسوقت کہ کھال اوسکی بوسیدہ ہو کے شگافتہ یا جدا ہو جاوے
والا تین ڈول کافی ہین بنابر مشہور کی اور بعضے علما نے سات ڈول فرمائے ہین
اور مطلقا اسیطرح اوس لڑکے کی پیشاب مین کہ دودہ پیتا نہو اور سن بلوغ کو
پہونچا نہو بنابر مشہور کے اور اسیطرح غسل جنب مین بھی سات ڈول اگر
اگر نجاست منی وغیرہ نہو اور اسیطرح کتے کے بھی گرنے مین سات ڈول ہین
اگر زندہ باہر آوے اور ابن ادریس نے فرمایا ہے کہ چالیس ڈول جسطرح واسطے
سگ مردہ کی نکالے جاتے ہین اسیطرح چالیس ڈول واسطے سگ زندہ کے
بھی ہین اور عمل اوسپر اولی ہی واللہ العالم اور چھپکلی کے لیے تین ڈول ہین
قول بعض علما کی اور چوہا کی مرنے تین ایک ڈول کافی ہی اور اسیطرح بعض
شیر خوار کے بھی پیشاب مین ایک ڈول فرمایا ہی غرض یہ سب حکم اوس صورتمین
واجب یا سنت ہین کہ سبب نجاست کے پانی متغیر نہوا ہو لیکن جس صورتمین
کہ رنگ یا بو یا مزہ مین تغیر ہو تو زوال تغیر سبب مقدار شرعی مین ہو جاوے
علی الظاہر کافی ہی اور اگر قبل تمام ہونے مقدار شرعی کے زوال تغیر ہو جاوے
تو کچھہ مقدار شرعا ہی اوسکو تمام کرے اور اگر مقدار شرعی سے تغیر نجاوے تو اسقدر
پانی کھینچے کہ زوال تغیر ہو جاوے اور اگر پہلے اسقدر پانی نکالے کہ زوال تغیر
ہو جاوے اور پھر مقدار شرعی نکالے تو احوط ہی اور جبکہ کنوین مین پانی متغیر
پائے پس جسوقت سے کہ علم نجاست کا حاصل ہو تو حکم اوسکا نجس کا ہوتا ہی

دوسرے آفتاب ہی کہ زمین اور دیوار اور حصیر اور بوریا [illegible]
لیکن جسوقت کہ تر ہوا اور دہوپ سے خشک ہو جاوے اور اگر قبل پہنچنے آفتاب کے
موضع نجاست خشک ہو جاوے اور بعد اوسکے دہوپ آوے تو وہ پاک نہین ہوتا
لیکن اگر اوسکو تر کر دین اور پہر آفتاب خشک کرے تو پاک ہوگا اور اگر بغیر دہوپ پہنچے
آفتاب کی گرمی سے یا بالکل ہوا سے خشک ہو جاوے تو پاک نہوگا اور اسیطرح اگر
اصل دیوار پاک ہو اور دونو طرف [illegible] نجس ہو جاوین اور دونو طرف مین سے
ایک طرف کو آفتاب خشک کرے تو وہی جانب پاک ہوگی نہ جانب آخر
[illegible] پانی نجس سے دیوار خام بنائی جاوے تو بعض علماء نے ارشاد کیا ہی
[illegible] پاک ہو جاوے گی مگر یہ حکم خالی تامل سے نہین پس حکم بہ نجاست
[illegible] ہوتا ہے تیسرے زمین ہی کہ پاؤن کے تلوے اور کفش
[illegible] کو پاک کرتی ہے اور ہر چیز کو کہ جسپر چلتے ہین جیسے [illegible] پیندہ [illegible]
[illegible] سے طہارت محتمل ہے اور شرط ہی کہ عین نجاست
[illegible] اور بو کا باقی رہنا قباحت نہین رکہتا لیکن زمین کا
[illegible] ظاہر ہونا احتیاط ہے چوتہے آگ ہی کہ جس چیز کو پاک
[illegible] اسکو جلا کے راکہہ کر دے خواہ نجس خواہ متنجس ہو بلکہ دہوان بہی
اسکا پاک ہو جاتا ہے جیسا اکثر علماء نے فرمایا لیکن روغن نجس کے دہوین سے
اجتناب لازم ہی بلکہ اوس شے نجس سے کہ جسکے اجزاء دہوین کے ساتہہ متصل
ہو جاتی ہین اور دہوین میں متصل ہو سکتے ہین [illegible]
بہی اجتناب لازم ہی واللہ یعلم اور [illegible] نجس [illegible]
طہارت مین اوسکی تامل بہت ہی بلکہ [illegible]
اور اجتناب [illegible] پانچوین [illegible] دوسری چیز [illegible]

ہوجانا مثل اوس خون کہ ریم اوسکو بن جائے، اور مثل اوس نطفہ کے کہ پاک
حیوان یا انسان اوسکا ہوجائے اور مثل اوس نجس پانی کے کہ حیوان حلال
گوشت کا دودہ یا پیشاب ہوجائے کہ اوسکے سبب سے وہ پاک ہوجاتا ہی چھٹی انقلاب
ہے مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہوجائے کہ بعد سرکہ ہونیکے پاک ہے بلکہ اسکی تبعیت سے
ظرف بھی پاک ہوجاتا ہے ساتوین انتقال ہے مثل اسکے کہ خون انسانکا مچھر
اور جونکی بدن مین منتقل ہوجائے کہ اسکے سبب سے وہ پاک ہوجاتا ہے اور ظاہرا
کھٹمل کا بھی یہ حکم ہے لیکن جونک اور مانند اوسکی پس طہارت اوس خون کی جو
پیئے ثابت نہین ہے آٹھوین نقصان ہے مثل اسکی کہ شیرہ انگور کے [illegible]
حصو نمین سے دو جل جائین کہ وہ تیسرا حصہ پاک ہوجاتا ہے اگر سکر اوسمین
وقت جوش نہ حاصل ہوا ہو اور اوسکی پاک ہونیسے ظرف بھی اوسکا پاک ہوجاتا
بنا بر قول بہ نجاست حصیر عنب بدون سکر جیسا کہ بعد ازین مذکور ہوگا +
نوین اسلام ہے کہ نجاست کفر سے انسان کو پاک کرتا ہے لیکن کپڑون کا
اوسکے پاک [illegible] ثابت نہین کہ پہونچی ہو اور اسیطرح سے وہ چیز بھی پاک نہین [illegible]
[illegible] جسکو رطوبت سے چھوا ہو دسوین مومن کا غائب ہونا نجس [illegible]
[illegible] پاک کرنیوالا ہے بشرطیکہ وہ عاقل اور بالغ ہو اور اوس نجاست
[illegible] یا بدن ہے اور اتنی دیر تک غائب رہے کہ پاک کرنا
[illegible] وقت کا اتنا وقت گذرے کہ گمان نماز پڑہنے کا ہو
[illegible] نماز کو ترک کرے گا تو البتہ واسطے نماز کے طہارت
[illegible] سمین ہے کہ محمل صحت پر ہین پس اس صورت مین
[illegible] طہارت پر کر سکتے ہین بنا بر قول بعض اور احوط یہ ہے کہ جب تمام وقت
[illegible] کیا سو یا کچھ [illegible] طہارت پر قائم ہو جب حکم بطہارت کیا جاوے

گیارہوین انسانکی آنکھہ اور ناک اور کان اور منہ کے اندر سے عین [illegible]
زائل ہونا ہے کہ اونکو پاک کرنیوالا ہے بلکہ اوسکے سبب سے دندان اور لعاب [illegible]
بہی پاک ہوجاتا ہے لیکن بقیہ طعام ہے جو کچھہ کہ دانتون مین رہگیا ہے اگر دور
کرسکے تو یہ بہتر اور مقدم ہے والا کلی سے پاک ہوسکتا ہے اور حیوانات کے بدن
پاک ہونے مین عین نجاست کا زائل ہونا کافی ہے خواہ درندہ ہو خواہ پرندہ
بارہوین تبعیت ہے مثل اسکے کہ کافر مسلمان ہوجائے تو اوسکے لڑکے جو صغیر
ہون اور تمیز نہ رکھتے ہون پاک ہوجاتے ہین اور مشہور یہ ہے کہ کافر کا لڑکا جسوقت
کہ مسلمان کے ہاتھہ مین اسیر ہو اور ملک مین اوسکے آئے تو اوسکے سبب سے
وہ پاک ہوجاتا ہے لیکن حکم بہ نجاست احوط ہے مطلب دوسرا اون چیزونکے
بیان مین ہے کہ جو نجس ہین اور وہ کئی ہین بنابر فتوے کے پہلی اور دوسرے
بول و غائط نجس ہے اوس حیوان کا کہ گوشت اوسکا حرام ہو اور خون جہندہ
بہی رکھتا ہو یعنی خون رگ سے اوچھل کر آتا ہو بلکہ اگر رگ مین خون جمع ہو اگرچہ
اوسمین وقت خروج جہندگی نہو تو بہی اوسکے بول و غائط کو نجس سمجھے خواہ چرندہ ہو
خواہ پرندہ خواہ جلال اور وہ اوس حیوان سے عبارت ہے کہ غذا اوسکی فضلہ انسان کا
ہو اور بول چمگادڑ کا بہی علی الظاہر نجس ہوتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اوسکے فضلہ سے بہی
اجتناب کرے تیسرے منی نجس ہے اوس حیوانکی کہ وہ خون جہندہ رکھتا ہو
خواہ حلال ہو خواہ حرام اور جو خون جہندہ نہ رکھتا ہو اوسکی منی کی نجاست مین
تردد ہے اور احوط اجتناب ہے اور مذی پاک ہے اور اسی طرح وہ غلیظ پانی کہ بعد پیشاب کے
آتا ہے پاک ہے جسوقت کہ بعد استنجا اور استبرا کے آئے اور [illegible] بول نجاست سے
پاک ہو چوتھی میت انسانکی نجس ہے اگر معصوم اور شہید کی نہو اور اسیطرح
میت حیوان کی بہی نجس ہے بشرطیکہ نفس سائلہ رکھتا ہو خواہ حلال ہو خواہ حرام

چھپکلی اور خرگوش اور لومڑی کہ انمین روایات مختلف ہین اور بنابر مشہور کے
پاک ہین اور جو روایت کہ نجاست پر دلالت کرتی ہی وہ محمول کراہت پر ہے
تیسرے مسوخات ہین سوا کلب و خنزیر کے اور نجاست اونکی ثابت نہین بنابر
فتوی اور مشہور کے چوتھی دودھ اوس عورت کا ہی کہ پیدا ہونیسے دختر کے نجس
ہو جاوے کہ سند اوسکی نجاست کی ضعیف ہی اور کراہت یا تقیہ پر محمول ہی پانچوین
قے ہی کہ بعضون نے اسکو بھی نجس جانا ہی اور بنابر فتوی کے نجاست اسکی ثابت نہین
چھٹی آہن ہے کہ بعض روایات مشعر ہین اوسکی نجاست کی اور بنابر تحقیق پاک ہے
اور یہی مذہب سب علما دین کا ہی ساتوین مذی ہی کہ یہ بھی پاک ہی چنانچہ ذکر اسکا
سابق مین ہو چکا ہی آٹھوین سور ولد الزنا ہی کہ یہ بھی پاک ہی بشرطیکہ اعتقاد
اوسکا اچھا ہو اگرچہ کراہت ہی اور مخفی نہ ہی کہ ہر چیز پاک ہی جبتک کہ نجاست کا اوسکی
علم شرعی حاصل نہو پس وہ چیز کہ نہین جانتا کہ نجس ہے یا پاک مثل اسکے کہ کپڑا کہ
پاک کیا ہی اور بعد اوسکے شک کرے کہ آیا پیشاب اسمین لگ گیا ہی یا نہین یا جانتا
کہ کوئی رطوبت اسمین پہونچی ہی لیکن نہین جانتا کہ وہ رطوبت پیشاب کی ہی یا پانی کی
حکم اوسکا پاک کا ہوتا ہی اور اسیطرح سے ہر چیز حلال ہی تا وقتیکہ خلاف اوسکا ثابت
نہو پس نجاست اور حرمت ثابت نہین ہوتی مگر اوس صورت مین کہ یقین ہو جاوے
اور اعتبار ظن کا نہین ہان اگر علم حاوی اور ظن غالب قریب بہ یقین حاصل ہو
یا گواہی دو عادل کی پہونچے تو بنابر فتوی کے حکم نجاست کا ہو سکتا ہی اور قبول قول
ایک عادل مین مسئلہ محل اشکال ہے اور اسیطرح سے جسوقت کہ علم نجاست کا ہو تو
حکم طہارت کا نہین کر سکتے جبتک طہارت کا علم یا ظن غالب حاصل نہو اور
جسوقت کہ نجس کپڑا واسطے تطہیر کے کسی مسلمان کو دے اور جانے کہ اوسنے پانی سے
دھویا ہے کیونکہ افعال مسلمین کے محمول صحت پر [illegible] ہین کافی ہوگا اور نہ ہو تو مسلمان

کہ کپڑون کو دھوتی ہین پس جسوقت کہ اوس سے معاملہ اجارہ بہ نہج شرعی کہ
کرنے کپڑونکی واسطے ہوجاوی تو طہارت مین تامل نہوگا اور معاملہ اجارہ اسطرح
واقع کری کہ مزدوری اور کپڑون کو معین کری اور دھوبی کو راضی کرکے کہی کہ مین نے
اتنے کپڑون کو پاک کرنیکے واسطے اتنی مزدوری پر دیا اور دھوبی کہی قبول کیا اسیطرح
ارشاد کیا ہی بعض اعلام نے لیکن فقیر کی خاطر مین یہ بات محظور ہوتی ہی کہ اگر دھوبی
مسلم کا کچھہ مشاہرہ معین کیا ہو جیسا کہ متعارف ہی یا کچھہ اجرت لباس دہونے کی
مقرر کی ہو اور اوسکو موضع نجاست لباس سے مطلع کردی اور رسم پاک کرنیکا کہ بعد
ازالہ عین اوس نجاست کا لباس مین نہو اور بقدر امکان معلوم ہو کہ اسنے کپڑے کو آب
کثیر مین غوطہ دیا ہی تو وہ کپڑا پاک ہوگا اور یہی طریقہ علما اور صلحا کا اس شہر مین بلکہ
اکثر بلاد مین رائج ہی معاملہ اجارہ شرعیہ کہین مسموع نہین ہوا جناب علیین مکان
روضۃ الاحکام مین فرماتی ہین احتمال راجح انیست کہ ہرگاہ مسلمانی را مامور بہ تطہیر
سازند و بدانند کہ در آب [illegible] دیدہ ہست چونکہ افعال مسلمین محمول بر صحت اند کافی باشد
پس گاذر را کہ پارچہ را میشویند ہرگاہ اینہا را مامور بپاک ساختن پارچہ نمایند بعد
شستن عین نجاست باقی نباشد طہارت آن محل تامل نخواہد بود و ہرگاہ کہ اصل
شستن معلوم نباشد بر محض اخبار مخبر اعتماد مشکل ست الا آن یکون ثقہ
انتہی کلامہ الشریف اور یہ کلام نہایت متین اور لطیف ہے واللہ یعلم

مطلب تیسرا نجس چیزون کی پاک کرنی مین ہی پس نجس کپڑا اگر آب جاری
یا آب کثیر مین پاک کری تو بعد دور کرنے اصل نجاست کی ایک مرتبہ دھونا یعنی
ایک مرتبہ غوطہ دینا کافی ہی اگرچہ کپڑا رنگین بہی ہو اور رنگ خشک ہو گیا ہو
اور پانی تمام جگہہ پہونچا ہو لکن رنگ تازہ نہو کہ اوسیوقت رنگ نجس مین
ڈالے اور پھر آب کثیر مین ڈالدے تو پاک نہوگا اس جہت سے کہ رنگ آب

مضاف ہوا ور بدون استہلاک کے پاک نہیں ہو سکتا اور اگر پانی مضاف ہو جائیگا
تو وہ بھی نجس ہو جائیگا اور اگر نجاست پیشاب کی ہو اور آب قلیل سے دہووے
تو دو مرتبہ دہونا لازم ہے خواہ کپڑا ہو یا بدن لیکن کپڑے مین دو مرتبہ عصر ہونا چاہیے
بعد غسل اول و بعد غسل ثانی اور اگر بعد عصر اول ہاتھ کو پاک کرکے عصر ثانی
کرے اور بعد ازان پھر ہاتھ پاک کرے تو احتیاط ہے اور کپڑے کو اگر ظرف مین رکھکے
پاک کرے تو اوسکی صورت یہ ہے کہ پہلے کپڑے کو ظرف مین رکھے اور پھر اوسپر پانی ڈالے
اور بعد اوسکے نچوڑ ڈالے اور ہاتھ اپنا پاک کرے اور احتیاطا ظرف کو پاک کرے
اسطرح کہ تین مرتبہ پانی ڈالکے ہلادے اور پانیکو پھینکدے اور پھر کپڑے کو اوسمین رکھکے
پانی ڈالے کہ علی الظاہر ظرف اور کپڑا پاک ہو جاویگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ
اسی طرح طہارت دیوے اور سواے پیشاب کے باقی اور نجاستونکا ایک مرتبہ دہونا
اور ازالہ نجاست کا علی الظاہر واجب ہے اور دو مرتبہ احتیاط ہے مگر دہونے مین
عین نجاست کا زائل ہونا شرط ہے اگرچہ رنگ یا بو باقی رہے لیکن یہ کہ رنگ
جرم نہ رکھتا ہو اور پہلے اوسکو صابون وغیرہ سے ملکے خوب دہویا ہو تو اسصورت مین
رنگ کا زائل ہونا کچھ ضرور نہیں پس یہ احکام لباس اور بدن نجس کے ہین
لیکن اگر زمین نجس ہو اور آب باران یا آب روان یا آب کثیر یا آفتاب سے
پاک کرنا متعذر ہووے یعنی اوسپر دہوپ بھی نہ آتی ہو تو اسصورت مین جسقدر نجس ہے
اوسکو کھود کے پھینکدے اور پاک مٹی بچھادے اور اگر زمین پختہ یا دیوار پختہ کہ اوسپر
گچ ہو اور وہ سرا شیب ہو کہ انفصال غسالہ اوس سے بخوبی ہو سکے تو آب قلیل سے
تطہیر اوسکی سہل ہے مگر دیوار خام یا زمین نرم کہ تطہیر اوسکی محل کلام ہے اگرچہ
ظاہرا دیوار اور زمین سرا شیب پاک ہو سکتی ہین اگر غسالہ غیر متغیر منفصل
ہو جاوے اور جسوقت کہ حوض نجس ہو پس پاک کرنا اوسکا مثل پاک کرنے

ظروفکو غسل دیتے تہے پہر اوسکو پانی سے بہر دیتے اور بعد اوسکے اوس پانی کو
بہاوے مصری سے یا کسی ظرف سے خالی کردے لیکن کمر سے پاک کرنا اوسکا احتیاط ہے
او ظروف نجس کے پاک کرنیکی بنا بر حدیث کی صورت یہ ہے کہ پہلا اوسمین پانی
ڈالے اور اوسکو ہلاوے اور بعد اوسکے اوس پانیکو پہینکدے جب اسطرح سے
تین مرتبہ کرے تو حدیث مین آیا ہے کہ وہ پاک ہوجاتا ہے اور اگر ظرف زمین مین
گڑا ہوا اور اوکہاڑنا اوسکا مشکل ہو تو پانی کسی اور ظرف سے نکالے اور اوس
ظرف کو بدون تطہیر کے اوسمین دوبارہ داخل نہ کرے اسی طرح تین مرتبہ پاک کرے
تو احتمال پاک ہوجانیکا ہے اور احوط یہ ہے کہ اوسکو پاک کرے جسطرح بیان ہوا
اور کتے کے چاٹے ہوے برتن کا سات مرتبہ دہونا سنت موکدہ ہے لیکن ایکمرتبہ
پہلی خاک سے ملنا احتیاطاً لازم ہے اگر آب قلیل سے پاک کرے اور اگر آب کثیر مین
تطہیر کرے تو بہتر یہ ہے کہ ایکمرتبہ یا دو دفعہ خاک سے دہوکر اوسمین غوطہ دے واللہ اعلم
اور اگر ظرف شراب سے نجس ہو یا سور نے پانی پیا ہو یا چوہا مر گیا ہو تو اوسکا
بہی سات مرتبہ دہونا احتیاط ہے اور ظروف مشرکین کے پاک ہین جبتک
کہ قرائن وغیرہ سے ثابت ہو کہ ہاتہ اونکا لگا ہے اور اسیطرح جس چیز کو کہ اونہون نے
لیا ہو پاک ہے سوا گوشت اور پوست کے بعلت اسکے کہ اشیا مین اصل طہارت ہے
لیکن از روے احتیاط تر چیز سے احتراز بہتر ہے اور اگر قرائن سے دریافت ہوجاوے
کہ مشرک نے برطوبت مس کیا ہے پس اجتناب لازم ہے **مطلب چوتہا**
ظروف کے احکام مین ہے پس ظروف کا پاک کرنا واجب ہے واسطے استعمال کہانے اور پینے کے
اسلیے کہ ظروف نجس کا استعمال درست نہین اور اسیطرح سے ظروف نقرہ اور طلا کا
بہی استعمال درست نہین بلکہ اونکا بنانا اور بیچنا اور خریدنا بہی حرام ہے لیکن
قالب تعویذ اور انگوٹہی کی ظرفیت واسطے تعویذ اور نگینہ کے علی الظاہر مضائقہ نہین

کر پہنچ کی اونگلی اور انگوٹھا اونکو احاطہ کرے اور جو در سے زائد از محدود ہو وہ
مین بار بار قدم اوتارے اور گھنی ڈاڑھی کے اندر پانی پہونچانا ضرور نہین لیکن
چھدری ڈاڑھی مین اگر [illegible] نمایان ہو دھونا اوسکا لازم ہے تیسرے یہ کہ وضو
ہاتھونکا دھونا درکار ہے لیکن پہلی داہنی ہاتھ کو دھوے اور بعد اوسکی بائین
ہاتھ کو کہنی سے سر انگشتان تک اور اگر ناخن بڑے ہون تو اونکی میل
کا نکالنا احتیاط ہے اگر بقدر معتاد سے زائد ہون ورنہ ضرور ہے چوتھی مسح
سر کا درکار ہے لیکن بقدر مسمی کافی ہے یعنی عرف مین جسے مسح کرنا کہین اور بقدر
تین اونگلیونکی طول اور عرض مین مسح کرنا احوط ہے پانچوین مسح کرنا دونو
پاؤن کا درکار ہے سر انگشتان سے ساق اور قدم کے جوڑ تک اور اس مقام پر
اور بھی کئی چیزین ہین کہ ذکر کرنا اونکا ضرور ہے پہلی یہ کہ واسطی مسحون کے
رطوبت ہاتھ کی زیادہ نہو بلکہ کم ہونا احتیاط ہے کہ عرف مین جسکو کوئی دھونا
کہے دوسرے یہ کہ مسح پاؤنکا کف دست سے کرنا چاہیے لیکن ضرورت مین
پشت دست سے بھی کافی ہے تیسری یہ کہ مسح سر اور داہنی پاؤنکا داہنی ہاتھ سے
اور مسح بائین پاؤنکا بائین ہاتھ سے اولی بلکہ احتیاط ہے چوتھی یہ کہ
مسح جس عضو پر کرے تو اوسپر اثر رطوبت درکار ہے اور اگر مسح کے مقام
مین سابق سے کچھ رطوبت ہو پس اگر اسقدر تری ہو کہ تری وضو
جو ہاتھ مین ہے نہ ملجاوے تو مضائقہ نہین ورنہ اجتناب مین احتیاط ہے
پانچوین یہ کہ مسح کرنا ہاتھ کی رطوبت سے لازم ہے کہ جو تری بقیہ وضو سے
رہی ہو پس اگر ہاتھ مین رطوبت باقی نہو تو ریش اور ابرو سے لے سکتا ہے
لیکن ریش کے اوس مقام سے لے کہ جسکا دھونا واجب ہے اور اگر
اعضاے وضو مین تری باقی نہو تو وضو باطل ہے مگر اضطرار مین جدید

دوسری یہ کہ اعضاے وضو کا خود دھونا اور مسح کرنا واجب ہی اگر خود ہمین
غیر شخص سے دہلوانا مضائقہ نہین بلکہ واجب ہی اور اگر احتیاج اجرت دینی کی ہو
تو علی الظاہر اجرت دینا لازم ہی تیسرے یہ کہ پانی کا مباح ہونا واجب ہے
پس غصبی پانی سے وضو صحیح نہین لیکن اگر غصبی چوب سے پانی گرم کرے
تو اوس سے طہارت علی الظاہر ہو سکتی ہے اگرچہ گنہگار اور ذمہ دار ہوگا چوتھی
یہ کہ جسوقت افعال وضو سے کسی فعل مین شک کرے پس اگر وضو سے فارغ نہو
تو اوس فعل کو بجالاوے کہ جسمین شک کیا ہی اور بعد اسکے جو فعل ہوا ہے اوسکو عمل مین
لائے اور اگر بعد وضو کے شک کرے تو اوسکا اعتبار نہین لیکن اگر مسح مین شک
کرے تو ہر صورت مین بجالائے اگر اعضائے وضو خشک نہ ہو گئی ہون ورنہ
اعادہ وضو احوط ہی اور اگر کوئی شخص کثیر الشک ہو تو اوسپر اعتنا نکرے اگرچہ
وضو سے فارغ نہوا ہو پانچوین یہ کہ حدث مین شک ہو اور طہارت مین یقین
تو طہارت کرنیکی حاجت نہین لیکن اوس صورت مین کہ حدث مین یقین ہو
اور طہارت مین شک ہو تو طہارت ضرور ہے اور اگر طہارت اور حدث دونو کا
یقین ہو مگر یہ شک ہو کہ آخر مین کون واقع ہوا ہے تو البتہ طہارت لازم ہوگی
اور مراد طہارت سے وضو اور غسل اور تیمم ہے تیسرا امر وضو کی مستحبات مین ہے
اور وہ کئی ہین پہلے مستحب ہی کہ قبل وضو کے مسواک کرے اور دوسری مستحب
بسم اللہ کہی جسوقت کہ ہاتھونکو پانی مین ڈالے اور منہ کے دھونے مین بھی مستحب ہے
تیسری مستحب ہی کہ دونو ہاتھونکو گٹے سے ایک مرتبہ دھوئے اگر خواب کیا ہو
اور اگر بول یا غائط کیا ہو تو دو مرتبہ دھونا چاہیے چوتھی مستحب ہی کہ تین مرتبہ کلی کرے
اور تین مرتبہ ناک مین پانی ڈالے پانچوین مستحب ہی کہ دعا بعد سے افعال وضو کے
ہر فعل مین جسطرح ماثور ہے خصوصا سورہ انا انزلناہ کہ حدیث شریف مین آیا ہے

کہ اسکے پڑہنے سے گناہون سے پاک ہوجاتا ہی غسل اوس روز کے کہ شکم مادر سے
متولد ہوا اور بعد وضو کے آیۃ الکرسی پڑہنا ثواب عظیم رکہتا ہی چوتہا امام ائمہ اثنا عشر
کے حکم مین ہے کہ جس کا ہر وقت پیشاب جاری رہے تو اوسپہ ہر نماز کیلیے وضو بنا بر
قول احوط کے لازم ہے اور اسیطرح استحاضہ قلیلہ کے لیے لیکن نماز مین تعدی نجاست سے
احتراز کرین **مطلب ساتوان نواقض وضو کے بیان مین** [illegible] جن سے وضو
ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کئی چیزین ہین پہلی اور دوسری بول [illegible] ہے
تیسری ریح ہی کہ جلے عادت سی صادر ہو چوتہی [illegible] نکلنا
یعنی بدون جماع کے منی نکالنا ہو چہٹی خواب ہو کہ [illegible] ہو
ساتوین بیہوشی ہے یعنی سکر اور نشاء آٹہوین غشی [illegible] ہے
دسوین حیض ہی گیارہوین استحاضہ ہی بار[illegible]ہوین
مس میت اور خلاصہ یہ ہی کہ بول و غایط و ریح و [illegible]ش
اور جملہ موجبات غسل نواقض وضو مین مط[illegible]
مین ہے اور غسل واجب کئی ہین پہلے غسل جنابت [illegible]
پہلا امر سبب جنابت مین ہی اور سبب جنابت کا [illegible] انزال
منی ہی یعنی نکلنا منی کا سوتے یا جاگتے مین جماع یا غیر [illegible] کو
علی الظاہر تو غسل اوسپر واجب ہوتا ہی اور اگر انزال منی [illegible] تو اوسکی
علامتون کیطرف رجوع کرے کہ وہ شہوت اور جہندگی ہے [illegible] منی کے
بدن کا سست ہوجانا ہی پس اگر منی کے نکلنے کا علم حاصل [illegible] مین
اور اگر اوسمین یہ علامتین موجود نہوون تو غسل واجب نہین ہوتا لیکن اگرچہ
اوسکو تحقیق یقین اور کسی قرینہ اور علامتون سی علم حاصل ہوجاوی تو غسل لازم ہوتا ہے
اور مریض کو فقط شہوت کی بعد انزال ہونا کافی ہے اور جسوقت منی تہہ بدن

یا کپڑ ... معلوم ہو کہ یہ منی میری ... غسل کرنا ضرور ہے بخلاف
او ... دو شخصوں میں مشترک ہوتا ہے ... وسکو باری باری سے پہنتے ہوں
... سوتے ہوں اور معلوم نہو کہ یہ منی کسکی ہے تو غسل کسیپر واجب
نہیں ہوتا جیسا کہ بعض علما نے فرمایا ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ ہر ایک شخص
اون ... سے غسل کر کے پیشاب کرے اور بعد اوسکے وضو بجالائے دوسرے
قبل سو ... بقدر حشفہ کے دخول کرنا پس فاعل اور مفعول دونوپر غسل واجب ہوتا ہے
اور وطی بہائم مین اگرچہ یہ فعل حرام ہے اگر انزال ہو تو غسل واجب ہے اور اگر
انزال نہوا اور بقدر حشفہ کے دخول ہو تو احوط یہ ہے کہ غسل کر کے پیشاب کرے
اور بعد اوسکے وضو کر کے نماز کو بجالائے اور دبر مین مسئلہ اختلافی ہے اور احوط یہ ہے
کہ غسل کر کے بول کرے اور بعد اوسکے وضو کرے دوسرا امر جنب کے احکام
مین ہے اور وہ کئی ہین پہلے جنب کو واسطے نماز کے غسل کرنا واجب ہے دوسرے
جنب کو اون سورتون کا پڑہنا حرام ہے کہ جنمین سجدہ واجب ہے اگرچہ ایک آیہ ہو
بنابر قول احوط کے اور وہ الم اور حم اور والنجم اور اقرا ہین تیسرے
جنب کو قرآن شریف کے حرفون کا چھونا درست نہین چوتھے جنب کو بنابر
مذہب بعض علما کے اسماء الٰہی کا بھی چھونا درست نہین خواہ روپیہ یا اشرفی پر
نقش ہو یا لکھا ہو اور اسیطرح جیسے اسما انبیاء مرسلین اور ائمہ معصومین صلوات اللہ
علیہم اجمعین کا بھی چھونا درست نہین پانچوین جنب کو مسجد الحرام اور مسجد
نبی میں جانا اور ٹھہرنا حرام ہے لکن سوائے اون دونو مسجدونکے اور مسجدون مین
درنگ کرنا حرام ہے چھٹے جنب کو مسجد مین کسی چیز کا رکھنا بھی درست نہین ہے
ساتوین جنب ... رضا مین ... تک جنابت سے رہنا درست نہین
تیسرا ... جنابت کے بیان مین ہے ... جنابت مین حسب ...

اور اگر اثنائے غسل مین حدث اصغر صادر ہو لیس یہ مسئلہ خلافی ہے ... احتیاط
یہے کہ اوس غسل کو سرنو بجالاوے بہ نیت قربت اور بعد فراغ کے ناقض ...
مثل بول کے بجالاوے اور وضو کرکے نماز پڑہے اور اگر غسل جنابت مین
اور بہی غسل شامل ہون مثل غسل حیض اور نفاس کے تو ایک غسل ... سب
سب غسلونکو کافی ہے علیحدہ علیحدہ غسل کرنیکی احتیاج نہین پانچوین
پانیکا پاک اور مباح ہونا واجب ہے اور اسیطرح جسے مکانکا بہی مباح ہونا
جیساکہ مباح ہونا آب و مکان وضو کا واجب ہے اور اس مقام مین ... بہ
کئی چیزین ہین کہ قبل غسل کے اونکا بجالانا سنت ہے چنانچہ قبل غسل
بول کرنا سنت ... احوط ہے بعد اوسکی استبرا کرنا اور اگر بعد انزال کے پیشاب
کیاہوا اور استبرا ... کیاہوا اور بعد غسل کے رطوبت ظاہر ہو کہ وہ منی سے
مشابہ ... اور اسیطرح سے قبل غسل کے دونو ہاتونکا تین ...
دہونا اور کلی ... اور ناک مین پانی ڈالنا سنت ہے اور اعضا کے دہونے مین
ہاتہہ ... سنت ہے اور ایک جماعت علمانے فرمایا ہے کہ اعضائے
غسل ... سو کو تین مرتبہ دہونا سنت ہے دوسرا غسل حیض ہے
... مین اوس خون کو حیض کہتے ہین کہ جو بعد بلوغ کے
رحم سے ... اوسکی تین روز سے کم اور دس روز سے زیادہ نہین
ہوتی ... مین نماز اور روزہ واجب نہین بلکہ حرام ہے اور مسجد سے
نزدیک ... جو کچہ بیان ہوا کہ جنب پر حرام ہے وہ حائض پر بہی
حرام ... قرآن مجید کے حرفونکا چہونا اور سورہائے سجدہ کا تلاوت کرنا
... واجب ہین پس جسوقت کہ حیض سے پاک ہو تو واسطے نماز کے
غسل ... طورسے کہ جنب مین بیان ہوا اصالتا اور اوسکو وضو بہی

واجب ہوتا ہی بنا بر قول احوط و اشہر کے لیکن قبل غسل سے کے وضو کرنا احوط ہی
تیسرا غسل استحاضہ ہی اور استحاضہ وہ خون ہے کہ سوائے حیض کے رحم سے آتا ہی
کہ اکثر اوقات سرد اور زرد اور رقیق ہوتا ہے لیکن اس صفت کا ہونا کچھ ضرور
نہین بلکہ جو کچھ کہ اوسکی حیض کی عادت سے زیادہ ہو اور دس دن سے تجاوز کری تو وہ
خون استحاضہ کا ہی اگرچہ اوسکی صفت پر نہو اور وہ خون کہ حیض سے دس روز کا
فاصلہ نہ رکھتا ہو یا تین روز سے کم آئے یا سن مین کہ ایام حیض کے منقطع
ہو گئی ہون تو وہ استحاضہ ہی اگر خون جروح اور قروح کا نہو بنا بر قول مشہور اور احوط کی
اور حکم خون استحاضہ کا یہ ہی کہ اوسکا امتحان کرے اس طریق سے کہ وہ عورت
اپنے مخرج مین روئی رکھی اور اندک صبر کرے پھر اوسکو نکالے اور دیکھی اگر خون روئی کی
اندر نفوذ نکر گیا ہو تو وہ خون استحاضہ قلیلہ کا ہوتا ہی پس ہر نماز کے لیے وضو علحدہ
[illegible] اور اوس روئی کو بھی تبدیل کر ڈالے اور اگر احتیاطاً ایک مرتبہ ہر روز غسل
[illegible] تو بہتر ہے اور اگر خون روئی مین نفوذ کر گیا ہو اور بہا نہو تو
وہ خون [illegible] ہوتا ہے پس احکام استحاضہ قلیلہ کے بجا لا کر ایک
غسل صبح کی نماز کے لیے زیادہ کرے اور [illegible] تین غسل بجا لاوے جسطرح
عنقریب بیان ہوگا تو بہتر اور احوط ہی [illegible] لنگوٹ کو بھی بدل
ڈالے اور اگر خون کپڑے مین پھوٹ کر بہہ نکلا ہو تو وہ خون استحاضہ کثیرہ کا ہوتا ہی
پس احکام قلیلہ اور متوسطہ دونو کے بجا لا کے دو غسل زیادہ کرے ایک ظہر اور
ایک عصر کے لیے اور دونو نمازونکو جمع کرے یعنی بیچ [illegible] فاصلہ نکرے اور اسیطرح
ایک غسل مغرب اور عشا کے لیے چوتھا غسل نفاس ہے پس معلوم ہو کہ نفاس
وہ خون ہے کہ بعد ولادت کے رحم سے آتا ہی یا ساتھہ ولادت کی بنا بر مشہور کے اور مدت
اوسکی ایک لحظہ سے دس روز تک ہے اور اگر اس سے تجاوز کرے تو بھی خون

...کا ہوتا ہے بنابر مشہور رہے اور احوط یہ ہے کہ اگر صاحب عادت ہو
تو ایام عادت کو خون نفاس قرار دیوے بعد اوسکے یہانتک کہ ابتدائی
خون آنے سے اٹھارہ بلکہ اکیس روز گذر جاوین عمل استحاضہ کا بجا لاکے نماز
او[ر روزہ] بہ نیت قربت بجا لاوے اور احتیاطاً بعد عادت کے جو روزہ کہایا
[ہو]وین ان کی اوسکی قضا کرے وہو العالم پانچوین غسل اموات ہے
[اور] ... امر ہین کہ ساتھ اوسکے تعلق رکھتے ہین پس پہلا امر اون چیزونکے
بیان مین ہے کہ قبل موت کے جنکا بجا لانا ضرور ہے یا بہتر ہے پس گنہگار پر
واجب ہے کہ قبل مرگ کی توبہ کرے بلکہ جسوقت کہ مرتکب معصیت کا ہو توبہ
لازم ہوتی ہے اور حال زندگی مین جو کچھ کہ اوسکے ذمہ واجبات سے رہ گیا ہو
مثل نماز یا روزہ یا حج کے اور مثل زکوۃ یا فرض کے تو اوس سے اپنے تئین
بری الذمہ کرے اور جو کہ بالفعل نہو سکے تو اوسکے لیے وصیت کرے اور مریض کو
مناسب ہے کہ واسطے اپنی شفا کے دعا اور قرآن پڑہے خصوصاً سورۂ حمد بلکہ مومنین
سے بھی التماس دعا کرے اور خاک شفا کہائے کہ ہر درد کی دوا ہے الا مرگ کی
اور مومنین کو عیادت کیواسطے آنیکا اذن دے کہ عیادت بیمارونکی سنت موکدہ
ہے اور بیماری کی رنج اور تکلیف کی شکایت نکرے بلکہ صبر کرے کہ صابرونکو لیے
اجر بیحساب ہوتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ شکایت اسے کہتے ہین کہ کہے
کہ مین ایسی بلا مین گرفتار ہوا کہ کوئی مبتلا نہین ہوا اور یہ شکایت نہین کہ کہے
کہ مین بیماری سے جاگتا رہا یا کہانا نکہا سکا اور اگر حال احتضار کا ہو تو بجز یاد خدا
کے مشغول نہو اور امیدوار ثواب الٰہی کا رہے اور کلمہ توحید کو زبان پر
بہت جاری کرے اور موت سے کراہت نکرے اور حاضرین کو چاہیے کہ وقت
جان کندن کے اوسکو روبقبلہ کردین اسطور سے کہ پاؤن اوسکے قبلہ کیطرف

ہوجائین اگر ممکن ہو سکے اور شہادتین اور اقرار ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم
اجمعین اوسے تلقین کرے بلکہ سنا اوسکے کلمات فرج کو بھی بیان کرین
اور صورت اوسکی بنابر اوسکے کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا ہے یہ ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ
وَمَا تَحْتَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور قرآن مجید کا تلاوت کرنا اوسکے پاس
سورۂ والصافات اور سورۂ یٰس اور آیۃ الکرسی کا پڑھنا
روح مفارقت کر جائے تو اوسکی منہ اور آنکھونکو بند کردین او
باندھ دین اور ہاتھ اور پاؤن قبلہ کیجانب سیدھا کرے ایک
اور اوسکو تنہا نہ چھوڑین اور حال احتضار مین جنب او حائض
کہ اونکو آنا مکروہ ہے اور مومنین کو اوسکے موت کی خبر کر
تعجیل کرین اگر موت اوسکی مشتبہ نہو والا دفن کرنا حرام ہے تا اوسکے یقین
موت کا حاصل نہو دوسرا امر احکام غسل مین ہے پس
کے مردے کو غسل دینا واجب کفائی ہے اگرچہ اسقاط حمل ہو
کہ خلقت مین تمام ہوا اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ چار مہینے مین خلقت
تمام ہوتی ہے پس اوسکو غسل اور کفن اور حنوط کرے
اور اگر تمام الخلقۃ نہو تو بے غسل ایک کپڑے مین لپیٹ کے
اور اسی طرح سے جسوقت کہ میت کے کسی ٹکڑے کو پائے
تو اوسکو بھی ایک کپڑے مین لپیٹ کر دفن کردے اور اگر
عظم ہو یا خالی عظم ہو تو غسل اور کفن کرکے دفن کرنا احوط ہے اگر سینہ نہو والا

[وا]جب ہوگی اور نماز واجب نہین ہوتی جبتک کہ میت کا سن چہ برس کا
[نہ] ہو [illegible] [وا]جب امور واجب کفائی ہین اور واجب کفائی اوسکو کہتے ہین
کہ ایک شخص کے بجالانے سے اورونسے ساقط ہوجاتا ہے لیکن ہر امر مین اجازت
ولی کی درکار ہے بلکہ مقدم ہے تیسرا امر کیفیت غسل مین ہے پس کیفیت
اوسکی یہہ ہے کہ واجب ہے کہ پہلے میت کے بدن کو نجاست خارجیہ سے پاک کرے
اور بعد اوسکے تین غسل دے اول آب سدر کا دوسرا آب کافور کا تیسرا
آب خالص کا اسطور سے کہ بعد ایک غسل کے دوسرے مین مشغول ہو اور ہر
غسل [مین] پہلے میت کی سر اور گردن کو دہوئے اور بعد اوسکے دہنی جانب کو
کاندہے سے [illegible] انگشتان پا تک بعد اسکے اسی طور سے بائین جانب کو دہوئے
اور [illegible] پانی مین سدر و کافور بقدر مسمی کافی ہے اور سدر و کافور اسقدر
نہ [illegible] آب [illegible] صاف اوسپر صادق آوے اور اگر سدر و کافور بہم نہ پہونچے تو احتیاط یہہ ہے
کہ تینون غسل آب خالص سے دے اور اگر میت پر غسل جنابت یا حیض باقی ہو تو
[illegible] میت کا کافی ہے اور غسل جنابت یا حیض دینا اوسکو واجب نہین ہے
بلکہ استحباب اوسکا بھی ثابت نہین واللہ یعلم اور اگر غسل دینے سے اجزا جلد کے
شق ہونیکا خوف ہو تو ہر غسل کے عوض تیمم دے لیکن یہ حکم اوس صورت مین ہے
کہ سطح پانیکا اتصال اوسکے جسم تک نہین کرسکے پس اگر ہاتہہ سے ملنے مین خوف
انشقاق جلد وغیرہ ہو نہ پانی سے تو غسل دے اسطور پر کہ پانی بترتیب غسل اوسکے
جسم پر ڈالتا جاوے اور ہاتہہ نہ لگاوے یا آب کثیر مین بہ ترتیب غسل دے بلکہ صورت
مذکورہ مین بعید نہین کہ غسل ارتماسی بہی ممکن لازم ہو یعنی بعد نیت کے میت کو
ایک دفعہ حوض یا دریا مین ڈبوکر نکالین لیکن جواز غسل ارتماسی در غیر صورت مذکورہ
نہ جلد [illegible] لگانا اور پانیکا اتصال اوسے سے ضرر نہو اور غسل ترتیبی ممکن ہو پس

مختلف فیہ ہے اور جناب سید سند رہ نے شرح کبیر میں فرمایا ہے کہ [illegible]
لیکن اول یعنی غسل ترتیبی احوط ہو واللہ یعلم اور چاہیے کہ غسل [illegible]
اور ہم مثل ہو یعنی مرد کی میت کو مرد غسل دے اور عورت کی میت کو [illegible] لیکن
تین برس تک کے پسر کو عورت غسل دے سکتی ہے اور اگر غسل [illegible] مثل
مفقود ہو تو محرم غسل دیگا مگر لباس کے اوپر سے [illegible] کے
نظر کرنا جائز ہے اور احوط یہ ہو کہ شوہر اپنی زوجہ کو [illegible] سے
غسل نہ دے بلکہ شوہر زوجہ کو بلا ضرورت مطلقاً غسل [illegible]
کرے پہلے میت کو ایک تختہ پر لٹا کے کپڑونکو اوتارے [illegible] پاؤں کی
طرف سے کھینچ لے مگر اجازت ولی سے اور [illegible] کا
وقت غسل کے احوط ہے جسطرح کہ حالت [illegible] میں [illegible]
لٹائے اور تلوے اوسکے قبلہ کیطرف ہوں [illegible] تصریح فرمائی ہے
اور اوسکی اونگلیونکو نرمی سے [illegible] آہستگی سے کرے قبل غسل اول
اور قبل غسل دوم اور تیسرے غسل [illegible] کرے [illegible] نکل
جائے مگر شکم حاملہ کو کہ مبادا اوسکے شکم [illegible] ہو تو
بائیں پہلو کو چیر کے لڑکا نکال لے اور پھر [illegible] اپنے
ہاتھونکو کہنیوں تک [illegible] ہو ڈالے اور بعد غسل کے میت کے بدنکو
خشک کرے اور واسطے آب غسل کے ایک گڑھا کھودے [illegible] میں پانی بہاوے
چوتھا امر نیت میں ہے پس نیت ہر عبادت کی [illegible]
غسل میت بھی منجملہ عبادت کے ہے پس نیت [illegible]
اور قصد قربت کافی ہے لیکن اگر غسل [illegible]
ڈالنے میں بھی شک ہوں تو سب احتیاط [illegible]

[illegible] سے ضو ملا کرنا واجب ہے اور مرادِ حنوط سے میت کی

[illegible] پیشانی اور دونوں ہاتھونکی ہتھیلیاں مع انگشت

[illegible] انگھوٹھے ہین آور ہر ایک پر بقدر مسّی کہ جسمین

[illegible] ہے آور اگر کچھ بچ رہے تو اوسکو سینہ پر ڈالدے

[illegible] ہم اور تہائی درہم کی ہونا افضل ہے آور

[illegible] اکثر قلیل زیادہ ہوتا ہے آور اقرب

[illegible] ہم کا وزن دو ماشہ اڑہائی رتی و دو خمس رتی ہوتا ہے

[illegible] ہم و یک ثلث درہم بوزن اڑہائی تولا و ڈیڑہ ماشہ

[illegible] بقدار کافور نہو تو سنت ہے کہ بوزن چار درہم ہو یعنی

[illegible] علم پچھلا اندر احکام کفن مین ہے پس [illegible]

[illegible] ہوے آور تین پارچہ واجب ہین صورت انکی یہ ہے

[illegible] ہو وسیر [illegible] اوسمین سے ایک [illegible]

[illegible] اور گھٹنے دونو اوسکے اندر ڈہپ جائین دوسرے

[illegible] قبر تا قدم پہونچے تیسری ایک چادر

[illegible] کہ [illegible] سے آور اگر طول مین اتنی زیادہ ہو

[illegible] ہو تو [illegible] ہے خواہ میت مرد ہو خواہ عورت

آور [illegible] ہے آور [illegible] دونوں کی اوڑہنی آور سینہ بند بھی سنت ہے

آور [illegible] دو پارچہ اخیر کہ وہ اوڑہنی و سینہ بند ہو مستحب ہے

[illegible] ریشمی اور طلائی نہو بلکہ احوط ہے کہ سوتی ہو

آور [illegible] عورت ہو آور جریدتین کا کفن مین رکھنا

[illegible] کہ تر ہین آور شہادت نامہ کا خاک شفا سے

نکلنا سنت ہے یا برہنہ ہو سکے اور کفن کا مال میت ہی سے لینا واجب ہے

اور کفن مقدم ہے قرض پر اور وہ مقدم ہے وصیت پر اور وہ مقدم ہے میراث پر

جیسا کہ بعض روایات میں تصریح وارد ہوئی ہے لیکن کفن زوجہ کا شوہر پر

واجب ہے اگرچہ عورت مالدار بھی ہو اور بعد کفن کے میت کے جنازہ پر نماز بھی

پڑھنی واجب ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ذکر اس نماز کا باب نماز میں ہوگا [illegible]

احکام دفن میں ہے پس بعد نماز کے میت کو قبر میں دفن کرنا واجب ہے اور اس شرط سے

کہ زمین مباح ہو اور قبر کھودنے کی حد یہ ہے کہ اوسکی [illegible] ظاہر نہ ہو [illegible] درندہ [illegible]

[illegible] ہونا اور لحد بنانا افضل ہے اور قبر [illegible]

[illegible] زیادہ بنانا اولیٰ ہے اور [illegible]

[illegible] میت [illegible] ولی سے تو سنت یہ ہے کہ جنازہ کو ایک لحظہ

رکھے اور تین مرتبہ میں قبر کی طرف نقل کریں اور مستحب ہے کہ جنازہ مرد کو پائینتی

قبر کے رکھیں اس طور پر کہ سرہانا جنازہ کا قبر کی پائینتی ہو اور اوسکو سر کی طرف سے

قبر میں داخل کریں اور جنازہ عورت کو برابر قبر کے جانب قبلہ رکھیں اور عرض

میں سے اوتاریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ جو شخص قبر میں اوترے اور میت کو اوتارے

تو سر و پا برہنہ اور بند کشادہ ہو مگر اوسکا اقربا قریب میں سے نہ ہو نہ برہنہ ہو سکے

کہ موجب قساوت قلب کا ہوتا ہے لیکن عورت کی میت میں محرم کا ہونا اچھا ہے

اور اسمیں کراہت نہیں ہے اور شوہر اولیٰ ہے پس قبر میں میت کو [illegible]

[illegible] اوسے اس طرح جسمیں کہ منہ اوسکا اور مقادیم بدن قبلہ کی طرف ہوجائے [illegible]

[illegible] بعد اسکے کفن کے بند کھولدے اور تھوڑی خاک شفا بھی [illegible]

منہ یا رخسار پر رکھے اور آخوند علیہ الرحمہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ

داہنی ہاتھ سے میت کے داہنی شانے کو پکڑے اور بائیں ہاتھ [illegible] بائیں

شانے کو حرکت دے اور پھر تین مرتبہ اور صورت تلقین کی یہ ہے اِسمَع
اِفهَم اِسمَع اِفهَم اِسمَع اِفهَم یا فُلانَ بنِ فُلانٍ پس اس مقام میں
نام میت کا اور نام اوسکے باپ کا لے اور کہ هَل اَنتَ عَلَی العَهدِ الَّذِی
فَارَقتَنَا عَلَیهِ مِن شَهَادَةِ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّینَ وَخَاتَمُ
المُرسَلِینَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیرُ المُؤمِنِینَ وَسَیِّدُ الوَصِیِّینَ وَاِمَامٌ اِفتَرَضَ
اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی العَالَمِینَ وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ وَعَلِیَّ بنَ الحُسَینِ
وَمُحَمَّدَ بنَ عَلِیٍّ وَجَعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی بنَ جَعفَرٍ وَعَلِیَّ بنَ مُوسٰی
وَمُحَمَّدَ بنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ بنَ عَلِیٍّ وَالقَائِمَ الحُجَّةَ المَهدِیَّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیهِم اَئِمَّةُ المُؤمِنِینَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الخَلقِ اَجمَعِینَ
وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبرَارٌ یَا فُلَانَ بنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكَ المَلَکَانِ
المُقَرَّبَانِ رَسُولَینِ مِن عِندِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاكَ عَن رَبِّكَ
وَنَبِیِّكَ وَعَن دِینِكَ وَعَن کِتَابِكَ وَعَن قِبلَتِكَ وَعَن اَئِمَّتِكَ
فَلَا تَخَف وَقُل فِی جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّی وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ
وَاٰلِهٖ نَبِیِّی وَالاِسلَامُ دِینِی وَالقُراٰنُ کِتَابِی وَالکَعبَةُ قِبلَتِی وَاَمِیرُ
المُؤمِنِینَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ اِمَامِی وَالحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ المُجتَبٰی اِمَامِی
وَالحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ الشَّهِیدُ بِکَربَلَا اِمَامِی وَعَلِیٌّ زَینُ العَابِدِینَ
اِمَامِی وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلمِ النَّبِیِّینَ اِمَامِی وَجَعفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِی وَمُوسَی
الکَاظِمُ اِمَامِی وَعَلِیٌّ الرِّضَا اِمَامِی وَمُحَمَّدُ الجَوَادُ اِمَامِی وَعَلِیُّ
الهَادِی اِمَامِی وَالحَسَنُ العَسکَرِیُّ اِمَامِی وَالحُجَّةُ المَهدِیُّ المُنتَظَرُ
اِمَامِی هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیهِم اَجمَعِینَ اَئِمَّتِی وَسَادَتِی وَقَادَتِی

پانی ڈالکی پہر اوسی جا ختم کرے جہانسے شروع کیا تہا اور اگر کہہ بچ رہے تو اوسکو بیچ مین ڈالدے اور بعد اسکے حاضرین قبر پر ہاتہہ رکہہ کے سات مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنزَلنَاہُ پڑہین اور پہر مشایعت کرنیوالے رخصت ہوجائین لیکن ولی میت باآواز بلند اوس میت کو تلقین کرے اور بعد دفن کے قبر کہودنا جائز نہین مگر حاشیہ شرایع مین شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر قبر مین کوئی چیز قیمتی گر جائے تو اوسکے لئی قبر کہودنا جائز ہے اور اگر کسی شخص نے دریا مین انتقال کیا ہو تو بعد غسل اور حنوط اور کفن کے اور نماز کے اگر خشکی مین لاکے دفن کرنا ہو سکے پس یہ مقدم ہے والا میت مین کچہہ بوجہہ باندہ کے روبقبلہ دریا مین ڈالدے یا یہ کہ اوسکو ایک ظرف گلی مین رکہہ کے منہ اوس ظرف کا بند کردے اور پہر پانی مین چہوڑدے پس ان دونو صورتون مین مخیر ہے کہ جسکو چاہے اختیار کرے بنابر مشہور کے اور بعض علمانے دوسری صورت کو مقدم جانا ہے پس یہ صورت خوب ہے بلکہ احوط ہے آٹہوان امر احکام صاحب عزا مین ہے پس صاحب کو گریبان چاک کرنا اور کپڑے پہاڑ ڈالنا درست نہین بنابر مشہور کے لیکن پدر اور برادر کے غم مین مضایقہ نہین بلکہ بعض اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستحب ہے اور ... اوارکو لباس کا تغیر کرنا سنت ہے تا پہچانا جائے کہ صاحب عزا ہے مگر منہ پیٹے اور زانو پر ہاتہہ نہ مارے کہ ثواب اوسکا جاتا رہتا ہے اور چاہیے کہ فریاد و شیون بہی نکرے بلکہ صبر کرے اور قضائے الٰہی پر راضی رہے اور جانے کہ حقتعالے صابرونکو اجر بیحساب کرامت فرماتا ہے اور باآواز معتدل رونے مین قباحت نہین ہے اور وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہے کہ اوسکے کہنے سے گناہ گذشتہ بخشے جاتے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جسکا فرزند مر جائے اور وہ صبر کرے ... بہشت مین ... فرزند کہتا ہو کہ وہ سب سوار ہون اور وہ ... مین

جہاد کرین اور منقول ہے کہ عالم جسکو دوست رکھتا ہی اوسکے بہترین
فرزند مومن کو اوس سے لیتا ہی اور بھی منقول ہے کہ فرزند کے عوض مومن کو
ثواب جنت دونگا خواہ صبر کرے خواہ نکرے اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام وقت مصیبت مین اس دعا کو پڑھتے تھے
الحمد لله الذی لم یجعل مصیبتی فی دینی والحمد لله الذی
لو شاء جعل مصیبتی اعظم مما کانت والحمد لله علی الامر الذی
شاء ان یکون فکان ثواب امر احکام تعزیت مین ہی پس تعزیت کا کم سے کم
مرتبہ یہ ہی کہ صاحب عزا اس شخص کو دیکھ لے مگر پاس اوسکے جانا اور کلمات صبر
اور تسکین کے کہنا سنت ہی علی الخصوص بعد دفن کے اور صاحب عزا کو
تین دن تک کھانا بھیجنا سنت ہی خصوصا ہمسایہ کو اور تین روز سے زیادہ
ماتم نرکھے لیکن عورت کہ شوہر کے لیے چار مہینے اور دس دن ماتم رکھے اور رنگین
کپڑے نہ پہنے اور زینت نکرے سوان امر زیارت قبر مومنین مین ہی پس
زیارت قبر مومنین کی سنت موکدہ ہے خصوص عزیزونکی اور روز پنجشنبہ
اور روز جمعے کی جانا سنت ہی پس جسوقت کہ قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے
السلام علی اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا فرط ونحن
ان شاء الله بکم لاحقون اور دوسری روایت مین ہی کہ اسکو کہے السلام
علی اهل الدیار من المسلمین والمؤمنین رحم الله المستقدمین
منا والمستأخرین وانا ان شاء الله بکم لاحقون اور ایک روایت مین ہی
کہ یہ کہے السلام علیکم اهل الدیار من قوم مؤمنین ورحمة الله وبرکاته
انتم لنا سلف ونحن لکم تبع رحم الله المستقدمین منکم
والمستأخرین انا ان شاء الله بکم لاحقون اور اکثر حدیثون مین وارد ہی کہ جو

اپنے فرزند کے لیے اور ہر روز اپنے پدر [illegible] کے لیے دو رکعت نماز پڑھے
پہلی رکعت مین بعد الحمد کے انا انزلناہ اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے
انا اعطیناک اور ایک روایت مین وارد ہے جو کوئی میت کے لیے
کچھ تصدق کرے تو حقتعالے حضرت جبرئیل کو حکم فرماتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے
لیکے اوسکی قبر پر جا اور ہر فرشتہ کے ہاتھ مین نعمت الٰہی سے ایک طبق
ہوگا اور وہ کہین گے السلام علیک اے دوست خدا یہ ہدیہ ہے
فلانے مومن کا واسطے تیرے پس قبر اوسکی روشن ہو جاویگی اور
حقتعالی بہشت مین اوسکو ہزار شہر عنایت فرمائیگا اور ہزار حورین
اوسکے ساتھ تزویج کریگا اور ہزار حلے اوسکو پہنائیگا اور ہزار حاجت اوسکی
روا کریگا اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ چھہ چیزین ہین کہ بعد وفات کے
مومن کو ثواب اونکا پہونچتا ہے ایک وہ فرزند ہے کہ اوسکے لیے
استغفار کرے دوسرے قرآن یا کتب علمی سے وہ کتاب ہی کہ اوس کو
چھوڑ گیا ہو اور بعد اوسکے لوگ پڑہین تیسرے وہ درخت ہی کہ اوسنے لگایا ہو
اور بندگان خدا اوس سے نفع پائین چوتھے وہ [illegible] ہے کہ جاری کیا ہو
مثل نہر کے پانچوین وہ کنوان ہے کہ اوسنے بنایا ہو اور اوس سے مخلوق
خدا منتفع ہوں چھٹے وہ طریقہ خیر کہ جاری کر جائے خواہ بانی لوگوں کو
تعلیم کرے خواہ تصنیف کرے کہ خلق اوس سے ہدایت پائے فصل
مس میت ہی پس جو کوئی کہ مردے کو بعد سرد ہونیکے اور [illegible] غسل کے چھوئے
تو غسل اوسپر واجب ہوتا ہے بنا بر فتوی اکثر [illegible] ہین اگر عضو
انسان کا سرد نہوا ہو یا غیر انسان کا ہو تو [illegible] چھونے سے غسل کی
حاجت [illegible]

اوسوقت ... جسوقت که میت کو غسل دیتے ہون
... تمام ہوا ہو اور بعض باقی ہوا ہو اور ...
غسل مین تامل ہے اور احوط یہ ہے کہ یہ نیت
اور اگر بعض غسلون کے چھوڑے غسل درکار نہین
یا ... ناکا اوسمین استخوان ہو کہ یہ بھی
... زندہ سے جدا ہوا ہو خواہ مردیسی اور اگر استخو
... حاجت نہین اور معلوم ہو کہ یہ بھی غسل مثل ...
... کی کہ وضو اسمین بھی واسطے نماز کے ...
... بیان اون غسلونکی ہے کہ بنا بر مشہور
... مین پہلا غسل مولود کا ہی پس جسوقت
... طریق و کیفیت غسل جنابت سنت ہی او
... غسل جمعہ کا ہے اور بعض عالم وجوب ...
اوسکا صبح صادق سے زوال آفتاب تک ...
بنا ... بعض علما کے تیسرا غسل شب ...
امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ جو شخص ش...
... مین غسل کرے اور تین چلو ...
آیندہ تک پاک ہو جاتا ہے اور بعض ...
آیندہ تک باعث سلامتی کا ہوتا ...
غروب آفتاب کی غسل کو عمل مین لائے
بجالائے چوتھا غسل شب پانزدہ
... مین شب کا ہی چھٹا غسل اذ ...

اکیسوین شب کا ہے اٹھوان غسل تیئسوین شب کا ہے نوان غسل شب
عید الفطر کا ہے دسوان غسل روز عید الفطر کا ہے گیارہوان غسل روز عید قربان کا ہے
پس عیدین مین وقت اوسکا طلوع فجر صادق سے دوپہر تک ہے بارہوان غسل
روز عرفہ کا ہے تیرہوان غسل ماہ رجب کی پندرہوین
غسل روز مبعث کا ہے کہ ستائیسوین شہر رجب ہے پندرہوان غسل [illegible]
[illegible] شب کا ہے [illegible] الامر صلوات اللہ علیہ [illegible]
غسل روز عید غدیر کا [illegible] ماہ ذی الحجہ ہے [illegible]
مباہلہ ہے کہ چوبیسوین [illegible] کے اور بعض علما نے
[illegible]
[illegible] غسل [illegible]
مسجد الحرام [illegible] غسل [illegible] کا ہے کفر سے [illegible] ہو خواہ مرتکب
[illegible] کبیرہ کا ہوا ہو خواہ صغیرہ کا اور ایک جماعت نے [illegible]
اکیسوان غسل واسطے طلب حاجت کے ہے [illegible]
[illegible] ہونے مسجد الحرام کے ہے تیئیسوان غسل واسطے [illegible]
[illegible] واسطے داخل ہونے خانہ کعبہ کے ہے چوبیسوان غسل واسطے داخل [illegible]
[illegible] کے ہے پچیسوان غسل واسطے استخارہ [illegible]
قضائے نماز خسوف و کسوف کے ہے بشرط اسکے کہ [illegible]
گہن لگا ہوا ہو چھبیسوان غسل [illegible] کی زیارت [illegible]
باسعادت جناب رسالت مآب کا ہے مطلقاً [illegible] دسوان [illegible]
[illegible] مین کئی امر ہین پہلا امر ان شرطون کے بیان مین [illegible]
تیمم صحیح ہوتا ہے اور وہ کئی ہین پہلی یہ ہے کہ واسطے وضو اور غسل

میسر نہو یا بقدر وضو کے ہو اور غسل کے نہو اور احتیاج وضو کی اور غسل کی یعنی
دونو کی ہو تو واجب ہی کہ وضو کرے اور عوض غسل کے تیمم اور اگر بقدر غسل
کے ہو اور وضو کے نہو تو واجب ہی کہ غسل کرے اور عوض وضو کے تیمم لیکن
جسکے لیے کہ پانی موجود نہو تو پہلے اوسکے لیے پانی تلاش کرنا لازم ہی علی الظاہر
موافق اپنی وسعت اور طاقت کے اور اگر تلاش خود نہ کر سکے تو نائب کرے
اگر عادل بہم پہونچے تو بہتر ہے والا جسکو چاہے اور نائب کرنا لازم ہی اگرچہ باجرت ہو
بنابر قول احوط کے اور جسطرف کہ پانی کا نہونا ثابت ہو تو اوسطرف تلاش ساقط
ہے اور اگر بقدر واجب کی جستجوی آب مین قصور کرے اور تیمم کرکے نماز پڑھے
تو اس صورت مین لازم یہ ہے کہ جسوقت پانی ہاتھہ آئے تو طہارت کرکے نماز کو اعادہ
کرے اگر وسعت وقت میں تیمم و نماز کے ہو اور اگر وقت مضیق مین تیمم کیا ہو
اور نماز بجالایا ہو تو اعادہ احوط ہی اور اگر وقت نماز کا تنگ ہو اور وضو یا غسل مین خوف
فوت ہونے نماز کا ہو تو بہ نیت قربت تیمم کرکے نماز بجالاوے اور پہر احتیاطا
اعادہ کرے اور اسیطرح جب ازالہ نجاست کرنے مین جانے کہ وقت جاتا رہیگا
تو بے ازالہ نجاست کی نماز بجالاوے پہر اعادہ کرے دوسری یہ ہی کہ پانی
میسر ہو لیکن استعمال مین اوسکے کوئی عذر ہو مثل اسکے کہ بیمار ہو اور پانیکی طہارت
سے خوف ضرر کا رکھتا ہو یا کسی مرض کے حادث ہونے کا اندیشہ ہو یا پانیکی صرف سے
احتمال تشنگی کا ہو کہ زمانہ آیندہ مین پانی نظر نہ آئیگا خواہ واسطے انسان کے خواہ
واسطے حیوان کے یا پانی تک پہونچنا ممکن نہو بسبب عدم [illegible] یا بسبب بیماری
یا ضعف پیری یا تنگی وقت کے یا بسبب خوف جان یا مال یا آبرو کے یا پانی
قیمت سے ہاتھہ آتا ہے اور قیمت اوسکی موجود نہین یا پانی کنوین مین ہی اور اوسکے
نکالنے کی کوئی چیز ممکن نہین اگرچہ بقیمت ہو تو ان سب صورتون مین تیمم

واجب ہوتا ہے دوسرا امر اون چیزونکے بیان مین ہے کہ جن سے تیمم صحیح ہوتا ہے
پس تراب یعنی مٹی خالص سے تیمم صحیح ہے اور اگر مٹی میسر نہو تو حالت ضرورت مین
سنگ پر بھی صحیح ہے بلکہ کپڑے کے غبار یا زین یا گھوڑے کے بال پر بھی ہوسکتا ہے
اگر انسے علیحدہ غبار کا کرنا ممکن نہوسکے ورنہ غبار کو جمع کر کے تیمم کرے اور اگر غبار بھی
دستیاب نہو آسکے تو گیلی مٹی پر تیمم کو بجا لاوے اور اگر تھوڑی میسر آسکے ساتھ غبار کے
یا ساتھ گیلی مٹی کے تو احوط یہ ہے کہ دونو پر علیحدہ علیحدہ تیمم کرے اور جس وقت
اگر جنب نے تیمم کیا ہو اور بعد اسکے حدث اصغر صادر ہوا ور عذر اوسکا نہو ہو چکا ہو
تو واسطے نماز کے پھر عوض غسل کے تیمم کرے لیکن جس مقام مین کہ پانی اور خاک
ایک ہی طہارت کے لیے ممکن نہو تو احوط یہ ہے کہ نماز کو بے تیمم اور وضو کے بجا لاوے
اور جب طہارت ممکن ہو تو بہ نیت قربت اوسکی قضا بجا لاوے تیسرا امر تیمم کے
وقت مین ہے پس پیشتر وقت نماز کے تیمم صحیح نہین اور اس مسئلہ مین کچھ خلاف
نہین لیکن وسعت وقت مین اختلاف ہے اور بنا بر تحقیق کے وسعت وقت مین
صحیح ہے جسوقت کہ رفع عذر کی امید نہ رکھتا ہو اگرچہ تنگ وقت مین احوط یا احتیاط ہے
چوتھا امر تیمم کی نیت مین ہے پس نیت واجب ہے اور قصد قربت کا نیز
اگرچہ قصد استباحت صلوۃ کا بھی ساتھ قصد قربت کے ہوسکتا ہے پانچوان
امر تیمم کی کیفیت مین ہے پس کیفیت اسکی یہ ہے کہ بعد نیت کے دونو ہاتھ
زمین پر مارنا ہے اور بعد اسکے دونو ہاتھونسے منہ پر مسح کرنا ہے ابتدائی پیشانی سے
ناک کی چوٹی تک اور بعد اسکے بائین ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے ہاتھ کی پشت پر
مسح کرنا ہے بند دست سے سر انگشتان تک اور بعد اسکے اسیطور سے دہنے ہاتھ کی
ہتھیلی سے بائین ہاتھ کی پشت پر مسح کرنا ہے اور پے در پے بجا لانا احوط بلکہ لازم ہے
اور واسطے مسحونکے ایک ضرب صحیح تیمم بدل وضو کے اور دو ضرب بدل غسل ہے

علی الاشہر کافی ہے لیکن احوط دو ضرب ہین مطلقاً پہلی ایک ضرب بقصد وجوب کی مسح سر او دونو ہاتہہ کا بجالاوے اور پہر دوسری ضرب کے بعد بقصد قربت مسح ہاتہونکا احتیاطاً کرے اور اگر دو تیمم کرے ایک ایک ضرب اور دو ضرب بقصد احتیاط تو نہایت احتیاط ہے چہٹا امر اون چیزون کے بیانمین ہے کہ جنکے سبب سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس معلوم ہو کہ جن چیزونسے کہ وضو اور غسل ٹوٹتا ہے اونہین سے تیمم بہی ٹوٹ جاتا ہے مگر تیمم کے ٹوٹنے مین ایک چیز زیادہ ہے کہ استعمال پانیکا ممکن ہوسکے پس اگر تیمم کیا ہو اور نماز شروع نکی ہو اور پانی ہاتہہ آئے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور طہارت پانیکی واجب ہوتی ہے اگر وقت ایسا تنگ نہو کہ گمان کرے کہ پانیکی طہارت سے وقت جاتا رہیگا تو اس صورت مین تیمم ناقص نہوگا پس اس تیمم سے نماز بجالاوے اور احوط یہ ہے کہ اعادہ بہی کرے اور اگر بعد نماز کے پانی ہاتہہ آئے تو اگر وقت باقی ہو تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے اور اگر اثنائے نماز مین اگرچہ بعد تکبیرۃ الاحرام کے پانی پائے پس نماز کو تمام کرے لیکن بعد نماز کے طہارت پانیکی کرکے اعادہ کرنا احتیاط ہے خصوصاً اگر قبل رکوع کے پانی بہم پہونچا ہو باب دوسرا نماز مین ہے اور اوسمین کئی مطلب ہین مطلب پہلا اون شرطون کے بیانمین ہے کہ جنکی سبب سے نماز صحیح ہوتی ہے اور وہ کئی ہین پس پہلی طہارت ہے اور مراد طہارت سے وضو اور غسل اور تیمم ہے کہ ذکر جنکا سابق مین ہوچکا ہے دوسری مکان کا مباح ہونا ہے خواہ عین مکان ملک سے ہو خواہ منفعت اوسکی بطور کرایہ کے یا صاحب مکان کی اذن ہو کہ اوس مکانمین اذن اوسکا صریح ہو مثل اسکے کہ کہے مین نے اپنے مکانمین نماز پڑہنے کی اجازت دی یا فحوی یعنی بطریق اولی مثل اسکے کہ رہنے کی اجازت دی تو نماز کی اجازت بطریق اولی ہوگی یا اذن اوسکا کسی اور قرینے سے پایا جاتا ہو اور اکثر

علمانے فرمایا ہے کہ اگر ظاہر حال شاہد ہو کہ مالک کی اجازت ہو تو کافی ہو مثل
اون باغات کے کہ عمارت نہو اور کوئی اوسمین رہنے اور جانیکو منع نکرے اور اسیطرحسے
حمام اور سرائین زمین پس زمین غصبی اور سقف غصبی پر نماز صحیح نہین اور اسیطرح
تخت غصبی پر بہی نماز صحیح نہین خواہ غاصب ہو خواہ غیر غاصب اور اگر غصبیت
سے مطلع نہو تو معذور ہے لیکن بعد علم مغصبیت اعادہ نماز احوط ہے خصوصاً جبکہ
وقت نماز باقی ہو اور جاہل مسئلہ کا معذور ہونا ثابت نہین ہے اور اگر بہول گیا ہو
تو بعید نہین کہ نماز اوسکی بہی صحیح ہو لکن احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے مطلقاً اور
اسیطرحسے جائے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہے مگر مصلے کی جگہ کا پاک ہونا کچھ ضرور نہین
اگر خشک ہو اور باعث تعدی نجاست کا بدن اور کپڑے کی نہو اور مخفی نرہے
کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کے پاس نماز پڑہے اور وہ بہی نماز پڑہتا ہو اور درمیانمین
اونکے کوئی چیز حائل نہو اور دس ہاتھہ کا فاصلہ بہی نہو اور مرد مقدم بہی نہو تو بنا بر
قول اکثر قدما کے حرام ہے اور دونو کی نماز درصورت اقتران باطل ہے اور اگر
ایک کی نماز کو تقدم ہو تو دوسرے شخص کی نماز باطل ہوگی خواہ محرم ہو خواہ
غیر محرم ہو اور بعض علما مکروہ جانتے ہین اور رعایت قول اول کی احوط ہے
اور اگر فاصلہ دس ہاتھہ کا ہو یا مرد آگے ہو اور عورت اوسکے پیچہے یا کوئی چیز مثل
دیوار یا پردہ حائل ہو تو کراہت یا حرمت کا احتمال نہین لیکن اگر ایسے مکانمین ہو
کہ فاصلہ دس ہاتھہ کا متصور نہو اور کوئی ایسی چیز بہی نہو کہ اوسکو حائل کرے اور
نہ مرد آگے اوسکے بسبب تنگی کے نماز پڑہ سکے پس اگر وقت تنگ ہو تو حرمت
اور کراہت جو کچھہ کہ ہو علی الظاہر زائل ہوگی اور احوط یہ ہے کہ بہر دونو اعادہ
کرلین اور اگر وقت وسیع ہو تو پہلے مرد نماز کو ادا کرے اور بعد اوسکے عورت اگر
ملک مکانمین دونو مساوی ہون اور اگر ملک عورت کی ہو تو بدون اوسکی اجازتکے

مرد پہلی نماز نہ پڑہیگا اور مردونکو سنت ہی کہ نماز فریضہ کو مسجد وںمین بجا لائین
اور عورتونکے لیے اولی یہ ہی کہ نماز کو گھر مین ادا کرین خواہ واجب ہو خواہ سنت
اور مکروہ ہی نماز پڑہنا بنا بر مذہب مشہور کے حمام اور مقابر مین اور اوس مکانمین
مصلی کو نماز پڑہنا مکروہ ہی کہ شراب یا اور نشہ کی چیز ہو یا آگ اوسکے آتش یا چراغ
روشن ہو یا کوئی تصویر ہو یا مصحف کہلا ہوا ہو اور اگر کسی چیز کو آگے رکھ لے
کہ حائل ہو اگرچہ کوئی چوب یا کلاہ ہو بنا بر مشہور کے کراہت جاتی رہیگی تیسرے
لباس اور فرش کا مباح ہونا ہے کسواسطے کہ مال غیر مین تصرف روا نہین اور
اسیطرح سے لباس اور بدن کا پاک ہونا شرط ہی کہ نجس بدن اور نجس لباس سے
نماز صحیح نہین لیکن خون کمتر مقدار درہم سے معاف ہی اگر لباس مین ہو اور بدنمین
اگر بقدر نخود ہو تو ظاہرا معاف ہی نہ زیادہ اوس سے بشرطیکہ وہ خون غیر معفو نجس العین
یعنی سگ و خوک و کافر اور غیر دماء ثلثہ ہو اور اسیطرح نجاست اوس کپڑیکی بہی
کہ جو ساتر عورتین نہو معاف ہی علی الاشہر اور اگر پاک کرین مہما امکن تو احوط ہوگا
چوتھی عورتین کا چھپانا ہی لیکن اگر ظاہر ہو اور نہ جانتا ہو مثل اسکے کہ لنگی یا پائجامہ
پہنا ہو اور اوس شخص کو اصلا خبر نہو تو نماز مین کچھ خلل نہین خواہ تمام نمازمین
اتفاق ہو یا بعض مین اور اسیطرح سے اگر بے اختیار اوسکی عورت کہل جاے
اور بدون فعل کثیر کے اوسکو چھپا لے تو اس صورت مین بہی نماز مین خلل ہونا ثابت
نہین ہے لکن احتیاط یہ ہی کہ اعادہ کرین اور اگر چھپانا بہول گیا ہو تو احتمال بطلان نماز کا ہی
خواہ تمام نماز مین بہولا ہو یا بعض مین پس وقت مین اعادہ اور خارج وقت مین
قضا لازم ہی بنا بر قول احوط کے مگر عورتونکو تمام بدن کا چھپانا واجب ہے سواے منہ کے
جسقدر کہ وضو مین دہویا جاتا ہی اور دونو ہاتھونکے گٹے تک اور دونو پاؤنکے گٹے تک
بلکہ احتیاط یہ ہی کہ سواے منہ کے کچھ نہ کہلا ہو اور سر کے بالون کا بہی چھپانا لازم ہی الا کنیز اور

دختر غیر بالغہ کو موے سر کا چھپانا درکار نہین فقط بدن کا چھپانا کافی ہی پس
اگر ایسا باریک کپڑا ہو کہ بدن نمایان ہوتا ہو تو نماز باطل ہے لیکن جسوقت کہ مصلی کو
کوئی چیز بہم نہ پہونچی کہ اپنی بدن کو چھپاے تو ناچار نماز کو برہنہ بجالاے اور واسطے
رکوع اور سجدون کی اشارہ کرے پس اگر ایسا مقام ہو کہ ناظر سے ایمن ہی تو نماز کو کھڑی
ہو کی ادا کرنا ضرور ہی والا بیٹھ کے مگر اپنی بدن کو ہاتھ سے چھپاے اور اعادہ نماز بعد زوال
عذر احوط ہی پانچوین نیت ہی کہ انشاء اللہ آگے اسکا بالتفصیل بیان ہوگا چھٹی
اوس چیز پر سجدہ کرنا ہی کہ جسپہ جائز ہی مثل زمین کے یا جو چیز کہ اوس سے پیدا ہو بشرط اسکی
کہ عادت مین کہاتی اور پہنتی نہ ہون اور طلا اور نقرہ اور عقیق اور جواہر پر سجدہ درست
نہین اور اسیطرح جیسے گچ اور چونہ اور خشت پختہ پر بہی بنا بر قول احوط کی درست نہین
لیکن سنگ غیر معدنی پر درست ہی اور اسیطرح جیسے چوب صندل پر بنا بر مشہور
سجدہ جائز ہی اور یہ قول بظاہر قوت رکہتا ہی اور کاغذ پر بہی درست ہی لکن احوط یہ ہے
کہ جب معلوم ہو کہ اصل اوسکی وہ چیز ہی کہ جسپر سجدہ درست ہی تو سجدہ کری اور کاغذ
اناردار نہو اور احوط یہ ہی کہ لکہا ہوا بہی نہو اور بعض علمانے باوصف انارکی سجدہ کو
تجویز کیا ہی اور یہ مشکل ہے پس جسوقت واسطے سجدہ کی مضطر ہو تو جو چیز کہ زمین
پیدا ہوئی ہو اوسپر سجدہ درست ہی اگرچہ کہاتی اور پہنتی [illegible] مین
اختلاف ہی مثل روئی کے کہ بالفعل پہنی نہین [illegible] بعد [illegible] اور پہنی کے اوسے
پہن سکتی ہین تو وہ مقدم ہی اور اگر یہ بہی میسر نہو تو اپنے کپڑے پر سجدہ کری اور اگر
یہ بہی ممکن نہو تو سجدہ پشت دست پر کر سکتا ہی لیکن بعد زوال عذر احتیاطاً
نماز کا اعادہ کری اور اگر کوئی شخص نماز مین مشغول ہو اور واسطے سجدہ کے پتہ
آگے رکہے اور وہ ہوا سے اوڑ جاے پس اگر وقت تنگ ہو اور کوئی چیز نہ ملے کہ جسپہ
سجدہ درست ہوتا ہی مگر فعل کثیر سے کہ منافی نماز کا ہی تو ناچار حال اضطرار مین یہ بہی

کہ پہر سجدہ کر سکتا ہی اور اگر وقت وسیع ہو تو بعد تحصیل سہو دعلیہ کے نماز کا
احتیاطاً اعادہ کرے ساتوین وقت کا داخل ہونا ہی پس جب تک کہ یقین
داخل ہونے وقت کا نہو تو نماز کو نہین پڑہ سکتا ہی اگر یقین حاصل کر سکتا ہو
اور اگر بسبب ابر یا اور کسی مانع کے سبیل علم و یقین کی مسدود ہو تو گمان پر
عمل کر سکتا ہی پس قبل وقت کی نماز صحیح نہین خواہ تمام نماز خارج وقت مین واقع
ہوئی ہو یا کچہہ وقت اور کچہہ غیر وقت مین مگر اوس صورت مین کہ یقین وقت کا حاصل نہو
اور گمان غالب بہم پہنچا کر نماز مین مشغول ہو اور بعد نماز کے معلوم ہو کہ وقت نماز کا تہا
پس اگر اثناے نماز مین وقت داخل ہوا ہو تو بنا بر مشہور کے نماز صحیح ہی لکن احوط یہ ہی
کہ اعادہ کرے اور اگر تمام نماز خارج وقت مین ہوئی ہو تو اعادہ لازم ہی پس مخفی نرہے
کہ وقت نماز صبح کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہی بنا بر قول مشہور کے اور یہ قول
بظاہر قوت رکہتا ہی لیکن اگر حمرت مشرقیہ ظاہر ہوگئی ہو تو احوط یہ ہی کہ اوس وقت فریضہ
صبح بہ نیت وجوب و قربت بجا لاوے اور تعیین ادا یا قضا نکرے واللہ یعلم اور وقت نماز ظہر کا
اول زوال آفتاب سے عصر [illegible] رکعت [illegible] ہی اور مراد زوال آفتاب سے دوپہر کا
ڈہلنا ہی اور وقت نماز عصر کا بعد ظہر کے [illegible] غروب آفتاب تک پس معلوم ہو کہ بقدر چار رکعت
کے اول زوال سے مخصوص وقت ظہر کا ہی اور بقدر چار رکعت قبل غروب آفتاب کے خاص
وقت عصر کا ہی اور درمیانی وقت دونو کا مشترک ہی اور وقت نماز مغرب کا بعد
تعیین غروب آفتاب کے ہی اور انتظار زوال سرخی مشرقی کا احوط بلکہ لازم ہی اور
وقت نماز عشا کا بعد مغرب کے نصف شب تک پس معلوم ہو کہ بقدر تین رکعت کے
اول غروب سے مخصوص وقت مغرب کا ہی اور جسقدر وقت کہ نصف شب مین [illegible] وقت چار رکعت کا
بچے تو وہ وقت مخصوص عشا کا ہی اور درمیانی وقت دونو کا مشترک ہی اور اگر وقت
پانچ رکعت کا ہو تو پہلے نماز مغرب پڑہے [illegible] لازم [illegible] بعد اوسکے عشا اگرچہ عشا کی

استعمال [illegible] نماز اور غیر نماز [illegible] دونوں میں درست ہے بشرطیکہ اس کے کرنے میں اوسپر [illegible]
استہلاک غیر ریشم کی محض ریشمی نہیں اور فرش ریشمین کا مضائقہ نہیں دوسرے
طلائی لباس ہے کہ نماز مردونکی [illegible] میں بہی صحیح نہیں بلکہ استعمال اسکا بہی حرام ہے اگرچہ
غیر نماز میں ہو لیکن اشرفی یا کسی زیور طلائی کو کمر یا جیب مین رکہنا قباحت نہیں
اور ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ اوس جہت سے نماز صحیح نہیں کہ پشت پا کو ڈہانپے اور ٹخنوں کو چہپاے
[illegible] اور [illegible] احتیاط [illegible] میں کوئی حدیث صریح نظر سے نہیں گذری اور
[illegible] نے نعل [illegible] کی منع کی تصریح کی ہے مگر نعل عربی پہن کے نماز پڑہنا سنت ہے
[illegible] مشہور ہے اور [illegible] لباس سے نماز مکروہ ہے سوا عمامہ اور ردا اور موزہ کے اور اسیطرح سے
اور [illegible] نگین کپڑے [illegible] کراہت ہے جب [illegible] شوخ ہو خصوصًا جب بہت سرخ ہو
[illegible] کپڑے مین بہی کراہت ہے [illegible] تصویر ذی روح کی ہو اور اسیطرح سے
وہ انگوٹھی [illegible] تصویر نما ہو اور احتیاط ترک مین ہے
تیسرے کہال میتہ کی ہے کہ نماز [illegible] اسسے صحیح نہین اگرچہ پکا ہے
[illegible] کی ہو لیکن اوسکی بال [illegible] مضائقہ نہیں اگر میتہ جانور حلال ہے
اور اوسکو [illegible] کرتا ہو اور اگرچہ [illegible] اور اسیطرحسے وہ
پوست [illegible] کہال ہے کہ کافر [illegible] ہو اور نہ جانتا ہو کہ میتہ کی ہے یا ذبیحہ کی تو حکم اوسکا
بہی میتہ کا [illegible] اگرچہ [illegible] میتہ کا حاصل نہو اور اسیطرح سے وہ چمڑا کہ مشکوک ہو
کہ اوسکو [illegible] شخص [illegible] ہو اور [illegible] آگاہ نہو تو اوسکا بہی استعمال
نکرے مگر یہ کہ اگر [illegible] ہو اور جلد میتہ ہونا اوسکا
[illegible] استعمال جائز ہے اور اسیطرح اگر مسلم سے یا بلد
مسلمین سے [illegible] ہو کر [illegible] جلد میتہ [illegible] پاک جانتے ہیں
[illegible] حیوان حرام گوشت کی کہال ہے کہ نماز اوس

بہ صحیح نہین لیکن غیر نماز مین استعمال اوسکا ضایقہ نہین کہ باشرطیکہ اوسکو
ذبح کیا ہو اور وہ قابلیت ذبح اور شکار کی بہی شرعاً رکہتا ہو مثل شیر کے یا اگر شیر
پاسے اور اوسکو ذبح کرے بطور شرع کی تو کہال اور گوشت اور چربی اوسکی پاک ہوجاتی ہے
علی الظاہر اور اگر کہال اوسکی دباغت کرکے استعمال کرے تو احوط ہے لیکن پہنکے
اوسکو نماز نہین پڑہ سکتا ہے پانچوین حیوان حرام گوشت کے بال اور رونگٹی مین
کہ نماز انسے بہی صحیح نہین اور استخوان حرام گوشت سے بہی اجتناب احوط ہے
ہان اگر بال یا ناخن اپنی یا اور کسی مسلم کی کپڑے مین لگے ہون تو احتراز لازم نہین چہٹی
نجس لباس کہ نماز اسمین بہی صحیح نہین خواہ شراب سے نجس ہو خواہ خون سے یا اور
کسی نجاست سے ہان لباس مین اگر خون درہم بغلی سے کم ہو سواے خون حیض و نفاس
اور استحاضہ کے اور سواے خون نجس العین مثل سگ و خوک اور کافر کے تو نماز مین
معاف ہوگا جیسا کہ قبل اسکے مذکور ہوا اور جو لباس کہ نجاست اوسکی معاف
نہین پس اگر اوسکی نجاست سے اطلاع نہو اور بعد نماز کے کپڑے یا بدن پر پاے پس اگر
وقت نماز کا گذر گیا ہے تو قضا اوس نماز کا واجب نہین ہے اور اگر وقت باقی ہے تو اعادہ
نماز احوط ہے لیکن اگر قبل نماز کے شک ہوے وقوع نجاست مین اور یہ شخص
اہمال اور سستی کرے اور بعد نماز کے یقین ہو جاوے کہ نجس تہا تو اعادہ کرے اور
اگر وقت باقی نہو تو قضا کرے اور اگر اثناے نماز مین دیکہے تو احتیاط یہ ہے کہ اوس
کپڑے کو پہینکدے اگر دوسرا میسر ہو یا آب کثیر مین غوطہ دے اگر ممکن ہو بشرطیکہ
کہ باعث فعل کثیر اور منافی صلوٰۃ کا نہو اور نماز کو تمام کرے اور احتیاطاً پہر اعادہ
کرے اور اگر تبدیل اور تطہیر ممکن نہو تو نماز کو قطع کرے اور دوبارہ بجا لاوے اور اگر
بہول گیا ہو اور نماز مین یاد آوے تو نماز کو توڑ ڈالے اور پہر سے شروع کرے
اور اگر بعد نماز کے یاد آیا ہو تو اوس نماز کو اعادہ کرے خواہ وقت ہو خواہ نہو بنا بر

قول احوط کو اور اگر نجاست خون کی کمتر درہم بغلی سے ہو تو معاف ہے اور نماز مین کچھ
خلل نہین مگر مقدار درہم مین اختلاف ہے پس بعض عالمون نے بقدر پور بالا انگوٹھی
فرمایا ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ بقدر پور بالا انگشت درمیانی کے اور بعضونکی کلام سے ظاہر
ہوتا ہے کہ برابر بند انگشت سبابہ کے ہے جو ابہام سے متصل ہے اور بعضونکے نزدیک بقدر
گودال کف دست کے پس اگر بند سبابہ سے بھی کم ہو تو بلاشبہہ معاف ہے اگر برابر اسکے ہو اور اگر
بند مین ہو تو بقدر نخود کے یعنی چنے کے برابر علی الظاہر معاف ہے اور اگر بقدر درہم کے ہو تو اوسکے
معاف ہونیمین خلاف ہے اور دہونا اوسکا احوط بلکہ اظہر ہے اور زیادہ کا دہونا واجب ہے
باتفاق علما اور اسیطرح سے اگر نجس وہ کپڑا ہو کہ ساتر عورتین نہو سکے مثل ٹوپی اور
[illegible] اور جراب نجس کے تو بہی معاف ہے بشرطیکہ اپنے محل پر ہو یعنی جس عضو مین
اونکو پہنتے ہین اوسی جگہہ ہو نہ اور کسی مقام پر اور خشک ہون اور [illegible]
کے نہون اور بعض علما نے عموماً اتفاق کیا ہے اور اسیطرح سے نجس لباس اوس
عورت کا بہی معاف ہے کہ بچہ کو پرورش کرتی ہو بشرط اسکے کہ وہ نجاست سوائے
پیشاب بچہ کے اور کوئی نہو اور سوا اوس کپڑے کے دوسرا بہی ممکن نہو پس ہر روز
ایک مرتبہ اوسے دہو ڈالے اگرچہ پہر نجس ہو جاے ساتوین غیر شخص کا کپڑا ہے کہ نماز اس سے
بہی صحیح نہین جبتک کہ واسطے نماز کے اجازت اوسکے کسی قرینہ یا شاہد حال سے
معلوم نہو آٹھوین غصبی کپڑا ہے کہ نماز اس سے بہی صحیح نہین خواہ غاصب ہو خواہ
غیر غاصب لیکن اگر اذن مالک حاصل ہو تو قباحت نہین مطلب تیسرا
نماز واجب مین ہے اور نماز واجب کئی ہین پہلی نماز یومیہ پنجگانہ کہ یہ ہر مکلف پر واجب
ہے پس وہ ہر شبانہ روز مین پانچ نمازین ہین کہ اونکی سترہ رکعتین ہوتی ہین چنانچہ
صبح کی دو رکعت اور ظہر اور عصر اور عشا کی چار چار اور مغرب کی تین ہین
[illegible] ہر چہار رکعتی نمازنکی دو رکعتین ساقط ہو جاتی ہین اور نافلہ

ظہرین بھی ساقط ہی اور نماز نافلہ شب کی باقی رہتی ہی مگر نافلہ عشا مین کلام ہے
اور بنابر مشہور کے یہ بھی ساقط اور رکعتین نوافل کی فریضہ سی دو چند ہین
پس وہ چونتیس ۳۴ رکعتین ہین بنابر مشہور کے ازانجملہ قبل فریضہ صبح کی دو رکعتین
ہین اور قبل ظہر کے آٹھہ اور قبل عصر کے بھی آٹھہ اور بعد مغرب کی چار اور بعد
عشا کی دو کہ ان دونو رکعتونکو بیٹھکر پڑہتی ہین اور حساب مین ایک رکعت ہوتی ہی اور
اوسکو وتیرہ کہتی ہین اور نافلہ شب کی گیارہ رکعتین ہین کہ آٹھہ مین سی دو شفع اور
ایک وتر کی ہی پس یہ سب فریضہ اور نوافل ملاکے اکاون رکعتین ہوتی ہین
اور نوافل کی دو دو [illegible] ہین کہ ہر دوسری رکعت مین ایک تشہد اور سلام ہے
[illegible] کی ایک رکعت ہی دوسری نماز جمعہ ہے کہ غیبت امام علیہ السّلام مین اسکی
وجوب مین [illegible] وقت کہ شرائط جمعہ کی پائی جائین تو بعضی علما
واجب تخییری [illegible] بعضی واجب عینی [illegible] نہین جانتی لیکن
حضور امام مین تو یقینی واجب عینی تہی اور غیبت مین قول بوجوب تخییری
خالی رجحان سی نہین مگر بعد نماز جمعہ کے نماز ظہر احتیاطاً پڑہ لے بنابر رعایت
قول اون عالمونکی کہ جو جائز نہین جانتی اور اول وقت نماز جمعہ کا زوال آفتاب ہی
اور ممتد ہونا وقت کا یہانتک کہ غروب آفتاب مین چار رکعت کا وقت باقی
رہی محتمل ہے مگر احتیاط یہ ہی کہ بمجرد زوال کے شروع کری اور تاخیر نکری وھو العالم
تیسری نماز عید رمضان اور عید قربان ہے کہ غیبت امام علیہ السلام مین انکی بھی
وجوب مین اختلاف ہی اور ظاہر اجسوقت کہ شرطین جماعت نماز عید کی موجود
ہو تو وجوب خالی رجحان سی نہین پس مخفی نرہی کہ وقت ان دونو کا طلوع
آفتاب سی زوال تک ہی بنابر مشہور کے اور یہ دو رکعت ہین اور ترکیب اسکی یہ ہے
کہ بعد نیت کی تکبیرة الاحرام یعنی اللہ اکبر کہہ کی حمد پڑہی اور بعد اسکے ایک مرتبہ کوئی

اور سورہ پڑہے اور افضل ہے کہ سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا پڑہے اور بعد اسکے اللہ اکبر
کہکے قنوت پڑہے پس اسیطرح سے پانچ مرتبہ قنوت کو پڑہے اور ہر قنوت کی پہلے تکبیر
بہی کہے اور بعد پانچوین قنوت کی اللہ اکبر کہکے رکوع مین جائے اور بعد رکوع کو سیدہا
کھڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور سجدہ مین جاوے اور بعد سجدہ اول کے
سر اوٹہا کر قدرے بیٹہے اور پہر دوسرے سجدہ مین جاوے اور بعد سجدہ دوسرے کے سیدہا ہو کر
ایک لحظہ بیٹہ جاوے کہ اسکو جلسہ استراحت کہتے ہین اور بعد اسکے دوسری رکعت کیلئے
اوٹہے اور سیدہا کھڑا ہو اور اسیطرح سے اوسکو بہی عمل مین لاوے اور دوسری رکعت مین
بعد حمد کے ایک مرتبہ سورہ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کو پڑہے اور بعض روایات
ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے رکعت اولی مین سورہ اعلی اور ثانیہ مین وَالشَّمْسِ
پڑہے اور چاہئے کہ [illegible] پڑہے اور بعد دوسرے سجدہ کی آرام اور اطمینان سے بیٹہ کے تشہد
اور سلام کو بجا لاوے اور [illegible] فارغ ہو اور صورت قنوت کی یہ ہے اَللّٰهُمَّ
اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ
وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِىْ
جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ ذُخْرًا وَكَرَامَةً وَشَرَفًا وَمَزِيْدًا
اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ
فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِىْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ
مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ چوتھی نماز
[illegible] اور سورج گہن کی [illegible] یہ بہی واجب ہے پس جسوقت کہ گہن شروع ہو
[illegible] اور احتیاط یہ ہے کہ اسکے شروع ہونے پاوے کہ نماز کو بجا لاوے

اور اگر وقت وسیع ہو تو نماز کا طول دینا اور سورہ طویل پڑہنا اور پہر نماز کا اعادہ کرنا
سنت ہی جبتک کہ گہن لگتا جاتا ہی وقت مین وسعت باقی ہی اور جسوقت کہ چہوٹنا
شروع ہو تو نزدیک بعضی عالمونکی وقت جاتا رہتا ہی لیکن بعد تمام انجلاکی وقت کا
فوت ہونے مین کچہہ خلاف نہین پس بعد منجلی ہو جانیکے قضا بہی لازم ہوتی ہی اگر عمداً ترک
کی ہو اور اگر بسبب عدم علم کی ترک ہوئی ہو اور معلوم ہو کہ تمام قرص کو گہن نہوا
تو پہر قضا کی حاجت نہین اگرچہ قضا احوط ہی اور اسیطرح سے نماز زلزلہ اور آندہی سرخ
اور سیاہ کی بہی واجب ہی اور اسمین تاخیر روا نہین اور اگر تاخیر کری تو گنہگار ہوتا ہی
اور قضا لازم ہی بنابر قول احوط کی مگر جب علم حاصل نہو تو قضا ثابت نہین ہے
لکن احوط ہی اور نماز زلزلہ کی قضا نہین ہوتی بلکہ تمام عمر تک ادا ہی بنابر مشہور کی
اگرچہ در صورت تاخیر عمداً و اختیاراً گنہگار ہوگا اور احوط یہ ہی کہ بعد برطرف ہونی زلزلہ کی
بہ نیت قربت پڑہی اور ادا اور قضا کی نیت کچہہ نکری اور اگر وقت نماز حاضرہ یومیہ کا
تنگ ہو خواہ نماز آیات ادا ہو خواہ قضا تو پہلی نماز یومیہ کو بجا لاوی اور بعد اسکے نماز
آیات کو پس معلوم ہو کہ نماز آیات کی دو رکعتین ہین کہ ہر رکعت مین پانچ پانچ
رکوع ہین اور ترکیب اسکی یہ ہی کہ بعد نیت کی تکبیرۃ الاحرام کہکے حمد اور ایک سورہ تمام
پڑہی اور بعد اسکے رکوع مین جاوی اور رکوع سی سر اوٹہاکی سیدہا کہڑا ہو اور فقط تکبیر کہکے
اور پہر حمد اور ایک سورہ پڑہی خواہ وہی سورہ ہو خواہ دوسرا اور بعد اسکے قنوت پڑہکے
اور رکوع مین جاوے پس اسیطرح سے پانچ رکوع بجا لاوی اور ہر دوسری رکوع کی قبل قنوت
پڑہی اور بعد پانچوین رکوع کی سیدہا کہڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہکے سجدہ مین جاوی
اور سجدہ اول سے سر اوٹہا کر قدری بیٹہے اور پہر دوسری سجدہ مین جاوی اور بعد دوسری
سجدہ کی اندک بیٹہہ کر سیدہا کہڑا ہو اور پہر اسیطرح سے دوسری رکعت کو بہی عمل مین
لاوے اور بعد دوسری سجدہ کی تشہد اور سلام کہکے نماز سی فارغ ہو بلکہ یہ بہی ہو سکتا ہی

کہ بعد حمد کو ایک سورہ کی آیات کو پانچ حصہ کرے اور ہر ایک کو قبل ہر رکوع کی پڑہے
اور اس صورت مین پہر حمد پڑہنا ضرور نہین لکن اور کسی امر مین فرق نہین ہے
یعنی جسطرح قنوت وغیرہ صورت اولی مین بجالانا چاہئے اوسیطرح اس صورت مین
اور اسیطرح دوسری رکعت کو بجالاوے یعنی حمد پڑہے تمام اور اوسکی بعد ایک آیت
کسی سورہ مین سے پڑہے بدستور رکعت اولی لیکن نماز پڑہنا بطریق اول یعنی ہر رکوع کی
پہلے حمد اور سورہ کامل پڑہنا افضل ہے بلکہ وسعت وقت مین جہانتک احوط ہوگا
اور قنوت اس نماز مین پانچ ہین پس پہلی رکعت مین دو ہین ایک قبل دوسری رکوع کی
دوسرا قبل چوتہی رکوع کی اور دوسری رکعت مین تین ہین ایک قبل پہلے رکوع کی
اور دوسرا قبل تیسرے رکوع کی اور تیسرا قبل پانچوین رکوع کی پانچوین نماز نذر و عہد ہے
کہ یہی واجب ہے جب اپنی اوپر صیغہ نذر اور عہد سے واجب کرے پس مخفی نرہے کہ صیغہ
نذر کا عربی مین مثل اسکی ہے کہ کہے لِلّٰہِ عَلَیَّ اِنْ حَصَلَ مَطْلُوبِیْ اَنْ اُصَلِّیَ
رَکْعَتَیْنِ اور اگر عربی اسکی نجانتا ہو تو زبان ہندی مین یون کہے کہ اگر فلان مطلب
میرا حاصل ہو جاے تو واسطے خدا کی دو رکعت نماز کی پڑہونگا اور اسیطرح سے اگر روزہ کی
نذر کرے یا راہ خدا مین کچہہ دینے کی نذر کرے تو واجب ہوتا ہے اور اگر عہد کرے تو اوسکا بہی
صیغہ عربی مین اسطرح سے کہے عَاهَدْتُ اللّٰهَ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ اور اوسکی بہی
عربی نہ جانتا ہو تو ہندی مین کہے کہ عہد کیا مینے خدا سے کہ اگر فلان مطلب میرا حاصل
ہو جاے تو دو رکعت نماز کی پڑہون یاد نہ رہے موافق ... اسی صورت مین
اوسکو وفا کرنا لازم ہے چھٹی نماز قسم ہے کہ یہ بہی واجب ہے جسوقت عربی مین قسم کہاوے
وَاللّٰهِ لَاُصَلِّیَنَّ رَکْعَتَیْنِ تو دو رکعت نماز کی واجب ہوگی اور اگر ہندی مین
کہے کہ قسم خدا کی دو رکعت نماز پڑہونگا تو بہی نماز واجب ہوجائیگی ساتوین نماز
طواف ہے کہ یہ بہی واجب ہے اگر طواف واجبی ہو آٹھوین نماز اجارہ ہے کہ یہ بہی واجب ہے

جسوقت اجداد لینے سے اپنے اوپر واجب کرے تو نفین وہ نماز ہی کہ باپ سے قضا ہو تو بعد
اوسکے انتقال کے پسر کلان پر واجب ہے کہ اوسکو ادا کرے لیکن اسمین کچھ شروط ہین کہ کتب
مبسوطہ مین مفصل ہین دسوین نماز میت ہے کہ یہ بھی واجب ہے اگر میت کا سن چھہ برس سے
کم نہو پس بعد غسل و کفن کے اوسپر نماز پڑھے اور اس نماز مین وضو اور غسل شرط نہین
اگرچہ بہتر ہے اور تیمم بھی بلا عذر ہو سکتا ہے بلکہ لباس اور بدن کا بھی پاک ہونا ثابت
نہین ہے اور بعضے عالم ضرور جانتے ہین تو پاک کرنے مین احتیاط ہے اور ترکیب اس نماز کی یہ ہے
کہ جنازہ کو اپنے سامنے قبلہ کیطرف رکھدے اسطرح جسکے سر میت کا دہنی طرف ہو نماز پڑھنے والیکی
اور اوسکی کمر کے برابر کھڑا ہو اگر جنازہ مرد کا ہو اور اگر جنازہ عورت کا ہو تو محاذی سینہ کے
نماز پڑھے پیش نماز ہو خواہ منفرد اور بعد اسکے نماز مین مشغول ہو اور اس نماز مین واسطے
جنازہ مومن کے پانچ تکبیرین واجب ہین پس بعد نیت کے بقصد وجوب اللہ اکبر کہے اور
بعد اسکے شہادتین پڑھے اور طریقہ مختصر یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور موافق منقول کے شہادتین کو طول دے تو یہ بہتر ہے
اور پھر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے درود کہے یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اور پھر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے واسطے مغفرت مومنین کے دعا کرے اس طریقہ سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور پھر اللہ اکبر کہے اور بعد اسکے میت کے لیے دعا کرے
اسطرح سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ اور پھر اللہ اکبر کہکے فارغ ہو پس اسقدر
کافی ہے لیکن انکا طول سے پڑھنا بہتر ہے اور اس نماز کی دعائین اور اذکار کئی طرح سے
حدیثون مین حضرت سے منقول ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ بعد تکبیر اول کے اسطرح سے کہے
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ اور دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہکے اسکو پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَمَا بَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اور اللہ اکبر کہکر اسکو پڑہے اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاۤءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ
الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور پہر اللہ اکبر کہکر اسکو پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ
وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِسَرِيْرَتِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ
كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِیْ
اَعْلٰی عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور پہر اللہ اکبر کہکر فارغ ہو
اور یہ صورت واسطے میت مرد کے ہے اور اگر میت عورت ہو تو بعد چوتہی تکبیر کے
اسکو پڑہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ
نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا
خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرِيْرَتِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ
فِیْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا
وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهَا
فِی الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور اگر ایک نماز میں دو جنازہ شریک کریں پس اگر دونو مرد کے ہوں یا ایک مرد کا

اور ایک عورت کا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ
ھٰذِہٖ عَبْدَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ
مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھَا مِنَّا
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ
عَنْھَا وَاغْفِرْ لَھَا وَاجْعَلْھَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ
عَلٰی اَھْلِھَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور اگر جنازہ دو نو عورتونکی ہوں اور نماز مشترک پڑھے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا
اسطرح سے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھَاتَیْنِ اَمَتَاکَ وَابْنَتَا عَبْدَیْکَ وَابْنَتَا اَمَتَیْکَ
نَزَلَتَا بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمَا اِلَّا خَیْرًا
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتَا مُحْسِنَتَیْنِ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمَا
وَاِنْ کَانَتَا مُسِیْئَتَیْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمَا وَاغْفِرْ لَھُمَا وَاجْعَلْھُمَا عِنْدَکَ
فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمَا بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر جنازہ بہت سے جمع ہوں مردونکے یا مختلف کچھ مردونکے
اور کچھ عورتونکے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا کو صیغہ جمع مذکر سے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ
ھٰؤُلَاءِ عَبِیْدُکَ وَابْنَاءُ عَبِیْدِکَ وَاِمَائِکَ نَزَلُوْا بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ
مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمْ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمْ مِنَّا
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانُوْا مُحْسِنِیْنَ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمْ وَاِنْ کَانُوْا مُسِیْئِیْنَ فَتَجَاوَزْ
عَنْھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَاجْعَلْھُمْ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی
اَھْلِھِمْ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر سب جنازہ
عورتونکے ہوں تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ
اِمَائُکَ وَبَنَاتُ عَبِیْدِکَ وَاِمَائِکَ نَزَلْنَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ

بہ اللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُنَّ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِنَّ
مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنَّ مُحْسِنَاتٍ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِنَّ وَاِنْ کُنَّ مُسِیْئَاتٍ
فَتَجَاوَزْ عَنْھُنَّ وَاغْفِرْ لَھُنَّ وَاجْعَلْھُنَّ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ
وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِنَّ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُنَّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ اور اگر جنازہ لڑکے کا ہو اور سن اوسکا چھہ برس سے کم نہو اور حد
بلوغ کو نہ پہونچا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور اسیطرح سے اگر جنازہ لڑکی کا ہو اور
وہ بھی سن بلوغ کو نہ پہونچی ہو تو دعا اس طور سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لِاَبَوَیْھَا
وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور اگر جنازہ ایسے شخص کا ہو کہ ضعیف العقل ہو
اور مذہب حق و باطل مین تمیز نکرے اور اسی سبب سے سنیون اور شیعون سے
عناد نرکھتا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑہے خواہ میت مرد ہو خواہ عورت
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ
اور اگر میت کا مذہب معلوم نہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑہے خواہ میت مرد ہو
خواہ عورت اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْیَیْتَھَا وَاَنْتَ اَمَتَّھَا اَللّٰھُمَّ
وَلِّھَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْھَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ اور اگر جنازہ خلاف مذہب یعنی
سنی کا ہو اور بضرورت نماز کا اتفاق ہو تو اوسکے لیے چار تکبیرین ہین بعد چوتھی
تکبیر کے آہستہ سے یہ کہے اَللّٰھُمَّ اخْزِ عَبْدَکَ فِیْ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِہٖ
حَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اَذِقْہُ اَشَدَّ عَذَابِکَ فَاِنَّہٗ یُوَالِیْ اَعْدَائَکَ
وَیُعَادِیْ اَوْلِیَائَکَ وَیُبْغِضُ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اور اسیطرح سے اگر جنازہ عورت سنی کا ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اخْزِ
اَمَتَکَ فِیْ اِمَائِکَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِھَا حَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اَذِقْھَا اَشَدَّ

عَذَابِكَ فَاِنَّهُمْ تُوَالِي اَعْدَائَكَ وَتُعَادِي اَوْلِيَائَكَ وَتُبْغِضُ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پس نماز سے فارغ ہو

مطلب چوتھا اذان اور اقامت کی احکام مین ہے پس معلوم ہو کہ اذان کی اٹھارہ فصلین ہین بنابر فتوی اور مشہور کے چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور دو مرتبہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ اور دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اقامت کی سترہ فصلین ہین اول مین دو تکبیرین کم ہوتی ہین اور بعد حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کے دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ زیادہ ہوتا ہے اور آخر سے ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترک ہو جاتا ہے اور ترتیب فصول شرط ہے کہ جسطور بیان ہوئی اوسیطرح سے کہے پس واسطے ہر نماز یومیہ اور نماز جمعہ کے اذان اور اقامت سنت ہے بنابر مشہور کے اور یہ قول ہر چند قوت رکھتا ہے لیکن نماز صبح اور مغرب مین احتیاط یہ ہے کہ اقامت کو ترک نکرے کہ بعض علما واجب جانتے ہین بلکہ اذان کو بھی ترک نکرے اور پیشتر وقت سے اذان صحیح نہین لیکن وقت صبح کیواسطے تنبیہہ غافلون کی اذان کی اجازت ہے اور بعد دخول وقت کے دوبارہ کہنا سنت ہے اور قضا کی نمازونمین ایک مرتبہ اذان اور ہر نماز کے لیے اقامت جتنی نمازین کہ ایک مرتبہ پڑھے کافی ہے اور اگر بعد فاصلہ کے پڑھے تو پہر اول دفعہ مین اذان کہے اور باقی نمازونمین فقط اقامت کہنا کافی ہے اور اگر اذان اور اقامت دونوں کو نہ کہے چونکہ بحسب فتوی کے دونو سنت ہین تو بھی ضایع نہین اگرچہ کہنا افضل ہے اور چاہیے کہ اذان کو باواز بلند اور سہولت سے ٹہر ٹہر کے وقف مین طول دیکے کہے مگر اقامت کو بہ نسبت اذان کے ساتھ آہستگی کو جلد مختصر وقف سے کہے لیکن عورتین اذان اور اقامت دونو کو آہستہ کہین کہ آواز اونکی

نامحرم نہ سنی بلکہ تکبیر اور شہادتین پر اکتفا کر سکتی ہین اور موذن کو دہنی اور بائین التفات کرنا مکروہ ہی مثل سنیونکی اور اشارا اذا مین بات کرنا مکروہ ہی اور اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰهِ کا تیسرا کہنا بدون قصد جزئیت اور بغیر تشریع کی مضایقہ نہین کہ جزو ایمان ہی اور داخل اذان نہین اور اقامت مین بات کرنا کراہت شدید ہی بلکہ بعد قدقامت الصلوٰہ کی حرام ہی بنا بر قول بعض علما کی مگر اسلیے کہ امام کو آگے کرنا یا جماعت کی صفونکو برابر اور سیدہا کرنا منظور ہو تو واسطے اسکے اگر کوئی کلمہ کہی تو قباحت نہین والا اقامت کو دوبارہ کہہ اور چاہیے کہ موذن مسلمان اور عاقل ہو تا اذان اوسکی معتبر ہو اور ان شرطونمین کچہہ خلاف نہین مگر شیعہ اثناعشری ہونا بنا بر قول احوط کی درکار ہے پس واسطے مومنین کے اذان سنیونکی کافی نہین اور بعضی حدیثونمین جو آیا ہی کہ نماز پڑہ تو ساتہہ اذان مخالفین کی تو ظاہرا مراد اس سے یہ ہی کہ وقت عذر کی اگر انکی اذان سے مظنہ وقت کا بہم پہونچی تو نماز پڑہ سکتا ہے بعد اذانکی خود اذان اور اقامت کہی اور سنت ہی کہ موذن ساتہہ طہارت کی رو بقبلہ کھڑا ہوا اور وقت کو بہی پہچانتا ہو اور عادل اور بلند آواز ہو لکن بالغ اور آزاد ہونا کچہہ ضرور نہین اور اکثر علما نی تصریح کی ہی کہ موذن کا مرد ہونا ضرور ہی لیکن واسطے عورتونکی موذن کا مرد ہونا حاجت نہین رکہتا پس عورت کی اذان عورتون کیواسطے کافی ہی جب نماز بجماعت پڑہین اور جسوقت کہ کوئی شخص اذان اور اقامت دونوکو فراموش کری اور نماز مین مشغول ہو اور پیشتر رکوع سی یاد آوی تو اونکی طرف رجوع کرنا سنت ہی اور نماز پہر سر نیسی شروع کری اور اگر عمداً ترک کی ہو تو رجوع درست نہین بنا بر مشہور کی اور ظہر اور عصر کی نماز مین ایک اذان اور دو اقامت پر اکتفا کری اور اسیطرح مغرب اور عشا مین بہی اگر درمیان مین انکی نماز نافلہ نہ کی ہو والا ہر نماز کیلیے اذان اور اقامت دونو کہی اور اگر مسجد مین ایک گروہ نماز بجماعت ادا کری اور بعد اوسکی دوسرا

کروائے اور وہ بھی چاہی کہ نماز بجماعت ادا کری پس اگر جماعت اول سی کوئی صف اپنے
حال پر باقی ہوین یہانتک کہ ایک شخص بھی اپنی جگہہ پر تعقیب اور دعا مین مشغول ہو
تو اذان اور اقامت کی حاجت نہین اور یہی حکم ہی واسطی اوس شخص کے کہ بعد
جماعت کی آوی اور نماز تنہا پڑہی جبتک کہ کوئی تعقیب پڑہنی والا باقی ہو جماعت والسی
اور بعد اذان کی اس دعا کو پڑہنا سنت ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَعَیْشِیْ
قَارًّا وَرِزْقِیْ دَارًّا وَعَمَلِیْ سَارًّا وَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّكَ
مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا مطلب پانچوان افعال نماز مین ہی اور اومین
کئی امر ہین پہلا امر نیت ہی اور مراد نیت سی نماز کا دلمین قصد کرنا ہی اور ادا اور
قضا کا قصد ضرور نہین لیکن اوس صورتمین کہ ظہر ادا اور قضا دونو اوسکی ذمہ ہون
[illegible] ین سی ایک کا تعین کرنا لازم ہی اور اسیطرحسے قصد واجب اور سنت ہے
مثلاً وقت نافلہ فجر اور فریضہ دونو کا موجود ہو پس چاہیی کہ انمین سے بھی ایک کو
تعین کرے اور اگر نافلہ سے فارغ ہوا ہو یا وقت اوسکا باقی نہو تو قصد وجوب کا
کچھ ضرور نہین بلکہ فقط قصد قربت کافی ہی یعنی نماز کرتا ہون قربۃً الی اللّٰہ اور یہ
نہایت سہل ہے لیکن نیت کا ریا سی اور ما نند اوسکی خالص کرنا البتہ مشکل ہے
خداوند عالم شوائب اور اغراض دنیویہ سی عبادات مین محفوظ رکھی دوسرا امر
تکبیرۃ الاحرام ہی پس معلوم ہو کہ تکبیرۃ الاحرام واجب ہے اور ارکان نماز مین سے ہی
اور رکن اوسکو کہتی ہین کہ جسکی ترک سی نماز باطل ہوتی ہی خواہ عمداً ترک ہو خواہ
سہواً پس واجب غیر رکن کا سہواً ترک ہو جانا ضرر نہین رکھتا اور صورت
تکبیرۃ الاحرام کی اللّٰہ اکبر ہی اور اس تکبیر کا باواز بلند کہنا امام کو سنت ہی تاکہ ماموم
مطلع اور آگاہ ہون کہ نماز شروع ہوئی مگر ماموم آہستہ کہی بلکہ ایک روایت مین
وارد ہی کہ ماموم کو لائق اور سزاوار نہین کہ اپنی آواز امام کی کان تک پہونچاوے جو

پڑھنا ہی سوا اس تکبیر کی اور بھی چھ تکبیرین ہین کہ یہ سنت ہین اور انکا آہستہ کہنا
بہتر ہی اگرچہ نماز جہریہ ہو اور سب ملا کی حساب مین سات تکبیرین ہوتی ہین پس
بنابر قول اکثر علما جسکو چاہی تکبیرۃ الاحرام قرار دی لیکن ساتوین تکبیرۃ الاحرام کا
قصد کرنا اولی اور احتیاط ہی اور ہر تکبیر کی لیے ہاتھ دونکو کانونکی لوتک اوٹھانا سنت ہے
مگر ہتھیلیان قبلہ کیطرف ہون اور سر کی بلند کرنا مکروہ ہی بنابر مشہور اور بعض علما حرام
جانتے ہین اور قول مشہور بظاہر قوت رکھتا ہی لکن رعایت قول ثانی کی احوط ہی اور
بعد تکبیرۃ الاحرام کی اس دعا کا بھی پڑھنا سنت ہی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ
اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ
حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تیسرا امر قیام ہی پس قیام ہنگام تکبیرۃ
الاحرام اور وقت پڑھنی حمد اور سورہ کی واجب ہی لیکن دو مقام مین رکن نماز ہے
ایک تکبیرۃ الاحرام مین بنابر قول احوط کی دوسرا متصل رکوع کی کہ اسکے ہی ترک کی
نماز باطل ہوتی ہی اگرچہ فراموش ہو مگر اون دو مقام کی سوا قیام واجب مین سہوًا
خلل کرنا بنابر مشہور کی ضرر نہین کرتا لیکن احوط اعادہ نماز ہی اور مراد قیام سی سیدہا
کہڑا ہونا ہی اور ایک جماعت نی تصریح کی ہی کہ قیام مین گردن جہکا دینا مخل نہین
لکن بہتر یہ ہی کہ گردن بہی نہ جہکاوی اور دونو پاؤن پر کہڑا رہنا واجب ہی اور اگر بوجہ
بدن کا کاہی دہنی پاؤن پر اور کاہی بائین پاؤن پر دے تو بعضی روایات سے جواز
معلوم ہوتا ہی لیکن استقرار یعنی ایک حال پر ثابت رہنا شرط ہی اسطرح سی کہ حرکت
نکری بلکہ اعضاے قیام ساکن رہین اور اگر تہوڑیسی حرکت کری تو قرات مین وقفہ

کرے اور ہلتا نہ رہے اور احوط یہ ہی کہ ایسی چیز پر کہڑا نہ ہو کہ اوسپر پاؤن قائم نہ رہ سکین
مثل برف کی یا مثل اوس روئی کی کہ دہنسکی ہو اور اوسمین پاؤن چلے جاوین اور یہہ بہی
شرط ہی کہ کسی چیز پر سہارا نہ دی مثل دیوار یا عصا کی والا نماز باطل ہوگی لیکن
اوس مریض کو مضایقہ نہین کہ بدون اسکے کہڑا رہنا ممکن نہو سکی بلکہ اس صورت مین
لازم ہی کہ دیوار یا عصا یا کسی شخص کی ہاتہہ پر تکیہ کرکے کہڑا ہو اور اگر اس سے بہی
عاجز ہو تو نماز کو بیٹہہ کے بجالاوے جبتک کہ کھڑے رہنے کی قدرت حاصل نہو
اور اگر حمد یا سورہ پڑہنے مین طاقت بہم پہونچاوے تو کھڑا ہونا ضرور ہے لیکن کھڑے
ہونے مین قرأت نکرے بلکہ بعد کھڑے ہوجانیکے بقیہ حمد اور سورہ کو تمام کرے بنا بر
فتوی اور مشہور کی اور اسیطرح سے بیٹہنے کے بہی کئی مراتب ہین مثل قیام کی پس پہلے
سیدہا بیٹہنا ہی اور اگر اس سے بہی عاجز ہو تو جہکا ہوا بیٹہے اور اگر اس سے بہی عاجز ہو تو
تکیہ لگاکے بیٹہے اور اگر اسکی بہی طاقت نہو اور کسی طور سے بیٹہنا ممکن نہو سکی تو لیٹ کر
دہنی کروٹ سے رو بقبلہ نماز کو ادا کرے والا بائین کروٹ سے رو بقبلہ ہوکے نماز کو بجالاوے
والا چت ہوکے اور پاؤن قبلہ کیطرف کردے اور واسطے رکوع اور سجدونکی اشارہ کرے
اور سجدونکی لئے اشارہ زیادہ کرے تاکہ رکوع اور سجدونمین تمیز حاصل ہو اور احتیاط یہہ ہے
کہ اگر ہو سکی تو سر کو تکیہ پر سے اوٹہاکے سجدگاہ پر رکہے اور اگر نہ ہو سکی تو پیشانی پر سجدگاہ
یا اوس درخت کا پتہ کہ اوسکو کہاتی نہون رکہے اور اگر قیام ہو سکی لیکن واسطے رکوع
اور سجودکی جہکنا نہو سکی یا بیٹہنا ہو سکی اور جہکنا نہو سکی تو بہی چاہیے کہ اسیطرح سے
واسطے رکوع اور سجدونکی اشارہ کرے بشرطیکہ سجدگاہ کو بلند کرکے سجدہ نکر سکے
چوتہا امر حمد اور ایک سورہ پڑہنا اور اوسمین کئی مسئلہ ہین پہلا مسئلہ یہہ ہے
کہ ہر نماز واجب کی رکعتین اولین مین حمد واجب ہی اور اسمین کچہہ خلاف نہین
اور دوسرا سورہ بعد حمد کو واجب ہی علی الاشہر و ہو الاحوط مگر نماز نافلہ مین

فقط حمد پر اکتفا کر سکتا ہی اور دوسرا سورہ درکار نہین خواہ ضرورت ہو خواہ نہو پس
نماز فریضہ مین ترک سورہ بغیر ضرورت کی جائز نہین اور ضرورت مین جائز ہے
خواہ بسبب ناطاقتی بیماری کی ہو یا خوف کی یا تنگی وقت کی یا کوئی حاجت درپیش ہو
کہ اوسکی فوت سے مضرت رکھتا ہو توان سب صورتون مین ظاہرا اشکال نہین
مگر بدون ضرورت اور اضطرار کی اگر سورہ کو عمداً ترک کری تو نماز باطل ہی بنا بر
فتوی اور مشہور کے بلکہ درصورت ضرورت بہی اعادہ احوط ہی اور معلوم ہو
کہ تنگ وقت مین ایسا سورہ طولانی پڑہنا درست نہین کہ بسبب اوسکے
وقت نماز کا فوت ہو جاے اور اگر بسبب نسیان کی ایسا اتفاق ہو تو قبل نصف
سورہ کی دوسری سورہ مختصر کیطرف عدول کرے دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ بسم اللہ
ہر سورہ کا جز ہی سواے سورۂ برات کی اور اسمین بہی کچہہ خلاف نہین پس چاہیے
کہ قبل بسم اللہ کی سورہ کو تعین کری بقصد اوس سورہ کی بسم اللہ کہی اور جسوقت
کہ بقصد سورہ معین کی بسم اللہ کہی پس اگر سورۂ توحید یا قل یا ایہا الکافرون ہو تو اوسکو
تمام کری اور اگر اور سورہ ہو تو اگر نصف تک نہ پہونچا ہو تو عدول کر سکتا ہی بنا بر مشہور
کی اور بعد اسکی محل تامل ہی اور ایک سورہ کو دو رکعتین نماز واحد کی پڑہنا مکروہ ہے
سواے سورۂ توحید کی تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ حمد اور سورہ کا باواز بلند پڑہنا مردون کو
واجب ہے بنا بر فتوی اور مشہور کی صبح کی دونو رکعت مین اور مغرب اور عشا کی پہلی
دو رکعت مین اور باقی رکعتین مین اور نماز ظہر مین آہستہ واجب ہے مگر بسم اللہ کا باواز
بلند کہنا درست ہی بلکہ علامت ایمان کی ہی اور ثواب رکہتا ہی خواہ امام ہو خواہ
منفرد اور تسبیحات کا آہستہ پڑہنا احوط ہی لیکن عورتین مختار ہین مقام جہر مین
خواہ حمد اور سورہ باواز بلند پڑہین خواہ آہستہ اگر آواز اونکی نامحرم نہ سنے والا آہستہ
پڑہنا متعین ہی اور مقام اخفات مین اخفات لازم ہی بنا بر مشہور کی اور ظاہراً نسبت

واخفات مطلقاً احوط ہی چوتہا مسئلہ یہ ہی کہ نماز مین جو کچھ پڑہتا ہی اوسکے حرفونکا ادا کرنا واجب ہے باصحت الفاظ اور اعراب پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ تیسری چوتہی رکعت مین حمد اور تین مرتبہ تسبیحات اربعہ مین مختار ہی کہ جسکو چاہی اختیار کری اور صورت تسبیحات کی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے اور بعد انکی استغفر اللہ کہنا درکار نہین اگرچہ ظاہرا بہتر ہی بلکہ بعضی علما نی فرمایا ہی کہ یہ بہی ہوسکتا ہی کہ اخیر تین کی ایک رکعت مین حمد پڑہی اور دوسری رکعت مین تسبیحات اربعہ اور اگر عدد تسبیحات مین شک کری تو چاہیی کہ اقل پر بنا رکہی اور اگر کسی شخص نے دو رکعتونمین حمد فراموش کی ہو تو آخر کی رکعتونمین حمد کا پڑہنا احتیاط ہی پانچوان امر رکوع کی احکام مین ہے اور اسمین بہی کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ یہ ہی کہ رکوع واجب ہی ہر رکعت مین ایکمرتبہ اور رکن نماز ہی اوسکی عمداً اور سہواً ترک سی نماز باطل ہوتی ہی دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ واسطے رکوع کی جہکنا واجب ہی اسقدر کہ دونو ہاتہونکی ہتیلیان دونو گھٹنون تک پہونچ سکین پس اسقدر جہکنا واسطے مردونکی اور عورتونکی بنا برقول احوط کی ضرور ہی لیکن ہاتہونکا گھٹنون پر رکہنا واجب نہین البتہ یہ نسبت مردونکی سنت ہے اور عورتونکو مستحب ہی کہ ہاتہ اپنی ران پر رکہین مقدم گہٹنی سی اور اگر کوئی شخص ... [illegible] ... تو جسقدر کہ ... [illegible] ... والا سر سی اشارہ کری والا چشم سی تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ ذکر رکوع واجب ہی ... [illegible] ... تعیین مین اختلاف ہی اور بنا بر قول ایک جماعت علما کی ایک تسبیح ... [illegible] ... تسبیح ... ہی کہ ان دونو مین مختار ہی کہ جسکو چاہی اختیار کری اور احوط یہ ہی کہ ... [illegible] ... مین تسبیح کبیرہ ترک نکری اور وقت ضرورت کی تین تسبیح صغیرہ ... [illegible] ... لیکن ایک تسبیح صغیرہ پر اکتفا کرنا محل تامل ہے اور صورت تسبیح کبیرہ ... [illegible] ... فِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ہے اور صورت

تسبیح صغیر کی سُبْحَانَ اللّٰه چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ رکوع مین بقدر ذکر واجب کے
ٹہرنا واجب ہے اور مرد کو اپنی پشت برابر اور سیدہا رکھنا سنت ہے کہ اگر اوسکی
پشت پر قطرہ پانی کا گرے ٹہر جاوے اور عورت کو قدر واجب سے زیادہ جھکنا نچاہیے
اور حدیث مین وارد ہے کہ رکوع مین آنکھین بند کرلے یا پاؤن کیطرف نظر کرے
اور دونو پاؤن مرد کے ملے نہ رہین بلکہ کچھہ فاصلہ ہو لیکن ایک بالشت سے فاصلہ
زیادہ نہو پانچوان مسئلہ یہ ہے کہ رکوع سے اوٹھکے اندک توقف کرنا ہی واجب
ہے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا سنت ہے اور بعد اسکے اللہ اکبر کہہ کے سجدہ مین
جاوے چھٹا امر سجدہ کی احکام مین ہے اور اسمین [illegible] کئی مسئلہ مین پہلا مسئلہ یہ ہے کہ
ہر رکعت مین دو سجدہ واجب ہین اور دونو ملکے باہم رکن نماز ہے پس اگر دونو کو ترک کرے
تو نماز باطل ہوتی ہے اگرچہ سہواً ہو دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ سات عضو پر سجدہ کرنا واجب ہے
کہ وہ وسط پیشانی ہے کہ جسکو عربی مین جبہہ کہتے ہین اور دونو ہاتہون کی ہتیلیان مع
انگشتان علی الظاہر وہو الاحوط اور دونو زانو اور دونو پاؤنکی انگوٹھے ہین اور ان سبکا
رکھنا بقدر اسکے کہ اسم رکھنے ان اعضا کا صادق آجاوے کافی ہے نزدیک بعض اعلام کے
اور احوط بلکہ لازم یہ ہے کہ تمام بدن کا بوجھہ ان سب اعضا پر ہو اور ہر ایک پر اعتماد
فی الجملہ کرے اور انگوٹھون مین احوط یہ ہے کہ اطراف انگوٹھونکی زمین پر متصل ہون اور
ناک کا رکھنا خاک پر مستحب موکد ہے تیسرا مسئلہ [illegible] پیشانی کا [illegible] جبہہ [illegible]
واجب ہے کہ جسپر سجدہ درست [illegible] مثل [illegible] سجدہ [illegible]
عادت مین اوسکو [illegible] تو [illegible] نہ ہو [illegible]
کہ [illegible] سے سجدہ گاہ [illegible] اول [illegible] مسئلہ [illegible]
سجدہ واجب [illegible]
و [illegible] اللّٰه [illegible]

جیسا کہ رکوع مین بیان ہوا اور تسبیح سجدہ کا مکرر کہنا سنت ہے

سجدہ مین تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ اور سات مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ

لیکن عدد کا طاق ہونا اولی ہے پانچوان مسئلہ یہ ہے کہ کھڑی ہونیکی جگہ سے سجدہ کی

جگہ چار انگشت سے زیادہ بلند نہو بلکہ احوط یہ ہے کہ تین انگشت متصلہ سے

زیادہ نہو اور اولی یہ ہے کہ جائے قیام اور سجدہ بلندی اور پستی مین

مساوی ہو مگر اوس صورت مین کہ بسبب مرض کے جھکنے سے متعذر ہو تو جائے

سجدہ کا بلند ہونا ضرور ہے لیکن جسقدر ممکن ہو جھکے اور اگر جھکنا مطلق متصور نہو

تو سر سے اشارہ کرے ورنہ چشم سے اور سجدہ گاہ کو پیشانی پر رکھے اور اگر مصلے کی پیشانی پر

زخم یا ... ہو جسکے سبب اوسکی سجدہ نکرسکے پس اگر عارضہ تمام وسط پیشانی پر لاحق

نہو تو واجب ہے کہ زمین مین ایک گڑہا کہودے یا کوئی ایسی چیز بنائے کہ اوسمین گڑہا ہو

خواہ چوبی ہو خواہ گلی تا سجدہ بخوبی ادا ہو اور اگر عارضہ تمام وسط پیشانی پر ہو تو

اوسکے دونو پہلو مین کہ جنکو عربی مین جنبین کہتے ہین اون مین سے ایک پر سجدہ کرے

لیکن داہنی طرف کو مقدم کرنا احتیاط ہے اور اگر دونو پہلو مین بھی عذر مانع ہو

تو ٹھڈی پر سجدہ کرے اور سجدہ مین بقدر ذکر واجب کے ٹھہرنا لازم ہے اور بعد زوال

عذر ... لیکن اعادہ نماز بنیت احتیاط اولی ہے چھٹا مسئلہ یہ ہے کہ ہر سجدہ سے

سر اوٹھانا واجب ہے اور بعد سجدہ اول کے سر اوٹھا کے قدری بیٹھنا بھی واجب ہے

... استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ کہنا سنت ہے ساتوان مسئلہ

... دوسرے سجدے سے اوٹھا کے دوسری رکعت کے لئے اوٹھنا واجب ہے لیکن

... بیٹھ جائے کہ اسکا جلسہ استراحت کہتے ہین اور یہ علی الاظہر

... سنت ... کہ ... اور سورہ پڑھ کے قنوت پڑھے کہ سنت

... رکوع مین بھولجائے تو بعد رکوع کے

[illegible] اور صورت قنوت کی مختصر یہ ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ اور پوشیدہ نرہے کہ چار سورۂ قرآنی مین سجدہ واجب ہی کہ وہ الٓمٓ [illegible]
اور حٰمٓ اور والنجم اور اقرأ ہی اور ان چارونمین سی کسی سورہ کا پڑھنا
نماز واجبی مین جائز نہین اور غیر نماز مین جسوقت کہ آیہ سجدہ کی تلاوت کری
تو مکلف پر سجدہ واجب ہوتا ہی خواہ عورت ہو خواہ مرد یا وہ شخص کہ جس نے
بقصد سنا ہو لیکن اگر بدون ارادہ اور قصد کی آواز کانمین آئے تو اسصورت مین
حکم وجوب کا مشکل ہے اور احتیاط یہ ہی کہ وہ بہی سجدہ کو ترک نکری پس چاہیے
کہ قاری اور سامع دونو جسوقت آیہ سجدہ کو پڑہین یا سنین فوراً سجدہ بجا لائین
کہ اس فوریت پر علما کا اتفاق ہی اور احتیاط یہ ہی کہ سجدہ قرآنین یہ دعا پڑہی
کہ حدیث صحیح مین حکم اسکے پڑہنی کا وارد ہی سَجَدْتُ لَکَ رَبِّ تَعَبُّدًا
وَرِقًّا لَا مُسْتَکْبِرًا عَنْ عِبَادَتِکَ وَلَا مُسْتَنْکِفًا وَلَا مُتَعَظِّمًا
بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ اور ظاہر اطہارت اس
سجدہ مین شرط نہین ہی لیکن استقبال بہ قبلہ اور پیشانی رکہنا ایسی چیز
علیہ پر اور سجدہ عضا سبعہ پر کرنا احوط ہی ساتوان امر تشہد ہے
اور یہ [illegible] نمین ایک مرتبہ واجب ہے بعد دوسری رکعت کی اور سہ
رکعتی اور چہار [illegible] دو مرتبہ واجب ہے ایک بعد دوسری رکعت کے
اور بعد تشہد کی [illegible] واجب ہی اور صورت تشہد مختصر کی یہ ہی اَشْھَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس اسیقدر کافی ہی بنابر فتوی کی لیکن
احوط یہ ہی کہ اسطرح سے کہی اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ اور بعد
شہادتین کے نبی اور آل ونکی پر صلوٰۃ بھیجے کہ یہ بھی واجب ہے لیکن غیر نماز مین
جسوقت کہ نام مبارک اوس جناب کا لیا سنے تو بنا بر مشہور کے صلوٰۃ بھیجنا
سنت موکدہ ہی لکن احتیاط یہ ہی کہ ترک نکرے بلکہ اثناے نماز مین بھی اگر سنے
تو صلوٰۃ کو ترک نکرے آٹھوان امر سلام ہی اور بعض علما سنت جانتے ہین
اور بنا بر فتوی اور مشہور کے واجب ہے پس صورت سلام کی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ ہی مگر ساتھ ترتیب متعارف کے دونو کا کہنا اولی اور احتیاط ہے
ہر چند اس صورت مین دوسرا سلام سنت ہی اور بعد تشہد اور قبل السلام علینا
کے نبی پر بھی سلام بھیجنا سنت ہی پس پہلے بقصد سنت کہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور بعد اسکے اون دونو
سلامونکو کہے کہ ذکر جنکا ہوا اور اگر کوئی شخص مصلے پر اثنا نماز مین سلام کہے
اسطریق سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ تو مصلی بھی وہی
سلام کو حرفا بحرف اعادہ کرے اور معلوم ہو کہ ابتداے سلام سنت ہے
اور جواب اوسکا واجب ہے اور بعض علما مصلے پر سلام کو مکروہ جانتے ہین لیکن
مصلی کو جواب دینا لازم ہی تتمہ بیچ بیان سہو و شک کی جو نماز یومیہ مین
واقع ہو اور سہو دو حال سے خالی نہین یا متعلق رکن سے ہی یا غیر رکن سے
پس اس مقام پر کئی امر ہین پہلا امر احکام سہو رکن مین ہی پس اگر رکن کو سہو
کیا ہی اور دوسرے رکن مین داخل نہین ہوا تو چاہیے کہ اوس رکن کو بجا لاے
سواے نیت اور تکبیرۃ الاحرام کی کہ اوسکا حکم بعد ازین مذکور ہی اور اگر دوسرے
رکن مین داخل ہوا ہی تو نماز کو پہر سے شروع کرے پس اگر کوئی شخص نیت

یعنی قصد نماز یا تکبیرۃ الاحرام کو سہو کرے تو نماز اوسکی باطل ہے اور جسوقت یاد
آے تو نماز کو پہر سے شروع کرے اور اگر رکوع کو سہو کرے پس جب تک
کہ سجدے مین نہ گیا ہو تو سیدہا کھڑا ہو کر رکوع کرلے کہ نماز اوسکی صحیح ہے بلا خلاف
ظاہر اور اگر اوسنے سجدہ کیا ہو ہر چند کہ پیشانی اوس چیز پر واقع ہوئی ہو کہ جسپے
سجدہ درست نہیں تو بعضی عالمون نے کہا ہے کہ سجدہ واحد کو حکم عدم مین سمجھے اور
کھڑے ہو کر رکوع کرلے اور بعد ازان دونو سجدے بجالا کر نماز کو تمام کرے کہ نماز
اوسکی درست ہے اور احوط یہ ہے کہ پہلا اسی طرحسے نماز کو تمام کرے اور احتیاطاً
اعادہ نماز کرے اور اگر دونو سجدون تو سہو کرے اور دوسری رکعت کے رکوع
مین چلا جاوے تو نماز باطل ہے علی الاشہر اور اگر قبل رکوع کے یاد آوے تو سجدونکو
بجالاے اور نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے دو سجدہ سہو کے کرے اور بعد ازان
اعادہ نماز بہی کرے تو احوط ہوگا اور اگر یاد نہو کہ دو سجدے ایک رکعت سے ترک ہوے
ہین یا دو رکعت سے تو نماز باطل ہے بنا بر مشہور کے اور بہتر یہ ہے کہ بعد سلام کے
اون دونو سجدونکو کہ جنکو بہولا ہے بجالاکر چار سجدہ سہو کے کرے اور پہر نماز کو بہی
اعادہ کرے اور ایک رکعت مین اگر دو رکوع سہو سے کرے تو نماز باطل ہے اور اگر
ایک رکعت مین چار سجدے سہو سے کرے تو اس صورتمین بہی نماز باطل ہے اور حکم
نماز جماعت کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سہو سے قبل امام کے رکوع یا سجدے مین چلا جاے
تو سیدہا ہو کے ہمراہ امام کے پہر رکوع یا سجدے کو بجالاے اور اگر قبل امام کے رکوع یا سجدے
سے سر اوٹہاوے سہو سے یا اس گمان سے کہ امام نے سر اوٹہایا ہے اور پہر ظاہر ہو کہ امام نے
سر نہین اوٹہایا تو پہر رکوع یا سجدے مین چلا جاے اور ساتھ امام کے سر اوٹہاے
پس ان صورتونمین زیادتی رکن کی مضر نہوگی بنا بر مشہور کے لیکن ان سب
صورتونمین احوط یہ ہے کہ جسطرحسے مذکور ہوا نماز کو تمام کرکے پہر اعادہ کرے اور

اگر عمداً قبل امام کی رکوع یا سجدہ مین چلا جاے تو گنہگار ہوگا لیکن اوسی حال پر
ٹہرا رہی جبتک کہ امام رکوع یا سجدہ مین جاے اور اعادہ نماز احوط ہی اور اسیطرح
اگر عمداً قبل امام کی رکوع یا سجدہ سے سر اوٹہاے تو بہی اوسی حال سے ٹہرا رہے تا وقتیکہ
امام رکوع یا سجدہ سے سر اوٹہاے اور ساتہہ امام کی نماز کو تمام کرکے دوبارہ نماز کا
بجالانا احوط ہی اور اگر کوئی شخص سہواً ایک رکعت زیادہ کرے نماز باطل ہے
بنابر مشہور کی لیکن اگر قبل رکوع کی یاد آئے تو لازم ہی کہ بیٹہہ جاے اور اگر تشہد نہ
پڑہا ہو تشہد پڑہ کی سلام کہی اور دو سجدے سہو کی احتیاطاً بجالاے تو علی الاشہر نماز
صحیح ہی اور اگر سلام کو سہو کری اور بعد تکلم ساتہہ اوس کلام کی کہ غیر قرآن
دعا کی ہی یاد آوی تو چاہیے کہ سلام کو بجالاۓ اور بعد ازان دو سجدے سہو کی لازم ہین
اور نماز اوسکی صحیح ہی اسواسطی کہ سہواً کلام سے نماز باطل نہین ہوتی مگر اوس صورت مین
کہ قبلہ سے منحرف ہوگیا ہو یا فعل کثیر کیا ہو یا حدث صادر ہوا ہو خواہ عمداً خواہ
سہواً تو نماز باطل ہے بنابر قول احوط اور مشہور کے اور اگر بعد کہڑے ہو جانے کی
یاد آے کہ سلام کو سہو کیا ہی تو لازم ہی کہ بیٹہہ جاے اور تشہد کو اگر نہ پڑہا ہو تو تشہد
پڑہ کی سلام کہی اور دو سجدے سہو کی احتیاطاً بجالاے اور نماز اوسکی صحیح ہی اور اگر
کوئی شخص نماز کی ایک رکعت یا زیادہ سہو کری اور قبل سلام کی متنبہ ہو تو اوس
رکعت کو پڑہے کہ جسکو بہولا ہے نماز کو تمام کری اور واسطے زیادتی تشہد کی اگر بے محل
پڑہا ہو تو سجدے سہو کی احتیاطاً کرے اور اگر بعد سلام کی متنبہ ہوا اور قبلہ سے منحرف
نہوا ہو اور فعل کثیر نکیا ہو اور حدث صادر نہوا ہو تو اس صورت مین بہی اوس
رکعت کو پڑہے کہ جسکو بہولا ہی نماز کو تمام کری اور واسطے سلام بیجا کی دو سجدے
سہو کے واجب ہین اور نماز اوسکی صحیح ہی والا باطل ہے بنابر مشہور و احوط کے
دوسرا امر غیر رکن کی سہو مین ہی اور یہ تین صورتون سے خالی نہین ہی پہلی

صورت وہ ہے کہ [illegible] تلافی اور تد[illegible] [illegible] سہو کا اور اعوطیہ ہے کہ سجدہ
سہو بجالاوے مثل اسکے کہ حمد یا [illegible] کو سہو کرے خواہ دونو کو خواہ انمین سے
کسی آیت کو اور بعد سر رکوع کے یا رکوع مین یاد آئے تو اسکی تلافی اور تدارک کی حاجت
نہین اور نماز اوسکی صحیح ہے بلا خلاف [illegible] اول [illegible] دونو رکعتون مین
حمد او سورہ سہو کرے تو بعض علما [illegible] سجدین حمد پڑہنا متعین ہے
اور یہ احوط ہے اور اگر جہر یا اخفات مین [illegible] بعد رکوع کے یاد آوے یا اثنائے
رکوع مین تو اسکی بہی تلافی اور تدارک مین ہے اور نماز اوسکی صحیح ہے اور اگر قبل
رکوع کے یاد آئے تو بہی حاجت تلافی نہین ہے بنا [illegible] ایک جماعت علما کے لیکن
اگر اثنائے حمد یا سورہ مین یاد آجائے تو ما بقی [illegible] مقام مین جہر اور اخفات
کی مقام مین اخفات کرے اور ظاہر [illegible] ہے کہ اگر اثنا مین اوس سورہ کی یاد آئے
کہ جسمین خلل کیا ہے جہر و اخفات مین [illegible] سورہ کو ابتدا سے شروع کرے خواہ
حمد ہو خواہ سورہ ثانیہ اور ظاہر اتمام مین [illegible] سہو کا اور اگر بعد اتمام حمد یاد آیا تو حمد کا
اعادہ کرے اور اگر بعد اتمام سورہ ثانیہ یاد آیا کہ خاص اسی سورہ مین خلل ہوا ہے تو
[illegible] وہ خاص کا اعادہ کرے اور اگر بعد اتمام حمد و سورہ یاد آئے کہ فقط حمد مین
خلل تہا یا دونو مین تو حمد پڑہے اور بعد ازان وہی سورہ جو پڑہا تہا لیکن ان تین
صورتون اخیرہ مین اعادہ نماز بہی احوط ہے اور اسیطرح سے احتیاج تدارک کی
نہین ہے اگر رکوع یا سجود کو سہو کرے یا رکوع اور سجود مین ٹہرنا سہو کرے جسوقت
کہ بعد سر اوٹہانیکے یاد آئے یا رکوع سے بعد سر اوٹہانیکے ٹہرنا سہو کرے جسوقت
کہ بعد جانے سجدے کی یاد آوے یا سجدے مین سات اعضا مین سے کسی عضو کا زمین پر
رکہنا سہو کرے سوا پیشانی کے جسوقت کہ سجدے سے بعد سر اوٹہانیکے یاد آئے یا بعد
سجدے اول کے سر اوٹہاکے بیٹہنا سہو کرے یہانتک کہ دوسرے سجدے مین چلا جاوے تو ان

سب صورتون مین تلافی اور تدارک کچھ نہین اور نماز اوسکی صحیح ہی دوسری صورت یہ ہی کہ محتاج تدارک کی ہی اور بنا بر مشہور کی محتاج سجدہ سہو نہین ہی اور وہ کئی چیزین مین پہلی یہ ہی کہ حمد اور سورہ کو بالکل سہو کرے اور قبل رکوع کی یاد آسے تو تدارک اسکا یہ ہی کہ اونکو عمل مین لاوے اور اگر الحمد کو فراموش کرکے دوسرے سورہ پڑہنے مین مشغول ہو خواہ اثنائے سورے مین یاد آسے خواہ بعد اوسکی جبتک کہ رکوع مین نہ گیا ہو تو حمد کو پڑہی اور بعد ازان اوس سورہ کا اعادہ کری جسکو شروع کیا تہا علی الاحوط اور بعض علام نی تصریح فرمائی ہی کہ جو سورہ چاہی بعد حمد کی پڑہی دوسری یہ ہی کہ جہر اور اخفات کو حمد اور سورے مین سہوا ترک کری اور قبل رکوع کی یاد آسے اور ذکر اس مسئلہ کا قبل ازین ہو چکا ہی تیسری یہ ہی کہ ذکر رکوع یا ذکر سجود کو سہو کری اور ہنوز رکوع یا سجدی سی سر اوٹہایا نہو کہ یاد آسے تو تدارک اسکا یہ ہی کہ اوسکو بجالاوی یا رکوع یا سجدی سی سر اوٹہانی کی سید ہا ہونا فراموش کری یا سیدہا ہو کی ٹہرنا فراموش کری اور یاد آسے قبل ازسجدہ تو پہر سیدہا ہو کی اندک توقف کری اور بعد اسکی سجدی مین جا او اگر سجدی مین سات اعضا مین سے کسی عضو کا زمین پر رکہنا فراموش کری سوا پیشانی کی یا سجدی مین بقدر ذکر واجب کی ٹہرنا فراموش کری اور ہنوز سجدی سی سر اوٹہایا نہو کہ یاد آسے تو تدارک وسکا یہ ہی کہ ٹہر جاسے اور اوس عضو کو زمین پر رکہی اور سیدہا رہے اگر بعد سجدہ اول کی درست بیٹہنا یا درنگ کرنا فراموش کری اور قبل جانے دوسری سجدہ مین یاد آسے تو درست بیٹہ کی دوسرے سجدی مین جاسے اور اگر ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کری اور قبل رکوع کی یاد آسے تو بیٹہ جاسے اور اوس سجدی یا تشہد کو بجالاسے اور پہر کہڑا ہو کی حمد یا تسبیحات اربعہ جو کچھہ پڑہنی کا تہا ہو اوسکو سر نو پڑہی اگرچہ پڑہ چکا ہو جیسا کہ اکثر فقہاے اعلام نی تصریح فرمائی ہی اور نماز اوسکی صحیح ہی لیکن احتیاطا دو سجدے سہو کی بعد نماز کی بجالائے

وتر کا نائب اور اگر نہیں سلام کہا تو بہتر ہو [illegible] اور [illegible] میں

کسی مطلب میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بعد [illegible] یا اسکی تاخیر کی ہو [illegible]

[illegible] نہیں بھولکر یا رمضان میں یا روزہ نذر معین میں یا روزہ قضا ماہ رمضان

میں شب [illegible] یا قضا نہیں کی تو اسکو چاہیے کہ قبل زوال کے تجدید نیت کر کے روزہ

اوسدن رکھے اور بعد اوسکے اوس دن کی قضا کرے احتیاطاً اور اگر [illegible] قضا صحیح ہو یا

معین نہو تو اوسدن کی روزہ رکھے بعد اوسکے صوم کو بجالاوے اور اسیطرح جیسے مسافر جب

اپنے گھر پہونچے قبل زوال کے اور استعمال مفطر کا نکیا ہو نیت کر کے روزہ رکھنا واجب

ہے اور [illegible] حاجت [illegible] و بعض [illegible]

[illegible] اوسکا قبل زوال کے ہو جاتا ہے تو نیت کر کے روزہ رکھے اور قضا

وجوب نکرے اور بعد اوسکے احتیاطاً اوس دن کی قضا کرے اور جب ہو کہ بعد رفع عذر کے نیت

فوراً کرے اور اگر کسی شخص نے نیت شب کو عمداً ترک کی ہو ماہ رمضان یا قضاے معین

یا نذر معین میں اور بعد اسکے صبح کو نادم اور پشیمان ہو کر قبل زوال کے نیت کرے

تو ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ روزہ اوسکا صحیح ہے اور یہ مشکل ہے اور احوط بلکہ لازم ہے

کہ اوس دن کو تمام کرے اور بعد اوسکے قضا کرے اور کفارہ بھی دے اور روزہ مستحب میں قبل

زوال نیت کرنے میں قباحت نہیں رکھتا بلکہ بعض علما نے فرمایا ہے کہ غروب آفتاب تک نیت

اسکی کر سکتا ہے و القول اولی اور یوم الشک یعنی تیسویں شعبان کا اگر چاند

ماہ رمضان کا ثابت نہوا ہو تو روزہ واجب نہیں ہے کہ وہ دن شرعاً [illegible]

ماہ شعبان مین محسوب ہے اور روزہ اوسکا سنت ہے پس اگر بقصد ماہ رمضان کے روزہ
رکھے تو درست نہین اگرچہ بعد اوسکے چاند ثابت ہو اور اگر بہ نیت سنت رکھے تو کافی
ہو جاتا ہے پس اگر کسی شخص نے اس لحاظ سے کہ سنت ہے اوس روز روزہ نہ رکھا ہو اور
قبل زوال کے چاند ثابت ہو جاوے اور استعمال کسی مفطر کا نکیا ہو تو نیت روزہ کی
کر لے اور کافی ہوگا علی الاشہر اور اگر بعد زوال کے ثابت ہو تو امساک واجب ہے اور بعد
ماہ رمضان کے قضا اوسکی لازم ہے اور اسیطرح جسوقت قبل ظہور حال کے استعمال مفطر کیا ہے
تو بھی امساک کرے اور بعد ماہ رمضان کے اوسکی قضا کرے لیکن اگر یوم الشک کو بقصد ماہ
شعبان کے روزہ سنت رکھے پس جسوقت کہ چاند ثابت ہو جاوے تو وہ روزہ ماہ رمضان مین محسوب ہو جاوے
اور پھر قضا کی حاجت نہین اور اگر اوس روز روزہ قضا یا نذر کا رکھے تو اگر قبل زوال کے چاند
ثابت ہو تو نیت روزہ ماہ رمضان کی کر لے اور تمام کرے اور بعد ماہ رمضان اوس روزہ قضا یا نذر
ادا کرے اور اگر بعد ماہ رمضان ایک روزہ بقصد ما فی الذمہ قربت رکھے تو ظاہر احوط ہے واللہ یعلم
اور اگر بعد زوال کے ثابت ہوا ہو تو یہ مشکل ہے اور بنا بر احوط کے یہ ہے کہ بہ نیت قربت روزہ تمام
کرے اور بعد ماہ رمضان کے ایک روزہ رکھے بقصد ما فی الذمہ کے اور اسیطرح جسے اگر صورت مذکورہ مین بعد زوال کے
چاند ثابت ہو تو ایک روزہ بعد ماہ رمضان کے رکھے بقصد ما فی الذمہ بنا بر احوط کے
مطلب دوسرا اون چیزونکے احکام مین ہے کہ روزہ مین جنسے اجتناب لازم ہے اور اونکو عمل
مین لانے سے قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہے اور وہ کئی ہین پہلی پینا ہے اوس چیز کا کہ عادت مین
پیتے ہون اور پینا اوس چیز کا کہ عادت مین نہ پیتے ہون مثل عرق گیاہ کے یا پانی کو ناک کی راہ سے
حلق تک پہونچانا یہ سب بنا بر مذہب مشہور اور احوط کے منافی صوم ہین اور باعث قضا
اور کفارہ کی ہوتی ہین اور مسند [illegible] تو تسے نہین ہے دوسرے کھانا اوس چیز کا ہے کہ جسے عادت مین
کھاتی ہون یا نہ کھاتی ہون مثل سنگریزہ اور برگ اشجار کے کہ بنا بر مذہب مشہور کے منافی
صوم ہین اور موجب قضا اور کفارہ کی ہوتی ہین اور خالی قوت سے نہین تیسرے غبار غلیظ

حلق مین پہونچتا ہی غسل [illegible] اور روزہ مین صرف حلق داخل کرنا
دو دہ سا کو وغیرہ کہ اسمین ناک مین ڈالنا ہو اسیطرح تمام کی ہہی تمنا مین
احتیاط ہی اگر غبار کے دہن تک پہونچا اگر حلق مین آیا ہو نظیر اسکے کہ دہن
تک پہونچا ہو تو کچہہ قباحت نہین اور آب دہن سی احتراز کچہ ضرور نہین کہ بطور عادت کو
حلق مین جاتا ہی اور اسیطرح جیسے بعد مضمضہ کے آب دہن کو اخراج مین مبالغہ
درکار نہین بلکہ اتنا کافی ہی کہ بعد مضمضہ کے آب دہن کو دو تین مرتبہ تہوک دے کہ اثر
پانیکا باقی نہ رہے چوتہی جماع ہی عورت سے اگرچہ انزال نہو کہ وہ بہی سبب قضا و کفارہ ہی اور
اسیطرح جیسے وطی فی الدبر سبب قضا و کفارہ ہی علی الاحوط پانچوین استمنا ہو یعنی بدون
جماع کی منی نکالنا خواہ خیال کرنے سے عمداً خواہ مساس یا بوسہ سے کہ اسمین بہی قضا
اور کفارہ ہوتا ہی چہٹے ارتماس ہے یعنی پانی مین غوطہ لگانا یا تمام سر کو ڈبو دینا اگرچہ
پانیسے بدن باہر ہو کہ بعضی علما اسکو حرام اور مفسد صوم جانتے ہین اور بعضی فقط حرمت
کے قائل ہوئے ہین اور بعضی کراہت کی اور قول اول احوط ہے اور اگر نصف سر کو پانی مین
ڈبو دے اور پہر اسکو نکال کے دوسرے نصف کو ڈبو دے تو اس صورت مین بعض علما نے فرمایا ہی
کہ روزہ مین کچہہ خلل نہین لیکن احتیاط یہ ہے کہ اجتناب کرے اور اگر غسل ارتماسی کرے
تو جیسا روزہ مین خلل ہوتا ہی اسیطرح سے غسل بہی باطل ہو جاتا ہی اور روزہ باعث غسل
اگر ماہ رمضان ہے ساتوین جنابت پر باقی رہنا ہی شب سے طلوع صبح تک کہ اسمین بہی قضا
اور کفارہ ہوتا ہے پس قبل طلوع صبح کی غسل کرنا لازم ہی اور اگر کوئی عذر شرعی مانع ہو
تو تیمم کرکے صبح تک بیدار رہے اور اسکو سالم رکہے یعنی کوئی حدث صادر نہونے پاوے
تو روزہ اسکا صحیح ہی لیکن اگر خواب غالب ہو اور سو جاوے تو ظاہر ا قباحت
نہین لیکن قضا احوط ہی اور جسوقت کہ غسل مین کوئی [illegible]
اعتماد [illegible] بقصد اسکے کہ جاگ کے غسل کرونگا سو رہا اور جاگا [illegible] اور صبح

ہو جائے تو اوسپر کچھہ لازم نہیں ہے علی الاشہر لیکن اگر بے قصد غسل کے سو رہے اور صبح ہو جائے
تو قضا لازم ہی اور کفارہ احوط ہے اور اگر بقصد غسل کے جاگی اور پھر اوسی قصد سے سو رہے
اور صبح ہو جائے تو اس صورت میں بھی قضا لازم ہی اور کفارہ احوط ہی اور اگر دو دفعہ جاگ کے
اسی طرح تین [illegible] مرتبہ پھر سو رہے یہانتک کہ صبح ہو جائے تو خواب سوم میں قضا و کفارہ
ظاہر لازم ہی اور اگر قبل صبح کی بیدار ہو لیکن بسبب ضرورت کی آب گرم [illegible] انتظار میں
یا آب تازہ کوئیں سے نکالنے میں صبح ہو جائے تو بہ نیت قربت قضا کرے لیکن صورت
مذکورہ اگر تا وقت امکان غسل تیمم کری اور بعد ازان پانی گرم کرنے میں یا کھینچنے میں
مشغول ہو اور صبح ہو جائے تو قضا کی حاجت نہیں ہے اگر یہ اتفاق ماہ رمضان میں ہو اور
اگر غیر ماہ رمضان میں ہو اور روزہ اوسی کی قضا کا ہو تو اوس روز صوم ترک کرے اور
دوسرے دن ادا [illegible] بشرطیکہ اسکے اور رمضان آئندہ میں اوسیکے ادا کے ایام باقی
ہوں اور اگر [illegible] ہو تو [illegible] طہارت کا شرط ہونا ثابت نہیں لیکن احوط ہے
اور روزہ واجب [illegible] پس اگر کوئی عورت قبل صبح صادق [illegible] حیض یا نفاس
پاک ہو اور عمدا غسل نہ کری تو روزہ اوسکا باطل ہے علی الظاہر اور قضا لازم ہی اور
کفارہ بھی [illegible] اور یہی حکم ہی مستحاضہ کا اگر عمدا قبل صبح کے غسل نہ کری [illegible]
بھی روزہ [illegible] استحاضہ متوسطہ ہو یا کثیرہ ہو پس قضا لازم ہی اور کفارہ میں
اختلاف ہی [illegible] کفارہ بھی [illegible] اور یہ احوط ہی [illegible] اگر کسی غسل میں
مستحاضہ قصور کرے تو قضا کرے بلکہ احتیاطا کفارہ بھی دیوے [illegible] عمدا [illegible]
اور اسمیں بھی قضا لازم ہی اور کفارہ احوط ہے لیکن اگر بے اختیار ہو تو کچھہ ضرر نہیں
[illegible] خدا اور رسول پر تہمت کرنا ہی مثل اسکے کہ حدیث دروغ نقل کرے یا فتوی
[illegible] کہتا ہو اور [illegible] پس گناہ سب سے زیادہ ہی اور اسمیں قضا او کفارہ
احوط ہی [illegible] بعضی علما اسکو حرام جانتے ہیں اور بعضی [illegible]

قول احوط کی اجتناب اس سے لازم ہی اور قضا بلکہ کفارہ احوط ہی اور پچکاری سے اجتناب
کرنا احوط ہے مطلب تیسرا اون چیزونکے بیان مین ہے کہ روزہ مین جنکا عمل مین لانا مکروہ ہے
اور وہ کئی ہین پہلی عورتونسے ملامسہ و ملاعبہ کرنا مکروہ ہی اگر منی نکلنی کا گمان نہو والا
حرام ہوگا دوسرے پہولونکا بھی سونگھنا مکروہ ہے خصوصاً نرگس کا اور احوط یہ ہے
کہ خوشبوئی نہ سونگہے کہ اجزا اوسکے دماغ مین جائین مگر عطر کا استعمال مضائقہ نہین رکھتا
چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص صائم ہو اور ابتداے روزہ مین خوشبوئی لگائے
عقل اوسکی زائل نہین ہوتی تیسرے خون لینا کہ موجب ضعف کا ہو مکروہ ہے
پانچوین کپڑونکو تر کرکے پہننا بھی مکروہ ہی لیکن پانی مین بیٹھنا اور پانی سر پر چھڑکنا
اور بوسے پر چھڑکنا قباحت نہین رکھتا بنا بر حدیث صحیح کی چھٹے عورتونکو مکروہ ہی پانی مین
جانا اور اوسمین بیٹھنا نصف بدن تک بنا بر مشہور کی اور بعضی علما اسمین قضا لازم
جانتے ہین و بعضے کفارہ بھی پس اجتناب اس سے احوط ہی ساتوین شعر پڑھنا مکروہ ہی ماہ
رمضان مین کہ اس سے ثواب روزہ کا کم ہوتا ہی خواہ دن کو ہو خواہ رات کو اگرچہ مضمون اوسکا حق ہو
اور اگرچہ مدح حضرات مین ہو اور اسیطرح سے مرثیہ اور مناجات لیکن یہان کراہت
بمعنی قلت ثواب کے یعنی اون مضامین کا نثر مین پڑھنا نظم سے ترجیح رکھتا ہے
آٹھوین سرمہ لگانا وہ کہ جسمین مشک ملا ہو یا کوئی چیز ایسے ہو کہ مزا اوسکا حلق پر
محسوس ہو مکروہ ہی علی الاشہر لیکن بلا خلاف ظاہر اور اگر سرمہ ایسا ہو کہ اوسکا مزا حلق
مین محسوس نہین ہوتا تو بعض نصوص سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ مکروہ بھی نہین ہے اور اگر کچھ
اجزا اوسکے حلق تک پہونچتے ہین تو اوس سے اجتناب احوط ہی نوین ناس بھی لینا مکروہ ہی
اگر حلق تک نہ پہونچے لیکن اگر اسکے [illegible] حلق مین پہونچجائے تو [illegible] نہین کہ [illegible]
پس [illegible] مگر روغن کا [illegible] قباحت نہین رکھتا
[illegible] حدیث [illegible] جب احتمال حلق تک [illegible] کا نہو ورنہ احتیاط ترک کرنیمین ہے دسوین

شیاف بھی لینا مکروہ ہے بنا بر مشہور کے اور ترک احوط ہے مطلب چوتھا کفارہ کے
بیان میں ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہے پس جس وقت کسی چیز کو مفطرات سے عمداً عمل میں لاوے
تو قضا اور [illegible] لازم ہے اور سہو سبب نہیں ہے اگر کلی کرنے میں وضو کے واسطے
حلق میں پانی چلا جاوے بلا قصد تو روزہ میں کچھ ضرر نہیں ہوتا اگر وضو واسطے نماز
واجب کے ہو اور اس صورت میں کہ عبث کلی کی ہو قضا لازم ہوتی ہے بلکہ واسطے وضو
نماز سنتی کے بھی قضا احوط ہے اور مخفی نہ رہے کہ واسطے کھانا پکانے والے کے اور مانند اسکے نمک
چکھنا مضائقہ نہیں رکھتا مگر چاہیے کہ احتیاط ایسی کرے کہ حلق میں کوئی چیز نہ جاوے
اگرچہ سہو میں ظاہراً کچھ ضرر نہیں اور اگر بے اختیار ہو تو قضا احوط ہے لیکن اگر کوئی شخص
روزہ دار کے حلق میں کسی چیز کو جبراً ڈالدے تو قضا کی حاجت نہیں اور روزہ اوسکا صحیح ہے
اور اگر بسبب عدم علم کے یعنی مسئلہ نہ جانتا ہو اور استعمال مفطر خود کیا ہو تو اوسکی بھی
قضا اور کفارہ میں اختلاف ہے اور قضا اور کفارہ احوط ہے مطلب پانچواں مریض
اور مسافر کے حکم میں ہے پس جس وقت کہ مریض روزہ رکھنے سے ضرر کا گمان کرے یا کسی
اور مرض کے حادث ہونے کا گمان کرے خواہ اپنی تجربہ سے اوسکو گمان حاصل ہو خواہ
طبیب کے کہنے سے تو روزہ ترک کرے اور بعد زوال عذر کے اوسکی قضا کرے اور اسیطرح روزہ
مسافر کہ سفر اوسکا مباح ہو اور مسافت سفر آٹھ فرسخ سے کم نہو اور باقی شرطیں [illegible]
متحقق ہوں تو وہ بھی روزہ کو ترک کرے اسواسطے کہ سفر مباح میں روزہ صحیح نہیں
اور بعد سفر کے اوسکی قضا کرے اور مخفی نہ رہے کہ سفر ماہ رمضان میں درست ہے اگر کوئی
ضرورت درپیش ہو [illegible] ضرورت میں اختلاف ہے اور ظاہر کراہت ہے ہرچند کہ سفر مباح
ہو لیکن بعد [illegible] کراہت نہیں بنا بر تصریح بعض عالموں کے لیکن جبتک
کہ مسافر حد ترخص کو نہ پہونچے اور مراد حد ترخص سے یہ ہے کہ اوس شہر کی عمارت [illegible]
[illegible] اذان بھی سنائی نہ دیوے افطار درست نہیں اور حد ترخص سے پہونچ کر

افطار کر سکتا ہی اور اگر قبل اسکے افطار کرے تو قضا اوسکی اور کفارہ بھی واجب ہوگا
اور بعض عالموں نے کہا ہی کہ جب تک اسنے نیت سفر شب کو نہ کی ہو اور اوسی دن سفر کیا ہے
افطار نہیں کر سکتا اور بعضوں نے فرمایا ہی کہ جب قبل زوال آفتاب سفر کرے تو اوس دن کا
روزہ افطار کرے اگرچہ نیت سفر شب سے نہ ہو اور بعضوں نے دونوں شرطوں کو ساقط اور افطار
قرار دیا ہی پس احوط یہ ہی کہ اگر شب سے نیت سفر کی ہو اور قبل زوال شمس سفر کرے تو اوس
روزے کو افطار کرے اور اگر یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں تو اوس دن کا روزہ افطار کرے
اور بعد تمامی سفر اوسکی قضا بھی کرے اور اگر مسافر سفر سے حد ترخص تک آ جائے یا اپنے
گھر میں داخل ہوئی قبل زوال کے تو اوس دن روزہ واجب تا ہی اگر استعمال کسی مفطر کا
نکیا ہو بالاتفاق جیسے کہ مریض اگر صحیح ہو جاوے قبل استعمال مفطر و قبل زوال تو اوسپر
بھی واجب ہے روزہ اوس دن کا علی الاحوط چنانچہ سابق میں مذکور ہوا اور اگر مسافر مریض کا
عذر زائل ہو بعد زوال شمس یا بعد استعمال مفطر تو امساک کرنا بقیہ روز میں بنا بر
مشہور سنت ہی اور احتیاط یہ ہی کہ امساک کو لازم جانے اور جس وقت کہ عورت حیض یا
نفاس سے پاک ہو خواہ قبل زوال کے خواہ بعد زوال کے یا کافر مسلمان ہو یا غیر بالغ
بالغ ہو تو ان سب کو اوس روز امساک کرنا سنت ہے اور احتیاطاً امساک کو لازم سمجھیں
جسکو افطار کرنا بعذر جائز ہے ماہ رمضان میں اوسکو سیر ہو کر استعمال آب و طعام نکرنا
چاہیے لیکن جو مفطر کا استعمال جائز ہے بلا اختلاف سوائے مجامعت کے اسلیے کہ بعض
نے ماہ صیام میں دنکو مجامعت حرام کی ہی مطلقاً اور رعایت اس قول کی احوط ہی
مگر اسی صورت میں کہ شدید ہو اور اگر مسافر از راہ جہالت یعنی مسئلہ نجانتا ہو اور سفر میں
روزہ رکھے تو صحیح ہو بخلاف مریض کے کہ روزہ اوسکا صحیح نہیں اور اسیطرح جو عورت
حاملہ کا بھی صحیح نہیں اگر وضع حمل قریب ہو اور روزہ رکھنے سے گمان ضرر کا رکھتی ہو
اسطرح اپنے یا اوسکے جنین کو اور اسیطرح جسے روزہ اوس عورت کا بھی صحیح نہیں کہ بچہ

دودھ پلانیوالی [illegible] دودھ اوسکا قلیل ہو خواہ بچہ اپنا ہو خواہ غیر کا اگرچہ اجرت پر پلاتی ہو
اور روزہ رکھنی میں خوف ضرر کا رکھتی ہو اپنا یا بچے کا بشرطیکہ اور کسی عورت سے دودھ پلوانا ممکن نہو
اور بعد رفع عذر کے قضا کرے اور عوض ہر روزہ کے ایک مد گندم تصدق بہی دے علی الاشہر
للنص لیکن اگر ممکن ہو کہ لڑکا دوسری عورت کا دودھ پیئے اگرچہ باجرت ہو تو اچھا یہ ہو کہ افطار
نکرے اور دوسرے کا دودھ پلوا دے اور اسیطرح سے جسوقت کہ بہت بوڑھا یا پیر عورت بسبب ضعف پیری کے
روزہ سے عاجز ہون یا روزہ انکو ایسا دشوار ہو کہ عادۃً تحمل اوسکا نہین ہو سکتا تو یہ بہی
افطار کرین اور عوض ہر روزہ کے ایک مد گندم صدقہ دین لیکن بصورت مشقت مین دو مد
دینا احتیاط ہے اور صورت عجز مین ایک مد دینا کافی ہے اور دو مد کا دینا زیادہ احتیاط ہے اور بعض
روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ اگر بالکل فدیہ دینے کی قدرت نہو تو فدیہ بہی ساقط ہے مثل قضا کے اور
اگر بعد ہ توانائی قوت بہم پہونچائین ہر چند فرض بعید ہے تو قضا احوط ہوگی مطلب
چھٹا وقت مین ہے پس وقت روزہ کا طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے اور
جبتک کہ صبح ثابت نہو تو اکل و شرب کر سکتا ہے لیکن اگر بعد اکل اور شرب کے ثابت ہو
کہ صبح تہی تو قضا لازم ہوتی ہے اگر خود مراعات یعنی ملاحظہ افق آسمان کا نکیا ہو اور
کفارہ کی حاجت نہین اور اسیطرح سے جسوقت کہ کسی شخص کو مقرر کرے صبح کی دریافت
کرنے مین اور وہ کہے کہ صبح نہین حالانکہ صبح ہو تو قضا لازم ہوتی ہے بخلاف اسکے کہ خود ملاحظہ
کر چکا ہو کہ اس صورت مین اگر اشتباہ ہو جاوے تو قضا لازم نہین ہوتی اور حدیثوں مین تصریح
اسکی وارد ہے پس اگر وقت ملاحظہ کے صبح کا یقین حاصل نہو اور استعمال کسی مفطر کا
کیا ہو اور بعد اسکے اشتباہ ہو تو قضا کی حاجت نہین بلکہ اس صورت مین گنہگار بہی نہوگا
اور اگر کوئی شخص کہے کہ صبح ہے اور اوسکے کہنے پر اعتماد نکرے بلکہ بسبب مظنہ کذب کے تو قضا لازم
ہوتی ہے اگر خود دریافت نکیا ہو بلکہ اگر دو گواہ عادل کی بہی خبر [illegible] اور اسکے خلاف کرے
تو کفارہ بہی لازم ہوتا ہے اور اگر اوسنے خود دریافت کیا ہو اور صبح ثابت نہو اور کوئی شخص

کہ کہیں صبح ہو اور وہ صبح کو پہچانتا بھی ہو تو مسئلہ مشکل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اکل و شرب کر سکتا ہے
اگر طلوع صبح کو خود بھی پہچانتا ہو لیکن اجتناب احوط ہے اور جس صورت میں کہ صبح کا خوف
ظن حاصل کیا ہو تو مفطرات کا ترک کرنا لازم ہے چہ جائیکہ خلاف اوسکا اور شخص کہے
اور اسی طرح سے جبتک یقین غروب کا حاصل نہو تو افطار نہیں کر سکتا اور احوط
بلکہ لازم یہ ہے کہ حمرت مشرقیہ جب زائل ہو تو افطار کرے نہ قبل اوسکے اور اگر ابر ہو کہ تمام آسمان
کو گھیر لیا ہو یا صائم ایسے مقام میں مقید ہو کہ یقین غروب کا اول وقت نکر سکے تو
اصح ترمین بعض علمانے فرمایا ہے کہ عمل اپنے گمان پر کر سکتا ہے لکن احوط یہ ہے کہ افطار میں
تاخیر کرے اور جب یقین ہو تو افطار کرے اور اگر کوئی شخص کہے کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے
اور اسکے کہنے سے روزہ کو افطار کرے اور بعد اسکے ثابت ہو کہ اوسنے غلطی سے کہا تھا یا دروغ
اظہار کیا تھا تو قضا واجب ہوگی اور بعید نہیں کہ کفارہ بھی واجب ہو اگر غروب کو خود
دریافت کر سکتا ہو اور باوصف اسکے خود متوجہ نہوا ہو اور اگر عاجز ہو اور اوسکے کہنے سے
ظن حاصل ہو گیا ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا کرے اور کفارہ نہیں ہے اور جس مقام میں کہ عمل
ظن پر کر سکتا ہے اگر اوس میں خطا ثابت ہو جائے تو قضا ثابت نہیں ہے لکن احوط ہے اور اس
مقام میں کئی چیزیں ہیں کہ وہ سنت ہیں پہلے نماز مغرب کی پڑھے پھر افطار کرنا سنت ہے
مگر یہ کہ کوئی شخص اوسکی انتظار میں ہو یا گرسنگی اور تشنگی غالب ہو کہ مانع حضور قلب کی ہو
اس صورت میں اول افطار کرنا بہتر ہے دوسرے وقت افطار کے دعا بھی پڑھنا سنت ہے
چنانچہ حدیث میں منقول ہے کہ وقت افطار کے دعا روزہ دار کی مستجاب ہے پس
چاہیے جسوقت لقمہ اول تناول کرے تو اس دعا کو پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا واسع المغفرۃ اغفرلی تیسرے وقت سحر کے بھی کچھ کھانا پینا سنت ہے
کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص وقت سحر کے
سورہ انا انزلناہ پڑھے اور وقت افطار کے تو ثواب دس شخص کا ہوتا ہے کہ راہ

خدا مین جہاد کرے اور بدرجہ شہادت پہونچے اور دوزخ سے نجات پاوے سحر کو کہانا سنت ہی خصوصاً ماہ رمضان مین کہ اسمین تاکید بہت ہے اگرچہ ایک جرعۂ آب ہو چنانچہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ میری امت کو سزاوار اور لائق نہین کہ سحر کو کہانا ترک کرین اگرچہ ایک خرما ناقص ہو مطلب ساتوان روزے کے آداب مین ہے پس جسوقت روزہ رکھے تو چاہیے کہ اوسکے جمیع اعضا بہی روزہ سے ہون یعنی جمیع اعضا محرمات سے باز رکھے چنانچہ کتاب کافی مین محمد بن یعقوب کلینی نے بسند خود محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام بحق ناطق جعفر بن محمد صادق علیہم السلام فرماتے ہین جسوقت تو روزہ رکہے تو چاہیے کہ تیرے تمام اعضا بہی روزہ ایسے ہون اور پہر فرمایا کہ تیرے روزے کا دن مثل روز افطار کے نہو مطلب آٹہوان اون روزون کے احکام مین ہے کہ جو ماہ رمضان مین قضا ہو گئے ہین پس قبل ماہ رمضان آیندہ سے اونکا ادا کرنا واجب ہے اور پے درپے رکہنا شہادتین لکن مستحب ہے علی الاشہر بلکہ بنابر اجماع منقول اور بعض نے کہا ہے کہ وقت تنگ ہو یعنی جتنے روزے قضا کیے ہون اوسی قدر ایام ماہ ماہ رمضان آیندہ کے داخل ہونے مین باقی ہون کہ اسمین تاخیر روا نہین اور اگر تاخیر کرے تو گنہگار ہے بلکہ تاخیر مین کفارہ بہی لازم ہے اگر تاخیر بدون عذر شرعی ہو اور کفارہ اسکا مقابل مین ہر روزے کے ایک مد مسکین کو دینا ہے اور زیادہ ایک مد سے واجب نہین ہے بلا اختلاف ظاہر اور مد ہمارے حساب سے تین پاؤ سے قدرے کم ہوتا ہے احتیاطاً تین پاؤ اور دو ماشہ ہے بنا بر سیر انگریزی کہ اسی تولہ کی ہے اور اگر قضا کا عزم ہو اور وسعت وقت پر اعتماد کرکے تاخیر کرے اور متصل ماہ رمضان آیندہ کے کوئی عذر لاحق ہو کہ مانع قضا کے ہے مثل مرض یا حیض کے تو قضا

واجب ہے لیکن اکثر علما کے نزدیک وجوب کفارہ ثابت نہین ہے مگر شخص مذکورہ
یا احوط ہے اور جسوقت ماہ رمضان داخل ہو تو روزہ قضا کو ترک کرے
حاضرہ مین مشغول ہو اور اگر مرض تمام سال باقی رہے تو قضا ساقط ہو اور
عوض ہر روزہ کے ایک مد فدیہ دینا لازم ہے بنا بر مشہور کے اور احوط یہ ہے کہ قضا
بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور اسیطرح سے وہ روزہ کہ حالت جنون یا بیہوشی مین
قضا ہوا ہو ہر چند کہ جنون یا بیہوشی تمام روز رہے تو بھی قضا ساقط ہو لیکن
احتیاط یہ ہے کہ بعد زوال عذر کے قضا بجا لاوے ان دونو قسمون مین چھٹا
نوان روزہ واجب مین ہے اور روزہ واجب کئی ہین پہلا روزہ ماہ رمضان کا ہے
کہ ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت بشرطیکہ حائض نہو اور
مسافر جسپر قصر واجب ہے نہو اور اگر چاند کا یقین حاصل ہو تو روزہ واجب
نہین ہوتا جبتک کہ چاند کو خود دیکھے یا اتنے لوگ گواہی دین کہ جنکی گواہی سے
یقین حاصل ہو جاوے لیکن تیسوین شعبان کو چاند مین کچھ شک ہے
حساب تقویم اور نجوم کا کچھ اعتبار نہین دوسرا روزہ قضا ماہ رمضان کا ہے
اوسی ماہ رمضان آئندہ ہونا ... ہوتا ہے جیسا کہ گذر سابق مین
تیسرا روزہ کفارہ ماہ رمضان کا ہے کہ یہ واجب تخییری ہے یعنی اختیار ہے
خواہ ساٹھ روزہ رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا دے یا ایک بندہ آزاد کرے جسوقت
ماہ رمضان مین بدون عذر شرعی روزہ ترک کیا ہو عمداً اختیاراً چوتھا روزہ
نذر اور قسم کا ہے کہ یہ بھی واجب ہوتا ہے اگر اپنے اوپر صیغہ نذر کا یا قسم
واجب کرے پس اوسی طور سے عمل مین لانا ضرور ہے اور صیغہ نذر کا عربی مین
مثل اسکے ہے کہ کہے لِلّٰہِ عَلَیَّ اِنْ حَصَلَ مَطْلُوْبِیْ فَاَصُوْمُ کذا اور اگر
اسکو نہ جانتا ہو تو زبان ہندی مین یون کہے کہ اگر فلان مطلب میرا حاصل ہو جاویگا

تو واسطے خدا کے مثلاً ایک روزہ رکھونگا اور اگر عہد کرے تو اسی طرح سے اوسکا صیغہ
عربی مین کہے عَاهَدْتُ اللّٰهَ اِنْ حَصَلَ مَطْلُوْبِیْ فَاَصُوْمُ
اسکی بہی عربی سمجھتا ہو تو ہندی مین کہے کہ عہد کیا مین نے خدا سے کہ اگر فلان مطلب
میرا حاصل ہو جائیگا تو مثلاً ایک روزہ رکھونگا اور اسی طرح سے اگر عربی مین قسم
کہا ہے کہ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمُ تو اسسے بہی روزہ واجب ہوتا ہے بلکہ اگر ہندی مین کہے
[illegible] خدا کی [illegible] ایک روزہ رکھونگا تو بہی روزہ واجب ہو جائیگا اور اگر مثلاً دو روزے
ہون [illegible] اصوم یومًا کی اصوم یومین او اگر تین ہون تو اصوم ثلث ایام کہے اور
اگر اس سے زیادہ ہون تو اسیطرح سے ذکر اونکا بہی عربی مین یا ہندی مین کرے پانچوین
روزہ اجارہ کا ہے کہ یہ بہی واجب ہوتا ہے پس جسوقت کہ اجارہ لیوے کسی اپنے اوپر لازم
کرے اور اسیطرح سے روزہ اعتکاف بہی بعض صورتون مین واجب ہوتا ہے اور اسیطرح سے
وہ روزہ کہ باپ سے قضا ہوا ہو اور اوسنے [illegible] قضا [illegible]
تو اوسکا [illegible] بعد پسر کلان پر واجب ہوتا ہے [illegible] اسکو خود ادا کرے [illegible] اور اگر [illegible]
طرف سے او [illegible] اجرت سے ادا [illegible] جائیگا اور یہ تو [illegible]
بعض [illegible] طلب ثواب [illegible] روزہ سنتی [illegible]
ہوگا لیکن وہ روزہ جنمین ثواب زیادہ ہے وہ کئی قسم ہین قسم پہلی روزہ ہر مہینے کے
اول پنجشنبہ [illegible] آخر پنجشنبہ اور دوسری عشرہ کا اول چہارشنبہ کا ہے کہ یہ [illegible]
شیطانی [illegible] اور تاکید اور ثواب اسکا بہت ہے بلکہ ثواب ہمیشہ روزہ
رکھنے کا رکھتا ہے [illegible] ہو یا روزہ رکھنا اوسپر دشوار ہو تو عوض ہر روزہ کے ایک
درہم راہ خدا مین دیوے [illegible] اوسکا روزے کے ثواب سے زیادہ ہوتا ہے یا ایک مد دے
[illegible] کہ بعض نصوص سے [illegible] ہوتا ہے قسم دوسری روزہ ہر مہینے کے ایام البیض
مین [illegible] تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کی ہین بنابر بعض روایات کے [illegible]

ثواب روزہ تمام سال کی ہین قسم تیسری روزہ پنجشنبہ اور جمعہ کا ہی چوتھی
صوم روزہ دحو الارض کہ پچیسوین ذیقعدہ کی ہی اور یہ روزہ برابر ساٹھہ مہینے کی روزونکی
ہے قسم پانچوین روزہ ایام مخصوصہ ماہ ذی الحجہ مثل روزہ اول کہ روزہ اوسکا برابر
روزون اسی مہینے کی ہے اور روزہ آٹھوین کا کہ وہ یوم الترویہ ہی اور صوم مذکور کفارہ
ہے ساٹھہ برس کے گناہونکا اور روزہ اٹھارہوین کا کہ عید غدیر ہی اور یہ روزہ برابر
ہے صیام عمر دنیا کو اور روزہ چوبیسوین کا کہ بنا بر مشہور عید مباہلہ ہے اور روزہ
پچیسوین کا کہ جس دن سورۂ ھل اتی نازل ہوا قسم چھٹی روزہ روز اول
محرم کہ موجب استجابت دعا ہی اور روزہ اوسکی تیسری تاریخ کا کہ موجب آسانی کا
ہے دشوار ہے قسم ساتوین روزہ سترہوین ربیع الاول کا ہی کہ روز ولادت
باسعادت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ ہے اور یہ روزہ برابر ثواب
صیام تمام سال ہے قسم آٹھوین روزہ تمام ماہ رجب کی خصوصا ایام البیض کہ
... روزہ ستائیسوین کا کہ عید بعثت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ ہے بنا بر اشہر کی قسم نوین روزے تمام شعبان کے خصوصا پہلی تاریخ
کہ ... روزہ کا ثواب عظیم ہے اور خصوصا تیسری تاریخ کہ روز ولادت باسعادت
حضرت امام حسین علیہ السلام ہے علی الاشہر اور خصوصا پندرہوین تاریخ
کہ روز ولادت بابرکت حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ ہی اور خصوصا
تین دن آخر ماہ شعبان سے تاکہ متصل ہون روزے اوسکے ماہ رمضان سے قسم
دسوین صیام روزہائے متبرکہ مثل روزہائے ولادت معصومین صلوات اللہ
علیہم اجمعین جیساکہ بعض علمانے تصریح فرمائی ہے اور تفصیل ایام ولادت
و وفات معصومین بہ تحقیق تمام شرح حدیقہ کتاب الصوم مین مسطور ہے اور
خلاصہ اوسکا روضۃ الاحکام کتاب الصیام مین مذکور ہے جسکا شائق ہو رجوع

[illegible] ہے کہ جب شے حلال سے روزہ شکنی کی جاوے اگر [illegible]
روزہ شکنی کی ہو مثل شراب کے یا زنا کے پس بنا بر بعض نصوص [illegible]
[illegible] اوسپر واجب ہین یعنی عتق رقبہ مع صیام و طعام [illegible]
وہو الاحوط مسئلہ دوم روزہ قضاے ماہ رمضان کا افطار کرنا قبل زوال
شمس کے جبکہ زمانہ قضا مضیق نہو جائز ہے علی الاشہر اور بعض اعلام
[illegible] اجماع فرمایا ہے اور بعد زوال شمس افطار جائز نہین ہے [illegible]
[illegible] پس اگر بعد زوال شمس بلا عذر شرعی روزہ شکنی کرے تو اوس روزہ کی
عوض پھر روزہ رکھے اور کفارہ بھی دے اور کفارہ [illegible] بنا بر تصریح محققین کی
اور بعض اعلام کی یہ ہے کہ دس مسکین کو کھانا کھلاوے [illegible]
یا ہر مسکین کو ایک مد گندم دے اور اگر اس سے [illegible]
پہر رکھے جیسا کہ بعض نصوص سے ثابت ہوتا ہے اور جو [illegible]
نقل کی ہے کہ یہ قول [illegible] بین الاصحاب اور بعضون نے کہا ہے [illegible]
منقول ہے [illegible] اور جبکہ زمانہ قضا مضیق ہو یعنی جتنے دن ماہ رمضان کے
مین باقی ہین اوسیقدر روزہ قضا ہین تو اس صورت مین روزہ قضا کا
ترک کرنا بدون عذر شرعی کسیوقت مین جائز نہین ہے پس اگر بعد زوال
کرے تو کفارہ مثل سابق واجب ہوگا اور اگر قبل زوال شمس افطار کرے
تو بعض اعلام نے فرمایا ہے کہ کفارہ لازم نہین معلوم ہوتا لیکن بعید
کہ کفارہ دینا احوط ہو واللہ یعلم مسئلہ سوم روزہ سنتی کا تمام کرنا
شروع کے کسی حال مین واجب نہین ہوتا بلکہ جائز ہے کہ غروب آفتاب
جب چاہے افطار کرے لیکن بعد زوال آفتاب افطار کرنا مکروہ
[illegible] نے دعوت [illegible] مومن دعوت کرے

طعام کے تو اوسوقت روزہ سنتی کا افطار کرنا افضل ہے اگرچہ دن کم باقی ہو
بلکہ اولی یہ ہے کہ جب وہ دعوت کرے طرف طعام کے تو اوس سے اظہار نہ
کرے روزے کا اور صوم کو افطار کرے اسلیے کہ اگر اظہار کرکے افطار کریگا
تو اوسکو ثواب ایک دن روزہ کا ملیگا اور اگر بدون اظہار افطار کریگا تو برس
دن کے روزہ کا ثواب حاصل ہوگا انشاء اللہ اور بعض روایات مین وارد ہوا
ہے کہ مومن کے روزہ افطار کرنا تیرا خانہ برادر مومن مین بہتر ہے ستر روزے یا نوے
روزون سے مسئلہ چہارم ماہ رمضان کا روزہ ترک کرنا یا بعد شروع کے
اوسکا فاسد کرنا بدون عذر شرعی جائز نہین ہے پس اگر ترک کرے
یا فاسد تو حاکم شرعی اوسکو تعزیر کریگا اور اگر دوسری مرتبہ ترک کرے
حاکم شرع تعزیر کریگا اور اسی طرح مرتبہ ثالث مین اور جب چوتھی مرتبہ
کریگا تو مستحق قتل کا ہوگا اور اگر حلال جانکر صوم ماہ رمضان بدون عذر
شرعی ترک کرے تو وہ کافر ہوگا والعلم عند اللہ الجلیل و ہو
یہدی من یشاء الی سواء السبیل والحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی خاتم النبیین و اہل بیتہ الطاہرین

بتاریخ بیست و دوم ماہ [illegible] سنہ [illegible] ہجری مطابق تاریخ ۲۵
ماہ جنوری ۱۸۸۴ء بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج
کمترین دعا گوے مومنین سید عابد علی مالک مطبع طبع شد

[illegible] اتنا ہے پر کہ اور [illegible] اسکا اعادہ بھی کرے احتیاطاً [illegible]

[illegible] دو یعنی نماز شک سے باطل ہوجاتی ہے [illegible] چہار [illegible] نماز یہ ہے

پہلے دو رکعت مین شک کرے اسطور سے کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری تو اس

صورت مین بھی نماز باطل ہے دوسرا مسئلہ یہ کہ قبل اکمال سجدتین کے

دو اور تین یا دو اور چار رکعت مین شک [illegible] دو رکعت

شک متعلق ہو قبل سجدتین تو اوس صورت مین نماز باطل ہے تیسرا مسئلہ یہ ہے

[illegible] کہ چار رکعتی نماز مین شک کرے دو اور تین یا دو اور چار یا تین

[illegible] پس اگر ظن کسی طرف کا حاصل ہوجاوے تو

موافق اوسکے عمل کریگا علی الظاہر الاشہر پس اگر ظن زیادتی کی طرف ہے اور وہ

[illegible] پوری ہو تی نماز کی ہے مثل اسکے کہ دو اور چار رکعت مین شک ہوا

چار پر ظن حاصل ہو تو [illegible] کہ اسی رکعت پر نماز کو تمام کرے اور پھر اسکے کچھ لازم

نہین اور نماز اوسکی درست ہے اور اگر گمان اکثر پر ہوا اور نماز اسقدر مین پوری نہو

مثل اسکے کہ دو اور تین رکعت مین شک ہو پس اگر تین رکعت پر ظن حاصل ہے

تو بنا بر اکثر یعنی تین پر رکھے اور ایک رکعت اور پڑھکر نماز کو تمام کرے اور اگر گمان زیادتی

رکعت کا ہو مثل اسکے کہ چار اور پانچ رکعت مین شک ہوا اور پانچ کا گمان حاصل ہے

پس اگر [illegible] ہے تو بیٹھ جاوے اور تشہد اور سلام بجا لاکے نماز کو تمام کرے اور نماز اوسکی

درست ہے لیکن اسواسطے زیادتی قیام وغیرہ کے دو سجدے سہو کو بقصد قربت کرے اور

اگر رکوع مین چلا جاوے یا رکعت تمام پڑھ چکے تو نماز باطل ہے اسواسطے کہ زیادتی رکن کے

ایک رکعت کی ہوئی ہے اور زیادتی رکن اور ایک رکعت کی مبطل نماز ہے علی الظاہر

اگرچہ بقدر تشہد کے بیٹھ چکا ہو پس نماز کو سر سے شروع کرے اور اگر ظن کمی کی طرف

تو جسقدر کہ ظن نقصان کا ہوا اوسپر بنا رکھ کے بجا لاوے چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ ظن کسی طرف

[illegible] تو اسکی چار صورتین ہین پہلی صورت یہ ہے کہ بعد دونو
سجدون کے دو اور تین [illegible] شک [illegible] دوسری صورت یہ ہے کہ تین چار
رکعت مین شک [illegible] بنا اکثر پر رکہہ کے نماز کو تمام کرے اور بعد
اسکے نماز احتیاط کی دو رکعت بیٹھکر [illegible] کھڑے ہوکر بجالاوے بنابر مشہور بہتر
عمل اور یہ قول [illegible] مین ایک رکعت
ایستادہ اور دو رکعت نشستہ [illegible] بجالاوے نظر بظواہر بعض روایات تیسری
صورت یہ ہے کہ دو اور چار رکعت مین شک ہو پس اگر قبل سر اوٹھانے دوسرے سجدے کے ہو تو
نماز باطل ہے اسواسطے کہ یہ شک ایک دو کیطرف رجوع کرتا ہے کہ جسکا سابق مین
حکم بیان ہو لیکن صورت گمان مین احتیاط یہ ہے کہ ظن پر بنا رکہہ کے نماز کو تمام کرکے پہر اعادہ بہی
کرے اور اگر بعد دوسرے سجدے کے شک ہو تو بنا چار پر کرکے تمام کرے اور نماز صحیح ہے اور نماز
احتیاط کی دو رکعت کہڑے ہوکے بجالاوے چوتھی صورت یہ ہے کہ دو اور تین اور چار رکعت مین
شک ہو پس اگر قبل سر اوٹھانے دوسرے سجدے کے ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بعد دوسرے
سجدے کے ہو تو چار پر بنا کرکے نماز کو تمام کرے اور نماز احتیاط کی پہلے دو رکعت کہڑے
ہوکے پہر دو رکعت بیٹھکے بجالاوے پس اگر حقیقت مین نماز اصل تمام تہی تو تفضلات
الٰہی سے نماز احتیاط کی نافلہ مین محسوب ہوگی والا اصل مین ملحق ہو جائیگی اور پوشیدہ
نرہے کہ نماز احتیاط کا بجالانا بعد سلام فریضہ کے بلافاصلہ واجب ہے درآنحالیکہ
طہارت اور مستقبل قبلہ ہو اور اسمین بعد نیت کے تکبیرۃ الاحرام کہنا اور بعد اسکے
حمد پڑہنا لازم ہے اور تسبیحات پڑہنا اور بعد حمد کے کوئی اور سورہ پڑہنا جائز نہین
اور اگر اثناء نماز احتیاط مین یقین ہو جاے کہ نماز اصل ناقص تہی تو نماز احتیاط کو
تمام کرکے نماز اصل کا احتیاطاً دوبارہ بجالانا چاہیے پانچوین صورت [illegible]
اور پانچ رکعت مین شک ہو اور [illegible]

کھڑا ہوا اور چار اور پانچ رکعت مین شک کرے خواہ حمد یا تسبیحات پڑھتا ہو یا پڑھتا
ہو پس اوس رکعت کو موقوف کرکے بیٹھ جاوے اور چار پر بنا رکھکے نماز کو تمام
کرے پس اگر تشہد کو نہ پڑھا ہو تو تشہد پڑھکر سلام پھیرے اور بعد اسکے نماز احتیاط کی ایک رکعت
کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھکے بجا لاوے اور پھر دو سجدے سہو کے احتیاطاً کرے اور بعد اسکے اعادہ نماز
احوط ہے دوم یہ ہے کہ بعد دونون سجدون کے تمام ہونے کے دوسرے سجدے سے سر اوٹھانے کے بعد چار یا پانچ رکعت
مین شک کرے تو بیٹھ رہے اور تشہد و سلام بجا لاوے اور بعد اسکے دو سجدے سہو کرے اور نماز
اوسکی صحیح ہے سوم یہ ہے کہ بعد رکوع اور قبل سجدون کے یا اثناے سجدون مین چار اور پانچ
رکعت مین شک کرے تو اس صورت مین بعض علماء فرماتے ہین کہ نماز اوسکی باطل ہے
اور یہ قول خالی قوت سے نہین ہے لیکن اگر اوس رکعت کو پورا کرکے نماز تمام کرے اور پھر دو سجدے
سہو کرے اور پھر اعادہ بھی کرے تو احوط ہے فائدہ دوسرا افعال کے شک مین ہے
جب مصلی افعال نماز سے کسی فعل مین شک کرے کہ محل اوسکا باقی نہو یعنی دوسرے
فعل مین داخل ہوا ہو تو اوس شک کا اعتبار نہین اور اگر محل باقی ہو یعنی فعل ثانی مین
داخل نہوا ہو تو اوسکو بجا لاوے علی الاشہر خواہ شک اول کی دو رکعت مین ہو یا آخر کی خواہ
رکن مین ہو خواہ غیر رکن مین پس مصلی اگر نیت مین شک کرے بعد تکبیرۃ الاحرام کی
یا تکبیرۃ الاحرام مین شک کرے بعد شروع کرنے حمد کی تو اسکا اعتبار نہین اور اگر
حمد مین شک کرے بعد شروع سورہ کی تو محل خلاف ہے بعضے علماء نے فرمایا ہے کہ اعادہ حمد کی
حاجت نہین ہے لیکن احوط یہ ہے کہ حمد اور پھر سورہ بنیت قربت پڑھ لے اور منتہاے احتیاط
یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اسیطرح حکم ہے اگر حمد و سورہ دونون مین شک کرے بعد شروع
قنوت کی اور اگر واسطے رکوع کی جھکے اور ہنوز حد رکوع تک نہ پہونچا ہو اور شک کرے کہ آیا حمد
سورہ پڑھا یا نہین تو پڑھنا احوط ہے اور نماز کا اعادہ کرنا احتیاطاً لازم ہے اور اگر بعد
رکوع تک پہونچا ہو تو البتہ اعادہ کی حاجت نہین اور اگر رکوع کا شک کرے پس اگر کھڑا ہے

تو رکوع کرے اور اگر سجدہ مین جاکے شک کرے تو رکوع کی پہر احتیاج نہین اور اگر پیشانیکو
ہنوز سجدگاہ پر نہ رکہا ہو تو اختلاف ہے اور خالی اشکال سے نہین لیکن احوط یہ ہے کہ رکوع
بجالاوے اور بعد فراغ کی نماز کا اعادہ کرے اور اگر سجدونکا شک کرے جس وقت کہ بیٹہا ہے کہ آیا دونو
سجدے کئے یا نہین کیا تو دو سجدے کرے اور بعد فراغ کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً اور اسی طرح
اگر شک کرے کہ آیا ایک سجدہ کیا یا دونو تو ایک سجدہ کرے اور پہر اعادہ نماز کرے اور اگر دوسرے
سجدہ کیلیے جہکا اور پیشانیکو ہنوز سجدگاہ پر نہ رکہا ہو اور شک کرے کہ آیا سجدۂ اول سے
بعد سر اوٹہانیکے درنگ کی تہی یا نہین تو اسمین بہی اختلاف ہے اور احتیاط یہ ہے
کہ درست بیٹہکے اور درنگ کرکے سجدہ مین جاوے اور پہر اعادہ نماز کرے اور اگر سجدہ مین جاکے
شک کرے تو اسکا اعتبار نہین اور اگر سجدہ سے اوٹہکے کہڑا ہوتا ہو اور ہنوز سیدہا نہوا ہو
اور شک کرے کہ سجدہ کیا یا نہین تو اسمین بہی اختلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ سجدۂ مشکوک
کو بجالاوے نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے اعادہ کرے اور اگر بعد کہڑے ہوجانیکے شک کرے تو
اعتبار نہین اور اگر رکوع سے کہڑا ہو کے شک کرے کہ آیا ذکر رکوع کیا تہا یا بقدر ذکر کے درنگ
بہی کی تہی تو اوسکا اعتبار نہین اور اگر شک کرے کہ رکوع مین بقدر واجب جہکا
تو احوط یہ ہے کہ رکوع کرے اور بعد اتمام نماز اعادہ کرے اور اسیطرح اگر سجدہ سے سر اوٹہا
شک کرے کہ آیا ذکر سجدہ کیا تہا یا بقدر اوسکی درنگ کی تہی یا سات اعضا مین سے
کسی عضو کے رکہنے مین شک کرے سواے پیشانیکے تو اسکا بہی اعتبار نکرے لیکن اگر پیشانی
رکہنے کا شک کرے کہ اسمین خلل واقع ہوا ہے خواہ یہ شک بعد دونو سجدونکے ہو یا
بین السجدتین ہوا اور ایک سجدہ مین ہو یا دونو مین تو یہ مشکل ہے اور بنابر احتیاط سجدہ
مشکوک کو بجالاکے نماز کو بہی احتیاطاً اعادہ کرے اور اگر تشہد کے اثنا مین شک کرے
کہ دوسرا سجدہ کیا یا نہین تو اسکا بہی اعتبار نکرے اور اگر تشہد کا شک کرے جس وقت
کہ کہڑا ہو جاوے تو تشہد پڑہنے کی حاجت نہین لیکن ان دونو صورتون مین کہ کہڑے ہونے مین

شک کرے تو اختلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ بشبہہ جاوے اور تشہد پڑھ کے
نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے نماز کا اعادہ کرے اور جب مصلی باعتبار شک
کسی فعل کو عمل مین لاے اور بعد اسکے یاد آے کہ اسکو عمل مین لاچکا تھا
پس اگر وہ فعل رکن ہے مثل تکبیرۃ الاحرام کے اور رکوع اور دونو سجدونکے
تو نماز باطل ہے اور اعادہ لازم ہوگا اور اگر غیر رکن ہے تو ضرر نہین رکھتا
اور اگر کوئی شخص ترک کرے اوس چیز کو کہ حال شک مین اوسکا بجالانا چاہیے تھا یا
بجالاوے اوس کام کو کہ بعد شک اوسکو عمل مین نہ لانا تھا پس اگر یہ امر از راہ جہالت کے عمدا
ہوا تو نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے بنا علی الاحوط اگرچہ وہ فعل غیر رکن ہو اور اگر سہوا ہو پس
اگر وہ فعل غیر رکن ہے تو قباحت نہین والا نماز باطل ہوگی اور جو شک کہ بعد فراغ
نماز کے عارض ہو اوسپر اعتنا نکرے خواہ رکعات مین ہو خواہ افعال مین اور اگر شک
کرے کہ اس نماز مین ظہر کی نیت کی تھی یا عصر کی مثلا تو احوط یہ ہے کہ اگر یہ شک اثناے نماز
مین عارض ہو تو تعین عصر کی کرے یعنی بقیہ نماز کا پڑھنا منظور ہو اوسکا قصد کرلے اور بعد
فراغ کے نماز کا اعادہ کرے اور اگر یہ شک بعد نماز کے ہو یعنی شک کرے کہ جو نماز پڑھ چکا ہے
بہ نیت ظہر مثلا پڑھی ہے یا نہ تو احوط یہ ہے کہ بہ نیت ظہر اعادہ کرے اور بعد ازان عصر کی نماز
بجالاے فائدہ تیسرا مصلی کثیر الشک کے شک کا اعتبار نہین اور مراد کثیر الشک سے
ظاہرا وہ شخص ہے کہ عرف مین جسکو کہین کہ یہ شک بہت کرتا ہے اور بعضے علما کہتے ہین
کہ ایک نماز مین تین مرتبہ شک کرے یا ایک چیز مین تین مرتبہ تو وہ کثیر الشک ہے پس چاہیے
کہ کثیر الشک اگر افعال نماز مین سے کسی فعل واجب مین شک کرے اس طرح سے کہ اوس
فعل کو کیا ہے یا نہین تو پھر بجالانا اوسکا ضرور نہین اور شک کا اوسکی اعتبار نہین
اگرچہ وہ واجب رکن داخل نہوا ہو اور اگر کسی رکن کی زیادتی کا شک کرے تو اوسپر
بھی اعتنا نکرے اور اسیطرح سے اگر رکن کی کمی کا شک کرے یعنی رکن نہین کیا ہے اور

اگر رکعتونکی عدد مین شک کرے تو بنا زیادہ پر رکھے مثل اسکے کہ تین یا چار رکعت مین شک
کرے تو چار پر بنا رکھے نماز کو تمام کرے اور نماز اوسکی صحیح ہے اور نماز احتیاط کی حاجت نہین ہے
اسیطرح امام یا ماموم انمین سے کسی کے شک کا ساتھ حفظ دوسرے کے اعتبار نہین
یعنی اگر امام کو کسی فعل نماز مین شک ہو تو قول پر ماموم کے اعتماد کرے اور اسیطرح جیسے
اگر ماموم کو شک ہو تو قول پر امام کے اعتماد کرے اور اگر کسی شخص کو نماز نافلہ کی رکعتونمین
شک ہو تو بنا بر مشہور کے اختیار ہے خواہ بنا کمی پر رکھے خواہ زیادتی پر لیکن اولیٰ یہ ہے کہ بنا
کمی پر رکھے **فائدہ چوتھا** مخفی نرہے کہ سجدہ سہو چار مقام پر لازم ہوتی ہین علی الاشہر
ایک یہ کہ سہو سے کلام کیا ہو یا اس گمان سے کہ نماز سے فارغ ہو چکا ہے دوسری یہ ہے
کہ سہو سے بیمحل سلام پڑھا ہو تیسرے یہ ہے کہ تشہد اول کو سہو سے کیا ہو اور بعد رکوع کے یاد آئے
چوتھی یہ ہے کہ چار رکعتی نماز مین چار یا پانچ رکعت مین شک کرے تب تو بعد [illegible]
بلکہ واسطے ہر زیادتی اور کمی کے دو سجدے سہو کے احتیاط ہین نیت بہ قربت اور کیفیت انکی یہ ہے
کہ مستقبل قبلہ ہو اور باطہارت ہو پس پہلے دلمین نیت کرے کہ دو سجدے سہو کے کرتا ہون
قربۃ الی اللہ اور بعد اسکے اللہ اکبر کہے اور پھر سجدہ مین جاوے اور ساتون عضو پر سجدہ کرے کہ بیان
جنکا ہو چکا ہے اور پیشانیکو اوس چیز پر رکھے کہ سجدہ جسپر جائز ہے یا اس ذکر کو
کہے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اور یہہ ذکر اسطرح
کہے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ یا اسطرح کہے
بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ اور بعد اوسکے سجدہ اول سے سر اوٹھالے اور قدر بیٹھکے دوسرے سجدہ مین [illegible]
اسطور سے اوسکو بھی بجالاوے اور بعد دوسرے سجدے کے سر اوٹھاکے پھر بیٹھے اور تشہد خفیف [illegible]
اسطور سے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ
اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

وبرکاتہ اور اگر منیون سلام کہی تو بہتر ہی باب تیسرا روزہ مین اور اسمین کئی مطلب ہین مطلب پہلا روزی کی حقیقت اور کیفیت مین پس کیفیت اسکی یہ ہے کہ واسطے رضا خدا کی چند چیزون سی اپنی تئین باز رکہنا ہی طلوع صبح صادق سی غروب آفتاب تک اور ذکر اونکا آگے بالتفصیل ہوگا اور اسی کا نام روزہ ہی پس جسوقت ارادہ روزہ کا ہو تو نیت شب کو کرنا لازم ہی اور اگر شب کو سہو کری تو زوال تک نیت کر سکتا ہی بشرطیکہ کوئی فعل مبطل روزہ کا نکیا ہو اگر بشرط اسکے کہ بعد یاد آنیکے تاخیر نہ کی ہو ورنہ روزہ باطل ہوگا لیکن اگر نیت صوم شب مین سہو کرے ماہ رمضان مین یا روزہ نذر معین مین یا روزہ قضا ماہ رمضان مین بشرطیکہ زمانہ قضا مضیق ہو تو احوط یہ ہے کہ قبل زوال کے تجدید نیت کر کر روزہ اوسدن کا رکہی اور بعد ازان اوس روزی کی قضا کری احتیاطا اور اگر زمانہ قضا وسیع ہو یا نذر معین نہو تو اوسدن روزہ نہ رکہی بعد اوسکی صوم کو بجا لاوے اور اسیطرح مسافر جب اپنی گہر پہونچے قبل زوال کی اور استعمال مفطر کا نکیا ہو نیت کرکی روزہ رکہنا واجب ہے بلا خلاف ظاہر اور حاجت قضا روزہ مذکورہ نہوگی علی المشہور بعض النصوص اور مریض بہی جب اچہا ہو اوسکا قبل زوال کے جاتا رہی تو بہ نیت قربت روزہ رکہی اور قضا روزہ کی بعد اوسدن کی احتیاطا اس روزی کی قضا کری اور چاہیے کہ بعد رفع عذر کی نیت فورا کری اور اگر کسی شخص نے نیت شب کو عمدا ترک کی ہو ماہ رمضان یا قضائے مضیق یا نذر معین مین اور بعد اسکے صبح کو نادم اور پشیمان ہو کر قبل زوال کے نیت کرے تو ایک جماعت نے فرمایا ہی کہ روزہ اوسکا صحیح ہی اور یہ مشکل ہے اور احوط بلکہ لازم یہ ہے کہ اوس روزیکو تمام کری اور بعد اوسکی قضا کری اور کفارہ بہی دے اور روزہ سنتی مین قبل زوال نیت کرنا قباحت نہین رکہتا بلکہ بعضے علما نے فرمایا ہی کہ غروب آفتاب تک نیت اسکی کر سکتا ہی و الاول اولی اور یوم الشک یعنی تیئیسوین شعبانکو اگر چاند ماہ رمضانکا ثابت نہوا ہو تو روزہ واجب نہین ہے کہ وہ دن شرعا جبتک چاند ثابت نہو

ماہ شعبان مین محسوب ہے اور روزہ اوسکا سنت ہی پس اگر بقصد ماہ رمضان اوسکو روزہ
رکھی تو درست نہین اگرچہ بعد اوسکی چاند ثابت ہو اور اگر بہ نیت سنت رکھی تو کافی
ہو جاتا ہی پس اگر کسی شخص نے اس لحاظ سے کہ سنت ہے اوس دن روزہ نرکھا ہو اور
قبل زوال کے چاند ثابت ہو جاے اور استعمال کسی مفطر کا نکیا ہو تو نیت روزیکی
کرلے اور کافی ہوگا علی الاشہر اور اگر بعد زوال کے ثابت ہو تو امساک واجب ہے اور بعد
ماہ رمضان کی قضا اوسکی لازم ہی اور اسیطرح جسوقت قبل ظہور چاند کی استعمال مفطر کیا ہے
تو بھی امساک کری اور بعد ماہ رمضان کی اوسکی قضا کری لیکن اگر یوم الشک کو بقصد ماہ
شعبان کی روزہ سنت رکھی پس جسوقت کہ چاند ثابت ہو جاے تو وہ روزہ ماہ رمضان مین محسوب ہے
اور پھر قضا کی حاجت نہین اور اگر اوس روز روزہ قضا یا نذر کا رکھی تو اگر قبل زوال کے چاند
ثابت ہو تو نیت روزہ ماہ رمضان کی کرلے اور تمام کری اور بعد ماہ رمضان اوس روزہ قضا یا نذر کو
ادا کری اور اگر بعد ماہ رمضان ایک روزہ بقصد ما فی الذمہ قربت رکھی تو بنا بر احوط ہے واللہ العلیم
اور اگر بعد زوال کے ثابت ہوا ہو تو یہ مشکل ہے اور بنا بر احوط کی چاہئے کہ بہ نیت قربت روزہ تمام
کری اور بعد ماہ رمضان کی ایک روزہ رکھی بقصد ما فی الذمہ کے اور اسیطرح جسوقت اگر روزہ مذکور مین
بعد غروب کے چاند ثابت ہو تو ایک روزہ بعد ماہ رمضان کی بقصد ما فی الذمہ بنا بر احوط کی
مطلب دوسرا اون چیزونکی احکام مین ہے کہ روزہ مین جنسے اجتناب لازم ہی اور اونکی عمل
مین لانیسے قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہی اور وہ کئی ہین پہلی پینا ہی اوس چیز کا کہ عادت مین
پیتے ہون اور پینا اوس چیز کا کہ عادت مین نہ پیتے ہون مثل عرق گیاہ کی یا پانی کو ناک کی راہ سے
حلق تک پہونچانا یہ سب بنا بر مذہب مشہور اور احوط کی منافی صوم ہین اور باعث قضا
اور کفارہ کی ہوتی ہین اور یہ مذہب خالی قوت سے نہین ہے دوسرے کھانا اوس چیز کا ہی کہ جسکو عادت مین
کھاتی ہون یا نہ کھاتی ہون مثل سنگریزہ اور برگ اشجار کی کہ مذہب مشہور کے منافی
صوم ہین اور موجب قضا اور کفارہ کی ہوتی ہین اور خالی قوت سے نہین تیسرے غبار غلیظ کا

حلق مین پہونچانا ہی مثل آٹیکی اور خاک کے اور وہ موئین غلیظ کا جو حلق مین ... کرنا نل
دوا تنباکو وغیرہ کہ اسمین بہی قضا و کفارہ احوط ہی اور اسیطرح حقہ کی بہی اجتناب
احتیاط ہی اگر فضائے دہن تک آیا ہو اور اگر وہ غبار حلق مین آیا ہو بغیر اسکے کہ دہن
تک پہونچا ہو تو کچہ قباحت نہین لعاب دہن سے احتراز کچہ ضرور نہین کہ بطور عادت کے
حلق ... ہو اور اسیطرح جیسے بعد مضمضہ کے آب دہن کو اخراج مین مبالغہ
کرنا ... بلکہ اتنا کافی ہی کہ بعد مضمضہ کے آب دہن کو دو تین مرتبہ تہوک دے کہ اثر
پانی کا باقی نہ رہے چوتہی جماع ہی عورت سے اگرچہ انزال نہو کہ وہ بہی سبب قضا و کفارہ ہی اور
... قضا و کفارہ ہی علی الاحوط پانچوین استمنا ہی یعنی بدون
جماع منی نکالنا خواہ خیال کرنیسے عمداً خواہ مساس یا بوسے سے کہ اسمین بہی قضا
اور کفارہ ہوتا ہی چہٹی ارتماس ہی یعنی پانی مین غوطہ لگانا یا تمام سر کو ڈبو دینا اگرچہ
... بدن باہر ہو کہ بعض علما اسکو حرام اور مفسد صوم جانتے ہین اور بعضے فقط حرمت
کے قائل ہوتے ہین اور بعضے کراہت کے اور قول اول احوط ہی اور اگر نصف سر کو پانی مین
ڈبوئے اور پہر اسکو نکال کے دوسرے نصف کو ڈبو دے تو اسمین بعض علما نے فرمایا ہی
کہ ... کچہ خلل نہین لیکن احتیاط یہی ہی کہ اجتناب کرے اور اگر غسل ارتماسی کرے
تو ... روزہ مین خلل ہوتا ہی اسیطرح جیسے غسل بہی باطل ہو جاتا ہی اور دوبارہ غسل
کرنا ... ساتوین جنابت پر باقی رہنا ہی شب سے طلوع صبح تک کہ اسمین بہی قضا
اور کفارہ ہی ... پس قبل طلوع صبح کے غسل کرنا لازم ہی اور اگر کوئی عذر شرعی مانع ہو
تو تیمم کرکے صبح تک بیدار رہے اور اسکو سالم رکہے یعنی کوئی حدث صادر نہونے پائے
تو روزہ اسکا صحیح ہی لیکن اگر خواب غالب ہو اور بے اختیار سو جائے تو ظاہراً قباحت
نہین لیکن قضا احوط ہی اور جسوقت کہ غسل مین کوئی عذر نہو اور وسعت وقت
اعتماد کرکے بقصد اسکے کہ جاگکے غسل کرینگا سو رہے اور جاگنا تعقیب ہوا

بیان غسل ارتماسی

ہوجاے تو اوسپر کچھ لازم نہین ہے علی الاشہر لیکن اگر بے قصد غسل کے سو رہے اور صبح ہوجاے
تو قضا لازم ہے اور کفارہ احوط ہے اور اگر بقصد غسل کے جاگے اور پھر اوسی قصد سے سو رہے
اور صبح ہوجاے تو اس صورت مین بھی قضا لازم ہے اور کفارہ احوط ہے اور اگر دو دفعہ جاگ کے
اسی طرح تیسری مرتبہ پھر سو رہے یہانتک کہ صبح ہوجاے تو خواب سوم مین قضا و کفارہ
ظاہر لازم ہے اور اگر قبل صبح کی بیدار ہو لیکن بسبب ضرورت کی آب گرم کی انتظار مین
یا آب تازہ کوئین سے نکالنے مین صبح ہوجاے تو بہ نیت قربت قضا کرے لیکن ضرورت
مذکورہ اگر تا بوقت امکان غسل تیمم کرے اور بعد ازان پانی کو گرم کرنے مین یا پہنچنے مین
مضر ہو اور صبح ہوجاے تو قضا کی حاجت نہین ہے اگر یہ اتفاق ماہ رمضان مین ہو اور
اگر غیر ماہ رمضان مین ہو اور روزہ اوسی کی قضا کا ہو تو اوس روز صوم کو ترک کرے اور
دوسرے دن اوسکو ادا کرے بشرط اسکی کہ ماہ رمضان آیندہ سے پہلے اوسکی ادا کو ایام باقی
ہون اور اگر روزہ سنتی ہو تو اوسمین طہارت کا شرط ہونا ثابت نہین لیکن احوط ہے
اور روزہ واجبی مین شرط ہے پس اگر کوئی عورت قبل صبح صادق کے حیض یا نفاس سے
پاک ہو اور عمداً غسل نکرے تو روزہ اوسکا باطل ہے علی الظاہر اور قضا لازم ہے اور
کفارہ بھی بنا بر احوط کے ہے اور اسیطرح سے مستحاضہ اگر عمداً قبل صبح کے غسل نکرے تو اوسکا
بھی روزہ باطل ہے خواہ استحاضہ متوسطہ ہو یا کثیرہ ہو پس قضا لازم ہے اور کفارہ مین
اختلاف ہے اور بعضے علما کفارہ بھی لازم جانتے ہین اور یہ احوط ہے اور اگر کسی غسل مین
مستحاضہ قصور کرے تو قضا کرے بلکہ احتیاطاً کفارہ بھی دیوے آٹھوین عمداً قے کرنا ہے
اور اسمین بھی قضا لازم ہے اور کفارہ احوط ہے لیکن اگر بے اختیار ہو تو کچھ ضرر نہین
نوین خدا و رسول پر تہمت کرنا ہے مثل اسکی کہ حدیث دروغ نقل کرے یا فتوی
دیوے کہ قابلیت نہ رکھتا ہو اور یہ پس گناہ سب سے زیادہ ہے اور اسمین قضا اور کفارہ
احوط ہے دسوین حقنہ ہے کہ بعضے علما اسکو حرام جانتے ہین اور بعضے مکروہ اور بنا بر

قول احوط کی اجتناب اس سے لازم ہی اور قضا بلکہ کفارہ احوط ہی اور پچھلا یعنی اجتناب
کرنا احوط ہی مطلب تیسرا اون چیزونکی بیان مین ہے کہ روزہ مین جنکا عمل مین لانا مکروہ ہے
اور وہ کئی ہین پہلی عورتونسی ملامسہ اور ملاعبہ کرنا مکروہ ہی اگر منی نکلنی کا گمان نہو والا
حرام ہوگا دوسرے پہولونکا بہی سونگہنا مکروہ ہے خصوصا نرگس کا اور احوط یہ ہے
کہ خوشبوئی نہ پیسی کہ اجزا اوسکی دماغ مین جائین مگر عطر کا استعمال مضائقہ نہین رکہتا
چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص صائم ہو اور ابتدای روزہ مین خوشبوئی لگائے
عقل اوسکی زائل نہین ہوتی تیسرے خون لینا کہ موجب ضعف کا ہو مکروہ ہے
پانچوین کپڑے کو تر کرکے پہننا بہی مکروہ ہی لیکن پانی مین بیٹہنا اور پانی سر پر چھڑکنا
اور بوریے پر چھڑکنا قباحت نہین رکہتا بنابر حدیث صحیح کی چہٹی عورتونکو مکروہ ہی پانی مین
جانا اور اوسمین بیٹہنا نصف بدن تک بنابر مشہور کی اور بعضی علما اسمین قضا لازم
جانتے ہین اور بعضی کفارہ بہی پس اجتناب اس سے احوط ہی ساتوین شعر پڑہنا مکروہ ہی ماہ
رمضان مین کہ اس سے ثواب روزہ کا کم ہوتا ہی خواہ دن کو ہو خواہ رات کو اگرچہ مضمون اوسکا حق ہو
اور اگرچہ مدح حضرات مین ہو اور اسیطرح سے مرثیہ اور مناجات لیکن یہان کراہت
یعنی قلت ثواب ہے یعنی اون مضامین کا نثر مین پڑہنا نظم سے ترجیح رکہتا ہے
آٹہوین سرمہ لگانا وہ کہ جسمین مشک ملا ہو یا کوئی چیز ایسے ہو کہ مزا اوسکا حلق مین
محسوس ہو تو مکروہ ہی علی الاشہر بلکہ بلا خلاف ظاہرا اور اگر سرمہ ایسا ہو کہ اوسکا مزا حلق
مین محسوس نہین ہوتا تو بعض نصوص سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ مکروہ نہین ہے اور اگر کچہہ
اجزا اوسکی حلق تک پہونچتی ہین تو اوس سے اجتناب احوط ہی نوین ناس کی لینا مکروہ ہی
اگر حلق تک پہونچی لیکن اگر اسکو عمدا حلق مین پہونچاوے تو بعید نہین کہ منافی صوم ہو
پس صوم مین قضا اور کفارہ احوط ہی مگر روغن کا کہینچنا قباحت نہین رکہتا
بحیث کہ جب احتمال حلق تک پہونچنی کا نہو والا احتیاطا ترک بہتر ہی دسوین

افطار کرسکتا ہی اور اگر قبل اسکی افطار کرے تو قضا کی ساتہہ کفارہ بہی واجب ہو
اور بعض عالمون نے کہا ہی کہ جبتک رات سے نیت سفر نہو اوسدن کا روزہ کہ جسدن سفر کیا
افطار نہین کرسکتا اور بعضون نے فرمایا ہی کہ جب قبل زوال آفتاب سفر کرے تو اوس دن کا
روزہ افطار کرے اگرچہ نیت سفر شب سے نہو اور بعضون نے دو نو شرطونکو مناط افطار
قرار دیا ہی یعنی یہ کہ اگر شب سے نیت سفر کی ہو اور قبل زوال شمس سفر کرے تو اوس
روزہ کو افطار کرے اور اگر یہ دونو شرطین نپائی جائین تو اوسدن کا روزہ افطار نکرے
اور بعد افطار اس روزہ کی قضا بہی کرے اور اگر مسافر سفر سے حد ترخص تک آئے یا اپنی
گہر میں داخل ہوئے قبل زوال کے تو اوسدن روزہ واجب ہی اگر استعمال کسی مفطر کا
نکیا ہو بالاتفاق جیسا مریض کہ اگر صحیح ہو یا قبل استعمال مفطر و قبل زوال تو اوسپر
بہی واجب ہے روزہ اوسدن کا علی الاحوط چنانچہ سابق میں مذکور ہوا اور اگر مسافر مریض کا
عذر زائل ہو بعد زوال شمس یا بعد استعمال مفطر تو امساک کرنا بقیہ روز مین بنا بر
مشہور ہی اور احتیاط یہ ہی کہ امساک کو لازم سمجہے اور جسوقت کہ کوئی عورت حیض یا
نفاس سے پاک ہو خواہ قبل زوال کے خواہ بعد زوال کے یا کافر مسلمان ہو یا غیر بالغ
بالغ ہو تو ان سب کو اوس روز امساک کرنا سنت ہے اور احتیاطاً امساک کو لازم سمجہین
اور جسکو افطار کرنا بعذر جائز ہے ماہ رمضان مین اوسکو سیر ہو کر استعمال آب و طعام نکرنا
مکروہ ہی لیکن ہر مفطر کا استعمال جائز ہے بلا خلاف سوائے مجامعت کی اسلیے کہ بعض
فقہا نے ماہ صیام مین دن کو مجامعت حرام کی ہی مطلقاً اور رعایت اس قول کی احوط ہی
مگر یہ کہ ضرورت شدیدہ ہو اور اگر مسافر ازراہ جہالت یعنی مسئلہ نجانتا ہو اور سفر مین
روزہ رکہے تو وہ صحیح ہی بخلاف مریض کے کہ روزہ اوسکا صحیح نہین اور اسیطرح سے روزہ
حاملہ کا بہی صحیح نہین اگر وضع حمل قریب ہو اور روزہ رکہنے سے گمان ضرر کا رکہتی ہو
واسطے اپنی یا واسطے جنین کی اور اسیطرح سے روزہ اوس عورت کا بہی صحیح نہین کہ بچہ کو

دودہ پلاتی ہو اور دودہ اوسکا قلیل ہو خواہ بچہ اپنا ہو خواہ غیر کا اگرچہ بلا اجرت پلاتی
اور روزہ رکہنے سے خوف ضرر کا رکہتی ہو اپنا یا بچہ کا بشرطیکہ اور کسی عورت سے دودہ پلوانا ممکن نہ
اور بعد رفع عذر کے قضا کرے اور عوض ہر روزہ کے ایک مد گندم تصدق بہی دے علی الاشہر
للنص لیکن اگر ممکن ہو کہ لڑکا دوسری عورت کا دودہ پئے اگرچہ باجرت ہو تو اچھا یہ ہے کہ افطار
نکرے اور دوسرے کا دودہ پلوا اور اسیطرح سے جسوقت کہ پیرمرد یا پیر عورت بسبب ضعف پیری
روزہ رکہنے سے عاجز ہوں یا روزہ اونکو ایسا دشوار ہو کہ عادۃً تحمل اوسکا نہیں ہو سکتا تو یہ بہی
افطار کرین اور عوض ہر روزہ کے ایک مد گندم صدقہ دین لیکن صورت مشقت مین دو مد
دینا احتیاط ہے اور صورت عجز مین ایک مد دینا کافی ہے اور دو مد کا دینا زیادہ احتیاط ہے اور بعض
روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ اگر بالکل فدیہ دینے کی قدرت نہو تو فدیہ بہی ساقط ہے مثل قضا کی اور
اگر بعد ناتوانی کے قوت بہم پہونچائین ہر چند فرض بعید ہے تو قضا احوط ہوگی مطلب
چہٹا وقت معین تعیین اوس وقت روزہ کا طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے اور
جبتک کہ صبح ثابت نہو تو اکل و شرب کر سکتا ہے لیکن اگر بعد اکل و شرب کے ثابت ہو
کہ صبح تہی تو قضا لازم ہوتی ہے اگر خود مراعات یعنی ملاحظہ افق آسمان کا نکیا ہو اور
کفارہ کی حاجت نہین اور اسیطرح سے جسوقت کہ کسی شخص کو مقرر کرے صبح کے دریافت
کرنے کے لئے اور وہ کہے کہ صبح نہین حالانکہ صبح ہو تو قضا لازم ہوتی ہے بخلاف اسکے کہ خود ملاحظہ
کر چکا ہو کہ ابہی صبح نہین اگر اشتباہ ہو جائے تو قضا لازم نہین ہوتی اور حدیثو نمین تصریح
اسکی وارد ہے پس اگر وقت ملاحظہ کے صبح کا یقین حاصل نہو اور استعمال کسی مفطر کا
کیا ہو اور بعد اسکے اشتباہ ہو تو قضا کی حاجت نہین بلکہ اس صورت مین گنہگار بہی نہوگا
اور اگر کوئی شخص کہے کہ صبح ہے اور اوسکے کہنے پر اعتماد نکرے بسبب ظن کذب کے تو قضا لازم
ہوتی ہے اگر خود دریافت نکیا ہو بلکہ اگر گواہی دو عادل کی پہونچے اور اوسکے خلاف کرے
تو کفارہ بہی لازم ہوتا ہے اور اگر اوسنے خود دریافت کیا ہو اور صبح ثابت نہو اور کوئی شخص

کوئی صبح ہو اور وہ صبح کو پہچانتا بھی ہو تو مسئلہ مشکل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اکل و شرب کر سکتا ہے
اگر طلوع صبح کو خود بھی پہچانتا ہو لیکن اجتناب احوط ہے اور جس صورتمین کہ صبح کا خود
ظن حاصل کیا ہو تو مفطرات کا ترک کرنا لازم ہے ہر چند کہ خلاف اوسکی اور شخص کہے
... اسے چاہیے جبتک یقین غروب کا حاصل نہو تو افطار نہین کر سکتا اور احوط
بلکہ لازم یہ ہے کہ حمرت مشرقیہ جب زائل ہو تو افطار کرے نہ قبل اوسکے اور اگر ابر ہو کہ تمام آسمان
کو گھیر لیا ہو یا صائم ایسے مقام مین مقید ہو کہ یقین غروب کا اول وقت نکر سکے تو
صحیح یہ ہے بعض علما نے فرمایا ہے کہ عمل اپنے گمان پر کر سکتا ہے لیکن احوط یہ ہے کہ افطار مین
تاخیر کرے اور جب یقین ہو تو افطار کرے اور اگر کوئی شخص کہے کہ آفتاب غروب ہو گیا
اور اوسکے کہنے سے روزہ کو افطار کرے اور بعد اسکے ثابت ہو کہ اوسنے غلط کہا تھا یا فرض
افطار کیا تھا تو قضا واجب ہوگی و بعید نہین کہ کفارہ بھی واجب ہو اگر غروب کو خود
دریافت کر سکتا تھا اور [illegible] اسکی خود متوجہ نہوا ہو اور اگر عاجز ہو اور اوسکو [illegible]
ظن حاصل ہو گیا ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا کرے اور کفارہ نہین ہے اور جس مقام مین کہ عمل
ظن پر کر سکتا ہے اگر [illegible] خطا ثابت ہو جاے تو قضا ثابت نہین ہے لیکن احوط ہے اور اس
مقام مین کئی چیزین ہین کہ وہ سنت ہین پہلے نماز مغرب کی پڑھکر افطار کرنا سنت ہے
مگر یہ کوئی شخص [illegible] مین ہو یا گرسنگی اور تشنگی غالب ہو کہ مانع حضور قلب کی ہو
کہ اس صورتمین اول افطار کرنا بہتر ہے دوسرے وقت افطار کی دعا بھی پڑھنا سنت ہے
چنانچہ حدیث مین منقول ہے کہ وقت افطار کی دعا روزہ دار کی مستجاب ہے پس
بھی جسوقت لقمہ اول تناول کرے تو اس دعا کو پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا واسع المغفرة اغفر لی تیسرے وقت سحر کے بھی دعا پڑھنا سنت
ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص وقت سحر کے
سورہ انا انزلناہ پڑھے [illegible] وقت افطار تو ثواب [illegible] کا ہوگا [illegible]

خدا مین جہاد کرے اور بدرجہ شہادت پہونچے اور چوتہین اپنے لوٹے چوتہی
سحر کو کہانا سنت ہی خصوص ماہ رمضان مین کہ اسمین تاکید بہت ہے اگرچہ
ایک جرعہ آب ہو چنانچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین
کہ میری امت کو سزاوار اور لائق نہین کہ سحر کو کہانا ترک کرین اگرچہ ایک
خرما ناقص ہو مطلب ساتوان روزے کے آداب مین ہے پس جسوقت
روزہ رکہے تو چاہیے کہ اوسکے جمیع اعضا بہی روزہ دار ہون یعنی جمیع اعضا
محرمات سے باز رکہے چنانچہ کتاب کافی مین محمد بن یعقوب کلینی نے بسند خود
محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام بحق ناطق جعفر بن محمد صادق
علیہ السلام فرماتے ہین جسوقت تو روزہ رکہے تو چاہیے کہ تیرے تمام اعضا
بہی روزہ دار ہون اور پہر فرمایا کہ تیرے روزہ کا دن مثل روز افطار کے نہو مطلب
آٹھوان اون روزون کے احکام مین ہے کہ جو ماہ رمضان مین قضا ہو گئے ہین پس
قبل ماہ رمضان آیندہ کے اونکا ادا کرنا واجب ہے اور پے در پے رکہنا شرط نہین
لیکن مستحب ہے علی الاشہر بلکہ بنا بر اجماع منقول اور بعض نصوص کے مگر اوس صورت مین
کہ وقت تنگ ہو یعنی جتنے روزے قضا کیے ہون اوسیقدر ایام ماہ شعبان سے
ماہ رمضان آیندہ کے متصل ہو گئے باقی ہون کہ اسمین تاخیر روا نہین اور اگر
تاخیر کرے تو گنہگار ہے بلکہ تاخیر مین کفارہ بہی لازم ہے اگر تاخیر بدون عذر شرعی کے
ہو اور کفارہ اسکا مقابل مین ہر روزے کے ایک مد مسکین کو دینا ہے اور زیادہ ایک
مد سے واجب نہین ہی بلا خلاف ظاہرا اور مد بہ انکے حساب سے تین پاؤ سے قدرے زائد
ہوتا ہے احتیاطا تین پاؤ اور دو ماشہ دیوے بنابر سیر انگریزی متداول فی الحال کے
اور اگر قضا کا عزم ہو اور وسعت وقت پر اعتماد کر کے تاخیر کرے اور متصل ماہ
رمضان آیندہ کوئی عذر لاحق ہو کہ مانع قضا کے مثل مرض یا حیض کے تو قضا

تو واسطے خدا کے مثلاً ایک [illegible] تو اسی طرح سے [illegible]
عربی مین کہے کہ ہٰذِہٖ اللّٰہِ اِنْ حَصَلَ لِیْ مُرَادِیْ فَاَصُوْمُ [illegible]
اسکی بہی عربی نجانتا ہو تو ہندی مین کہے کہ [illegible] کیا مین نے خدا سے کہ اگر فلان مطلب
میرا حاصل ہوجائیگا تو مثلاً ایک روزہ رکہونگا اسی طرح سے اگر عربی مین قسم
کہا ہے کہ وَاللّٰہِ لَاَصُوْمُ تو اسی بہی روزہ واجب ہوتا ہے بلکہ اگر ہندی مین کہے
کہ قسم خدا کی [illegible] رکہونگا تو بہی روزہ واجب ہوجائیگا اور اگر مثلاً دو روزے
ہون تو بجاے اصوم یوماً کے اصوم یومین اور اگر تین ہون تو اصوم ثلٰثۃ ایام کہے اور
اگر اس سے زیادہ ہون تو اسی طرح سے ذکر اونکا بہی عربی مین [illegible] پانچ
روزہ اجارہ کا [illegible]
کرے او [illegible]
وہ روزہ کسی [illegible]
تو اوسکی انتقال [illegible] کلان [illegible]
طرف سے اور کوئی بلا اجرت بجا لاوے [illegible]
بعض علما کو یہی مطلب سوال [illegible] روزہ سنتی [illegible] سبب [illegible]
ہوگا لیکن وہ روزہ جنمین ثواب زیادہ ہو وہ کئی قسم ہین قسم پہلی [illegible]
اول پنجشنبہ اور آخر پنجشنبہ اور دوسری عشرہ کا [illegible]
شیطانیکو دور کرتا ہے اور تاکید اور ثواب اسکا بہت ہے بلکہ ثواب ہمیشہ روزہ
رکھنے کا رکھتا ہے لیکن اگر عاجز ہو یا روزہ رکھنا دشوار ہو تو عوض ہر روزہ کے ایک
درہم راہ خدا مین دے کہ ثواب اوسکا روزہ کے ثواب سے زیادہ ہوتا ہے یا ایک مد دے
[illegible] نصوص سے مستفاد ہوتا ہے

پنجشنبہ ... روزہ ... حقیقی

صوم ... کہ پچیسوین ... کی ہے اور یہ روزہ برابر ساٹھ مہینے کی روزونکو

ہے قسم پانچوین روزہ ایام مخصوصہ ماہ ذی الحجہ مثل روز اول کہ روزہ اوسکا برابر

... انسی ... ہے اور روزہ آٹھوین کا کہ وہ یوم الترویہ ہے اور صوم مذکور کفارہ

ہے ساٹھ برس کے گناہونکا اور روزہ اٹھارویں کا کہ ... ہے اور یہ روزہ برابر

ہے صیام عمر دنیا کی اور روزہ چوبیسوین ۲۴ کہ ... ہے اور روزہ

... سوین کا کہ جس دن سورہ ھل اتی نازل ہوا ... اول

... آسانی کا

... ولادت

باسعادت ... ہے اور یہ روزہ برابر ... ثواب

... سوین روزہ ... رجب کو خصوصا ایام البیض کو

... سوین کا کہ عید بعثت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

... ین روزے ماہ شعبان کے خصوصا پہلی ...

... اور خصوصا تیسری تاریخ کہ روز ولادت با ...

... السلام ہے علی الاشہر اور خصوصا ... وین

... حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ اور ...

... ماہ شعبان سے تا کہ وصل ہون روزے او ...

... سوین صیام روز ہائے متبرکہ مثل روز ہائے ولادت معصومین صلوات اللہ

علیہم اجمعین جیسا کہ بعض علما نے تصریح فرمائی ہے اور تفصیل ایام ولادت

... کتاب الصوم مین مسطور ہے اور

خلاصہ اوسکا روضۃ الاحکام کتاب ... صیام مین مذکور ہے ...

نہوگی لیکن بعض علماکے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ اگر بعد اکتیس دن بھی
بدون عذر تفریق کرے تو گنہگار ہوگا اگرچہ اعادہ صیام سابقہ نہیں ہے اور قبل
اکتیس دن کے اگر بلا عذر شرعی ترک صوم کرے کسی دن تو جو قبل اوسکے
روزے رکھے ہین وہ محسوب نہون گے پھر از سر نو روزے رکھنے ہون گے
تا اکتیس دن پیہم ہان اگر مرض موجب افطار عارض ہو یا عورت کو حیض
آوے تو بنا بر مشہور قبل اوسکے جو روزے رکھے ہین وہ محسوب ہونگے
یعنی اگر دس روزے مثلاً قبل مرض یا حیض کے رکھے تھے تو بعد زوال مرض
یا حیض کے اکیس روزے پیہم رکھے اور اسکے بعد تفریق کرنا موجب اعادۂ
ماسبق نہوگا جیسا کہ ظاہر کلام اکثر فقہا سے مستفاد ہوتا ہے اور اگر مرض کے
بعد زوال عذر اکتیس روزے پیہم رکھے تو اولی ہے اور اطعام مساکین میں [illegible]
لازم ہے کہ وہ مومن ہون اور اونکو کھانا کھلاوے اتنا کہ وہ سیر ہوجائین اور
یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر واحد کو مد گندم یا آٹا دے بنا بر مشہور اور دو مد [illegible]
احوط ہے اور قیمت کافی نہیں ہے اور ایک شخص کو کئی حصے [illegible]
نہوگا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ ان امرون مین ترتیب معتبر ہے
بندہ آزاد کرنا لازم ہے پس اگر ممکن نہو تو دو مہینے علی التوالی روزہ [illegible]
اگر اسکی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے
اس قول کی احوط ہے اور اگر کوئی شخص دن کو ماہ رمضان میں [illegible]
عمداً بلا عذر شرعی بجبر و اکراہ وطی کرے اور وہ دونو صائم ہون پس اگر زوجہ
مجبور و مضطر تھی اور استاع کا باقی نہ تھا تو زوجہ پر کفارہ نہین ہے بلکہ مرد پر
واجب ہے کہ وہ کفارہ ادا کرے اور اگر زوجہ نے اختیار نہ تھی تو ہر ایک
اونمین ایک سے کفارہ ہوگا اور بہر صورت یہ کفارہ ہر روزے کے [illegible]

اوسوقت ہے کہ جب شے حلال سے روزہ شکنی کی ہو اور اگر کسی چیز حرام سے روزہ شکنی کی ہو مثل شراب کے یا زنا کے پس بنا بر بعض نصوص کے خصال ثلثہ اوسپر واجب ہین یعنی عتق رقبہ مع صیام دو ماہ مع اطعام شصت مسکین وہو الاحوط مسئلہ دوم روزہ قضاے ماہ رمضان کا افطار کرنا قبل زوال شمس کے جبکہ زمانہ قضا مضیق نہو جائز ہے علی الاشہر اور بعض اعلام نے اسپر دعوی اجماع فرمایا ہے اور بعد زوال شمس افطار جائز نہین ہے بلا خلاف ظاہر پس اگر بعد زوال شمس بلا عذر شرعی روزہ شکنی کرے تو اوس روزہ کے عوض پھر روزہ رکھے اور کفارہ بھی دے اور کفارہ اوسکا بنا بر تصریح محققین کے اور بعض اعلام کی یہ ہے کہ دس مسکین کو کھانا کھلاے اتنا کہ وہ سیر ہو جائین یا ہر مسکین کو ایک مد گندم دے اور اگر اس سے عاجز ہو پس تین روزے رکھے جیسا کہ بعض نصوص سے ثابت ہوتا ہے اور جو اہر الکلام مین مسالک سے نقل کی ہے کہ یہ قول مشہور ہے بین الاصحاب اور بعضون نے کہا ہے اجماع منقول ہے اسپر اور جبکہ زمانہ قضا مضیق ہو یعنی جتنے دن ماہ رمضان کے بیند ہین باقی ہین اوسیقدر روزہ قضا ہین تو اس صورت مین روزہ قضا کا ترک کرنا بدون عذر شرعی کسیوقت مین جائز نہین ہے پس اگر بعد زوال افطار کرے تو کفارہ مثل سابق واجب ہوگا اور اگر قبل زوال شمس افطار کرے تو بعض اعلام نے فرمایا ہے کہ کفارہ لازم نہین معلوم ہوتا لیکن بعید نہین کہ کفارہ دینا احوط ہو واللہ یعلم مسئلہ سوم روزہ سنتی کا تمام کرنا بعد شروع کے کسی حال مین واجب نہین ہوتا بلکہ جائز ہے کہ غروب آفتاب تک جب چاہے افطار کرے لیکن بعد زوال آفتاب افطار کرنا مکروہ ہے مگر جو وقت مین کہ جب کسی نے دعوت کی ہو پس اگر کوئی مومن دعوت کرے تو حضرات

طعام کے تو اوسوقت روزہ سنتی کا افطار کرنا افضل ہے اگرچہ دن کم باقی ہو
بلکہ اولی یہ ہے کہ جب وہ دعوت کرے طرف طعام کے تو اوس سے اظہار اپنے
روزے کا نکرے اور صوم کو افطار کرے اسلیے کہ اگر اظہار کرکے افطار کریگا
تو اوسکو ثواب دس روزون کا ملیگا اور اگر بدون اظہار افطار کریگا تو برس
دن کے روزونکا ثواب حاصل ہوگا انشاءاللہ اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے
کہ ہر آئینہ روزہ افطار کرنا تیرا خانہ برادر مومن مین بہتر ہے ستر روزے یا نوے
روزون سے مسئلہ چہارم ماہ رمضان کا روزہ ترک کرنا یا بعد شروع کے
اوسکا فاسد کرنا عمداً بدون عذر شرعی جائز نہین ہے پس اگر ترک کرے یا
افساد تو حاکم شرع اوسکو تعزیر کریگا اور اگر دوسری مرتبہ پھر ترک کرے تو پھر
حاکم شرع تعزیر کریگا اور اسی طرح مرتبہ ثالث مین اور جب چوتھی مرتبہ ترک
[illegible] کا ہوگا اور اگر حلال جانکر صوم ماہ رمضان بدون عذر
ترک کرے تو وہ کافر ہوگا وَالعِلمُ عِندَ اللّٰهِ الجَلِیلِ وَهُوَ
[illegible] یَشَاءُ اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیلِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ
[illegible] اللّٰهُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَاَهلِ بَیتِ الطَّاهِرِینَ

تمت

بتاریخ بست و نہم ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق تاریخ ۲۵
جنوری سنہ ۱۸۸۷ع بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج باہتمام
[illegible] سید عابد علی مالک مطبع طبع شد